Harjaai By Iqra Sheikh

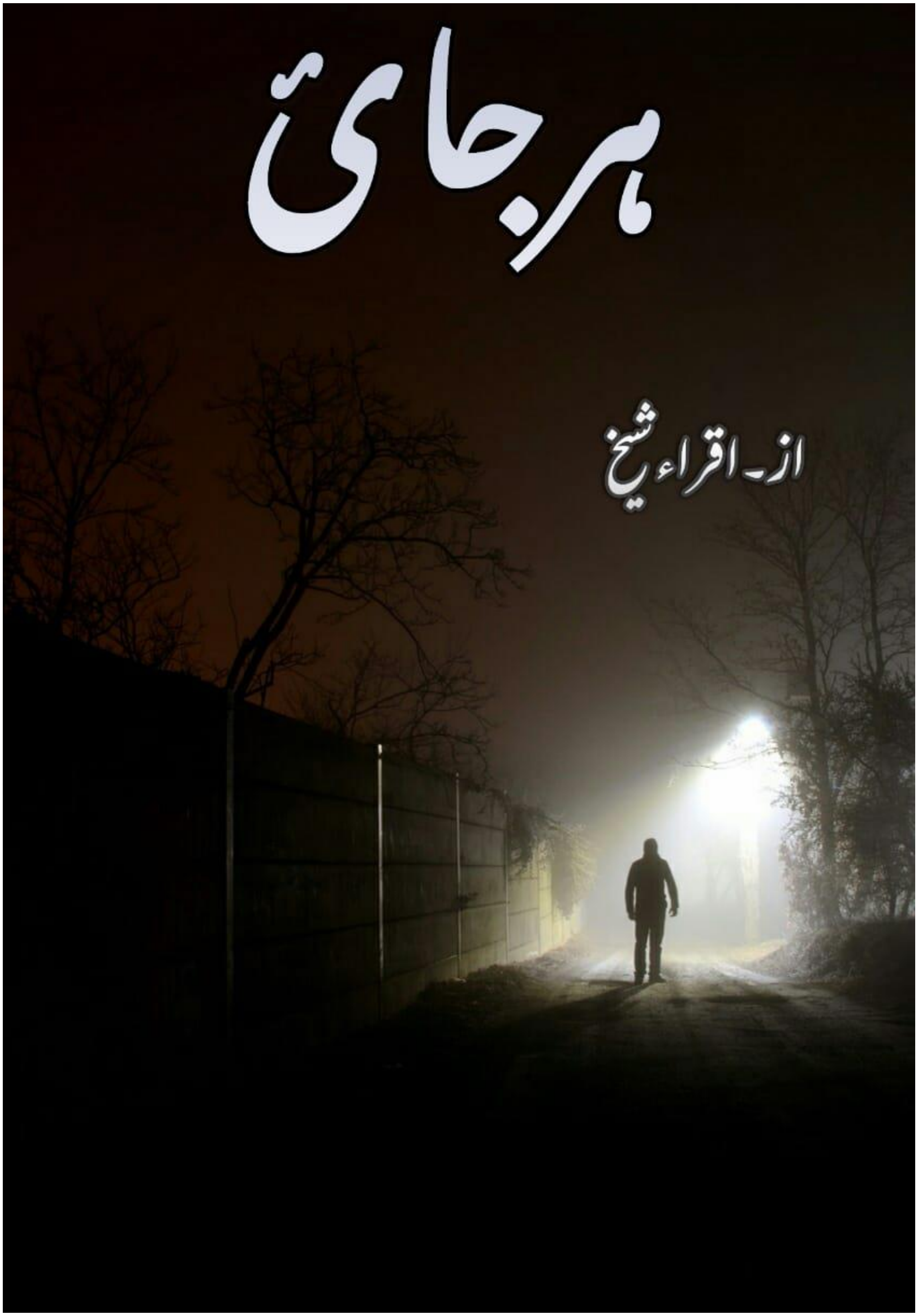

Shaheenebooks.com

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔ پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
واٹس ایپ : 923135408491
ای میل : shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com

ہرجائی

ازاقراء شیخ

.. میں تم لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آخر تم سب کہاں تھے اس وقت جب وہ یہاں سے جا رہی تھی

. تم میں سے کسی نے اسکو روکا کیوں نہیں "

.. جواب دو مجھے "

.... اسکی دہاڑ اس وقت پورے لاؤنج میں گونج رہی تھی ' "

.. جبکہ اسکے غصّے سے سارے ملازم ایک کونے میں سہمے کھڑے تھے "

.. میں تم لوگوں سے کچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو مجھے ' "

وہ اک بار پھر غصّے میں بولا تھا ""

... اس وقت اسکی رگے تنی ہوئی تھی جبکہ ضبط کی وجہ سے آنکھیں لال ہو چکی تھی

.. اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے سامنے کھڑے وں سارے ملازموں کا قتل ہی کر دیتا " '

اسکی دہاڑ پر سارے ملازم اک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تھے " '

... کسی میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ اسکی بات کا جواب دے سکے

... میں نے منع کیا تھا ان لوگوں کو کہ اسکے جانے سے کوئی نہ روکے " '

وہ کھڑا خونخار نظروں سے ان سب سکو دیکھ رہا تھا جب اسکو اپنے پیچھے سے صادیہ بیگم کی آواز سنائی دی " '
.. تھی

.. انکی بات سن کر وہ یکدم سے انکی طرف مڑا تھا " '

.. اس بیچ وہ سبھی ملازموں کو وہاں سے جانے کہ اشارہ کر چکی تھی "

مام آپنے اسکو کیسے جانے دیا ای جاننے کے باوجود بھی کہ میں اسکے بغیر ادھورا ہوں " '
.. نہیں رح سکتا میں اسکے بنا

.. وہ بے یقینی سے انکی طرف دیکھا ھوا بول رہا تھا "

تم نے اج تک اسکے ساتھ جو بھی کیا ہے میں خاموشی سے دیکھتی رہی ہوں دانی " '

.. اور آج اس نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا تھا میں انکار نہیں کر سکی ..

وہ اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہیں تھی وہ جانتی تھی کہ انہونے اسکے ساتھ غلط کیا ہے مگر وہ " " اپنے بیٹے کو اسکی غلطیوں کا احساس دلانا چاہتی تھی

.. اس لئے یہ کرنا بہت ضروری تھا ' "

.. مام یہ آپنے اچھا نہیں کیا ہے ' "
.. مگر میں اسکو اتنی آسانی سے جانے نہیں دوں گا

... وہ اک شکوہ بھری نگاہ ان پر ڈالتا باہر کی طرف بڑھا تھا " '

دانی رک جاؤ تم پہلے ہی اسکے ساتھ بہت کچھ غلط کر چکے ہو مگر اب نہیں " '
.. اسکو وقت دو وہ شاید خود ہی واپس آجائے گی

. مگر تم پھر سے اسکے ساتھ زبردستی مت کرو " '

.. وہ اسکو باہر کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر بولی تھی " '

. جانتی تھی اپنے بیٹے کو جو وہ کہتا ہے اسکو پورا کر کے ہی رہتا تھا " '
.. پھر چاہے سامنے والے کی اس چیز میں مرضی ہو یا نہ ہو

نہیں مام وہ ایسے نہیں جا سکتی اسکو یہیں واپس آنا ہے " '
.. کیونکہ وہ میری ہے صرف میری

... اور جب وہ میری ہے تو اس میں زبردستی کیسی " '

. اپنی بات کہہ کر وہ رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا "

... جبکہ سادیہ بیگم خاموشی سے بس اسکو جاتا دیکھتی رہیں تھیں "

.. وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف آیا اور جلدی سے بیٹھ کر کار سٹارٹ کی تھی ' "

... وہ اسکو اتنی آسانی سے خود سے یوں دور جانے نہیں دیگا " ""

.. اسکے دماغ میں بر بار سادیہ بیگم کے الفاظ گونج رہے تھے

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہیں تھی " '

کتنی تقلیف دی تھی اس نے اج تک اسکو

.. بلکہ وہ اک اور نئ تقلیف اسکو دینے جا رہا تھا

.. یہ جاننے کے باوجود بھی کہ اسکو کتنا دکھ ہوا ہو گا اسکے اس فیصلے سے "

پانچ ماہ صرف پانچ ماہ پہلے وہ جس لڑکی سے بے پناہ نفرت کا اظہار کرتا تھا مگر ان پانچ مہینوں میں اسکی یہ ' "
.. نفرت کہیں کھو سی گئ تھی

. وہ اس سے عشق کرنے لگا تھا "

کبھی کبھی تو وہ سوچتا تھا کہ وہ اسکو یوں اس طرح نا ملی ہوئی ہوتی کاش وہ اسکو الگ جگہ الگ حالات میں ملی
... ہوتی تو اسکی زندگی کتنی حسین ہوتی

مگر ایسا نہیں تھا وہ اسکو غلط وقت پر ملی تھی اور اسی کی سزا وہ اسکو دیتا آیا تھا یہ جاننے کے باوجود بھی کہ وہ " .. بے قصور تھی

وہ اب صرف پچھتانے کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا تھا ' "

❤❤❤

? مامی آپنے مجھے بلایا تھا ' '

" وہ ماریہ کے روم میں داخل ہوتے ہی بہ بہت ہی آہستہ آواز میں ان سے مخاطب ہوئی تھی " '

اس نے ہمیشہ کی طرح آنکھیں نیچی کی ہوئی تھی ' "
.. جبکہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں مسل رہی تھی

.. ماریہ جو بیڈ پر پڑے کپڑوں کا جائزہ لے رہیں تھیں حرم کی آواز پر یکدم سے مڑی تھیں " '

.. اس پر نگاہ پڑتے ہی انکی آنکھوں میں یکدم سے ناگواری آئی تھی " '

. انکو ہمیشہ ہی اسکے اس سے اور اسکے پہنے ہوئے کپڑوں سے چیڑ ہوتی تھی " '

'اس وقت وہ ڈارک گرین کلر کے سوٹ پر گرین ہی کلر کا دوپٹہ اپنے ارد گرد اچھی طرح لپیٹ رکھا تھا " '

جبکہ وہ لوگ ہائی سوسائٹی سے تعلق رکھتے تھے اور وہ خود ایک موڈرن خاتون تھی " '

.. یہ ہی وجہ تھی کہ انکو ہمیشہ سے ہی حرم کی ڈریسنگ سے خاصی چیڑ ہوتی تھی " '

.. کوئی بھی اسکو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ باہر ملک سے پڑھ کر آئی ہوئی ہے " '

ہاں یہ لو میں نے خاص آج رات کی پارٹی کے لئے تمہارے لئے یہ ڈریس تیار کروائی ہے " '

... آج تم یہ ہی پہن کر جانا ولید کے ساتھ

.. وہ اسکو ایک ریڈ کلر کی خوبصورت سی ڈریس دکھاتے ہوئے بولی تھی "" '

حرم کو وہ ڈریس بہت ہی پسند آئی تھی مگر اسکا گہرا گلا اور سلیو لیس دیکھ کر اسکی پسندیدگی یکدم سے " '
.. ناپسندیدگی میں بدلی تھی

کیا ہوا پکڑو اسے ایسے کھڑی کیوں دیکھ رہی ہو " '
.. اسکو ایسے ہی خاموش کھڑا دیکھ کر وہ اس سے پھر سے مخاطب ہوئی تھی " '

. مامی میں یہ ڈریس نہیں پہن سکتی ہوں " '
. انکی سرد آواز پر حرم بمشکل بول پائی تھی " '

? کیوں "" '
کیوں نہیں پہن سکتی تم یہ ڈریس "" '
? کیا کمی ہے اس میں

ماریہ کا لہجہ یکدم سے سخت ہوا تھا ' "

.. مامی آپ جانتی ہیں کہ میں اس طرح کے کپڑے نہیں پہنتی ہوں " '
. اسکے ساتھ تو کوئی دوپٹہ بھی نہیں ہیں

وہ آہستہ آواز میں انکو اس ڈریس کی کمیاں بتا رہی تھی " '
.. جبکہ ماریہ کی نظر میں یہ کوئی کمی نہیں تھی بلکہ اس ڈریس کی خوبصورتی تھی

میں سب جانتی ہوں مگر تم بھول رہی ہو کہ تم اب میری بہو بننے والی ہو " '
.. اور میں یہ ہرگز برداشت نہیں کروں گی کہ تم میری کوئی بھی بات کو ٹالو

اس لئے بہتر ہے کہ تم ہر طرح کی چیزوں کی عادت ڈال لو کیونکہ ولید کی پسند سے تو تم اچھی طرح " '
.. واقف ہو

.. ماریہ اسکو جتانے والے انداز میں سمجھا رہی تھی جس پر حرم بس خاموشی سے انکو دیکھتی رہ گئی تھی" '

یہ لو جلدی جاؤ اور اچھے سے تیار ہونا آج ولید کے لئے بہت بڑا دن ہے تمھیں سب سے زیادہ " '
.. خوبصورت دیکھنا ہے پارٹی میں

. ماریہ اسکے ہاتھ میں ڈریس دیتی ہوئی بولی تو حرم خاموشی سے انکے روم سے نکل گئی تھی " '

یہ تو اسکے ساتھ ہوتا ہی رہتا تھا جس چیز کو وہ سب سے زیادہ ناپسند کرتی تھی وہ ہی چیز اسکو کرنی پڑتی تھی " '
...

.. اگر مجبوری نہ ہوتی نہ تو میں کبھی اس لڑکی کی شادی اپنے بیٹے سے کبھی نہ کرتی "'

.... ماریہ اسکے جانے کے بعد خود سے بولتی پھر سے اپنے کام میں لگ گئی تھیں

.. یہ شہر کا بہت ہی شاندار ہوٹل تھا جہاں اس وقت وہ موجود تھی "'

. آج ولید خان کی سالگرہ کی پارٹی تھی """'
پارٹی اس وقت اپنے عروج پر تھی

.. لوگ اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے "'

. مگر ایک وہ تھی جو کونے میں سب سے الگ کھڑی تھی "'

وہ یہاں بہت سارے لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ وہ اس وقت ماریہ مامی کی گھورتی "'
.. ہوئی نظروں سے بچنے کے لئے یہاں کھڑی تھی

اس نے اس وقت انکا دیا ہوا ڈریس ہی پہنا ہوا تھا مگر اس نے دوپٹے کا اضافہ کیا ہوا تھا جو ماریہ کو ذرا پسند "'
... نہ آیا تھا

حرم کی یہ حرکت ماریہ کو سخت ناگوار گزری تھی "'
. اس لئے وہ انکی گھورتی نظروں سے بچ کر کونے میں آ کھڑی ہوئی تھی

یار حرم تم یہاں کھڑی ہو اور میں تمھیں سب جگہ تلاش کر رہا تھا " '
.. چلو آؤ تمھیں اپنے دوستوں سے ملواتا ہوں " '

.. وہ کھڑی اپنی سوچوں میں گم تھی جب ولید اسکے پاس آیا تھا " '

.. نہیں ولید میں یہیں پر ٹھیک ہوں اور میرے سر میں بھی درد ہے میں پھر کبھی مل لونگی " '
.. حرم بہانہ بناتی ہوئی بولی تھی " '

کیونکہ وہ ولید کے دوستوں کو دیکھ چکی تھی " '
... اور وہ اک ہی نظر میں سمجھ گئی تھی کہ اسکے دوست کی طرح کے ہیں

. اسلئے اس نے ولید کو ٹالنا چاہا تھا " '

' کچھ نہیں ہوا ہے تمھیں تم چپ چاپ چلو میرے ساتھ " '
اسکے جواب پر ولید نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے ساتھ کھینچتا ہوا اپنے دوستوں کی طرف بڑھا تھا "
...

. پلز ولید میں نے کہا نہ کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو مجھے نہیں ملنا کسی سے " '
.. حرم کو ولید کی حرکت بلکل پسند نہیں آئی تھی وہ بہت ہی آہستہ سے اسکا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتی بولی تھی '

جبکہ حرم کی اس حرکت پر ولید کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے " '
.. وہ یہاں اسکو کچھ کہہ کر اپنا تماشہ نہیں بنوانا چاہتا تھا اس لئے اپنا غصّہ ضبط کر گیا تھا

.. حرم تم نے یہ آج پہلی اور آخری بار کیا ہے آئندہ ایسا کچھ کیا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا " '

ولید کی آواز بہت ہی آہستہ تھی مگر اسکا لہجہ سخت تھا جس پر حرم کو تھوڑا ڈر محسوس ہوا تھا " '

.. ولید اپنی بات کہہ کر وہاں رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے دوستوں کی طرف بڑھا تھا " '

.. اسکے جانے کے بعد حرم سکھ کا سانس لیتی وہاں سے ہٹی اور باہر کی طرف بڑھی تھی "

... اسکو اس وقت صرف تنہائی چاہئے تھی جو یہاں نہیں مل سکتی تھی " '

❤❤❤

... سر پلز سنے آپ ایسے ہی بنا میٹنگ کیے نہیں جاسکتے ہیں " '

.... سر سنے

" وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس ہوٹل سے باہر نکل رہا تھا جبکہ اسکی سیکٹری کو تنکر بن اسکے پیچھے بھاگنا پڑ رہا تھا " '

.. مجھے ایسے لوگوں کے ساتھ کام نہیں کرنا جنہیں وقت کی قدر نہیں ہے " '

.. وہ اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتا بولا تھا " '

. سر صرف پانچ منٹ ہی تو لیٹ ہوئے ہیں ہم لوگ ایسے کیسے میٹنگ ادھوری چھوڑ کر آسکتے ہیں " '

.. اسکی سیکٹری نے اسکو بتانا ضروری سمجھا تھا کیونکہ اسکی نظر میں پانچ منٹ لیٹ ہونا معمولی بات تھی ''

. آپکے لئے پانچ منٹ لیٹ ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا لیکن میرے لئے ہر اک منٹ ضروری ہے " '

" " آفریدی صاحب سے کہنا کہ دوبارہ یہ غلطی نہ کریں ..
ہماری نیکسٹ میٹنگ دو دن بعد ہو گی ...

" "وہ اک پل کے لئے رکا اور اپنی سیکٹری کو ہدایت دیتا پھر سے تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھا تھا ..

" " حرم آہستہ سے قدم اٹھاتی واپس سے اندر کی ترف بڑھ رہی تھی جب سامنے سے کوئی آندھی طوفان کی طرح تیزی سے اس سے ٹکرایا تھا ..

" " وہ اسکے ٹکرانے سے گرتے گرتے بچی تھی مگر اسکا دوپٹہ اس شخص کے پیروں میں الجھ کر زمین پر گر چکا تھا ...

" " اپنا دوپٹہ گرنے پر حرم یکدم سے ہڑبڑا کر جھکی اور اپنا زمین پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر پھر سے اپنے گرد اچھی ترح لپیٹا تھا ...

" " اگر انسان چلتے وقت اپنی ٹانگوں کے ساتھ ساتھ اپنی آنکھوں کا بھی استمال کر لے تو زیادہ بہتر ہو جائے گا ..

" " وہ خود ہی خود بولی تھی اس بات سے انجان کہ وہ سخص جو اسکے ٹکرانے پر رکا تھا اور اب کھڑا اسکو دیکھ رہا تھا جبکہ وہ اسکی آہستہ آواز میں کہی بات بھی سن چکا تھا ..

" " اسکا غصّہ تو پہلے ہی بڑھا ہوا تھا حرم کی بات نے اسکا غصّہ مزید بڑھا دیا تھا ...

" " جب ایسے بیہودہ لباس پہنتے ہوئے شرم نہیں آئی تو اسکو چھپانے کا ناٹک کیوں کرنا ..

وہ اسکی ہڑبڑاہٹ دیکھ چکا تھا اسلئے صاف اس پر طنز کیا تھا "" ...

ویسے بھی تم جیسی لڑکیاں تو ایسے موقوں کی تالاش میں رہتی ہو "" ..
جانتا ہوں میں تم جیسی لڑکیوں کو ...

اپنی غلطی ہونے کے باوجود وہ سارا الزام اس پر ڈال رہا تھا اوپر سے اسکے الفاظ سن کر حرم کا چہرہ یکدم ""
غصّے سے لال ہوا تھا ..

اس سے پہلے کہ وہ اور کوئی غلط بات اسکے بارے میں بولتا حرم کا ہاتھ اٹھا تھا اور اسکے چہرے پر اپنے ""
نشان چھوڑ چکا تھا "

وہ اتنی بہادر نہیں تھی مگر کوئی اسکے بارے میں ایسے الفاظ استمال کرے یہ اسکو بلکل برداشت نہیں تھا ""
...

تمہاری اتنی ہمت تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ""
وجدان شاہ پر .....

اس نے غصّہ میں اسکا بازو سختی سے اپنی پکڑ میں لیا تھا "" .
اسکی پکڑ کی سختی اور آنکھوں میں غصّہ دیکھ کر اک پل کے لئے حرم کے پورے بدن میں کپکپاہٹ دوڑ ""
گئی تھی ..

اس نے تھپڑ مار تو دیا تھا مگر اسکو اب ڈر لگ رہا تھا اوپر سے سنسان جگہ تھی "" ..
حرم کی ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندے جما ہو گئی تھی .

... سر آپکی مام کی کال ہے بہت ضروری ہیں انہوں نے بولا ہے کہ آپ فورن سے گھر پہنچ جائے " '

اسکی سیکیٹری یکدم سے وہاں آئی تھی " '

... حرم کو وہ اس وقت کسی فرشتے سے کم نہیں لگی تھی

.. اپنی سیکیٹری کی بات پر اس نے ایک جھٹکے میں اسکا بازو اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا " '

. وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ اسکی مام بلاوجہ اسکی کبھی کال نہیں کرتی ہیں ضرور کچھ بات تھی '

.. میرا موبائل دو مجھے " '

اس نے اپنی سیکیٹری سے اپنا موبائل مانگا جس پر اس نے جلدی سے اسکو موبائل دیا تھا

.. وہ جلدی سے اپنی کار کی طرف بڑھا اسکے پیچھے پیچھے اسکی سیکیٹری بھی بھاگی تھی

... جبکہ حرم خاموش کھڑی اسکی جلد بازی دیکھ رہی تھی " '

اسکو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ شخص آنکھوں میں غصّہ لئے اسکو دیکھ رہا تھا جیسے اسکو یہیں ختم کرنے کا " '
ارادہ رکھتا ہو مگر اسکے یوں جانے پر وہ حیران کھڑی رہ گئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نہیں پلز ایسا مت کرو میرے ساتھ " '

.. پلز میں مر جاؤں گی

... پلز " '

وہ بس بار بار چیخے جا رہی تھی " '

.. کبھی تو زور زور سے اپنے بال نوچنے لگتی تو کبھی اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگ جاتی تھی

.. سادیہ بیگم کب سے اسکو سمبھالنے کی کوشش کر رہیں تھی مگر وہ انکے بس میں نہیں آ رہی تھی " '

.. ملازم الگ پریشان سورت لئے کھڑے اپنی مالکن کو تڑپتا ہوا دیکھ رہے تھے " '

وہ سب بے بس تھے " '

.. کیونکہ جب بھی انکی ایسی حالت ہوتی تھی وہ کسی کے بس میں نہیں آتی تھیں

' نہیں " '

مت کرو ایسا

... میں مر جاؤں گی

وہ بیڈ پر بیٹھی چلا رہیں تھی جبکہ اسکی ایسی حالت دیکھ ہمیشہ کی طرح سادیہ بیگم اپنے آنسو ضبط کیے " '
.. اسکو سمبھالنے کی کوشش کر رہیں تھی

... تم لوگ دوبارہ فون کرو اور معلوم کرو کہ وجدان کہاں ہے اور اب تک کیوں نہیں آیا ہے " '

... سادیہ بیگم نے پاس کھڑی ملازمہ کو ہدایت دی تھی " '

.. بیگم صاحبہ ہم نے فون کیا تھا شاہ جی کی سیکٹری نے بولا ہے کہ وہ بس گھر آنے ہی والے ہونگے " '

" " ملازمہ سر نیچے کیے انکو بتا رہی تھی جب یکدم سے روم کا دروازہ کھلا تھا اور وجدان تیزی سے اندر داخل ہوا .

" " آنی... آنی میں آ گیا ہوں .
کوئی کچھ نہیں کرے گا آپکو .

" " وہ بولتا ہوا اپنی ماں کے ہاتھوں میں مچلتی اپنی آنی کے پاس بیٹھا تھا .

" " نہیں.. چھوڑو مجھے میں مر جاؤں گی ..
وہ ہر بار کی طرح اپنے الفاظ دوہرا رہیں تھیں

" " ویسے تو وہ خاموش ہی رہتی تھیں مگر جب اس طرح بولنا شروع کرتی تو کسی کے بس میں نہیں آتی تھیں ...

" " صرف ایک وہ ہی تھا جو انکو خاموش کر سکتا تھا اپنی باتوں سے ...

" " ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ نرمی سے انکے بالوں کو سہلا رہا تھا

" " اسکی موجودگی اور اسکو اپنے پاس محسوس کر کے وہ خاموش ہوتی چلی گئی تھیں ...

" " اس نے سائیڈ ٹیبل سے انکی دوائی اٹھا کر انکو کھلائی اور بہت ہی آہستہ سے انکو بیڈ پر لیٹا کر انکے پاس سے اٹھا تھا ...

" " اس نے پاس کھڑی اپنی ماں کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسوں لئے اپنی بہن کو دیکھ رہیں تھی ...

اپنی ماں اور آنی کی یہ حالت دیکھ کر اسکی اس شخص سے جو نفرت تھی اس میں ہمیشہ کی طرح اضافہ ہوا تھا

...

.. جس نے اسکی آنی کی یہ حالت کی تھی

.. مام یہ سمن کہاں ہے " '

... اسکی غیر موجودگی کو محسوس کر کے اپنی سے پوچھا تھا

.. بیٹا وہ اپنی دوست کی شادی میں گئی ہوئی ہے شاید اب تک واپس نہیں لوٹی " '

انہوں نے اسکی بات کا جواب آہستہ سے دیا تھا مگر انکے جواب پر وہ اپنا غصّہ ضبط کر کے رہ گیا تھا

❤❤❤

وہ ابھی واشروم سے باہر نکلی ہی تھی کہ ولید کو اپنے بیڈ پر لیٹا دیکھ کر اسکے چلتے قدم یکدم سے رکے تھے' "

.

?تم اس وقت یہاں " '

? کوئی کام تھا تمھیں

. وہ اپنے دوپٹے کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی تھی " '

.. حرم کو ولید کا صبح صبح اپنے روم میں یوں بنا اجازت کے آنا اچھا نہیں لگا تھا " '

? کہیں تم اسکو تو تلاش نہیں کر رہی " '

. ولید اپنی کمر کے نیچے دبا ہوا اسکا دوپٹہ نکال کر لیٹے لیٹے حرم کی طرف کرتے ہوئے بولا تھا " '

. جبکہ اسکے ہونٹوں کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی مسکرا رہیں تھی " '

اسکے ہاتھ میں اپنا دوپٹہ دیکھ کر حرم تیزی سے اسکی طرف بڑھی تھی " '
.. مگر اسکا ارادہ جان کر ولید نے اتنی ہی تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا

.. حرم جو تیزی سے اسکی طرف آ رہی تھی ولید کے ایسا کرنے سے وہ اسکے اوپر گرتے گرتے بچی تھی " '

حرم کو اسکی یہ حرکت بلکل پسند نہیں آئی تھی " '

. کیا کام ہے تمھیں جلدی بتاؤ " '
حرم خود پر ضبط کرتی ہوئی بولی تھی

.. جب سے وہ واپس آئی تھی اسکو ولید کو حرکتیں بلکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی " '

وہ یہ بات اچھے سے جنتی تھی کہ وہ اسکا کزن ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا ہونے والا شوہر بھی ہے مگر " '
... بہت سی باتیں ایسی ہو رہی تھی جو اسکو برداشت کرنی پر رہی تھی

.. کل تم نے مجھے گفٹ نہیں دیا تھا اس لئے میں اب تم سے اپنا گفٹ لینے آیا ہوں " '

...وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے قریب آتے ہوئے بولا تھا " '

... پر میں نے تو کل ہی دے دیا تھا تمہارا گفٹ اب کیا چاہئے تمھیں " '

اسکے قریب آنے پر حرم اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی " '

.. اس وقت اسکو ولید کی آنکھوں اور لہجہ کچھ عجیب سا لگ رہا تھا '

پر مجھے تو کچھ اور ہی گفٹ چاہیئے تھا " '

. ولید نے کہتے کے ساتھ ہی حرم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے مزید قریب کیا تھا

ولید یہ کیا کر رہے ہو تم چھوڑو مجھے " '

. اسکی اس حرکت پر حرم پورے جان سے کانپ اٹھی تھی '

" جبکہ وہ آرام سے کھڑا اسکی حالت سے مزا لے رہا تھا " '

.. کم اون یار حرم تم تو ایسے شرما رہی ہو جیسے میں کوئی غیر ہوں " '

? تمہارا منگیتر ہوں یار اور کچھ دن میں ہمارے شادی ہونے والی ہے تو پھر یہ کیسی شرم " '

. وہ اسکو بالوں کو چھیڑتا ہوا بے باک انداز میں بولا تھا ' "

.. اسکے چھونے پر حرم نے پوری جان لگا کر خود کو اسکی پکڑ سے آزاد کرایا تھا " '

شادی ہونے والی ہے ابھی ہوئی نہیں ہے ولید " '

.. اور تم نے کیا مجھے ایسی لڑکی سمجھا ہے جو میں یوں اس طرح

آگے اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا " '

... کچھ غصّے کی وجہ سے اور کچھ اس وقت اسکی آواز بھی کانپ رہی تھی

باہر ملک میں رہنے کے بعد بھی تم یہ کیسی باتیں کر رہی ہو " '

. اور میں کچھ غلط تو نہیں کر رہا ہوں جو تم یوں اس طرح سے ریعکٹ کر رہی ہو

وہ لوگ جس سوسائٹی میں رہتے ہیں وہاں یہ سب باتیں عام تھی مگر وہ حرم تھی جو باہر ملک میں رہنے " '
کے بعد بھی اس نے کبھی اپنی حد پار نہیں کی تھی

نکاح سے پہلے یہ سب کچھ غلط ہی ہوتا ہے " '
.. اور میں ان لڑکیوں کی طرح بلکل نہیں ہوں جس طرح کی تم نے مجھے سوچا ہے

.. اس بار حرم کا لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا جسکو ولید نے بہت اچھے سے محسوس کیا تھا " ' -

.. حرم اک نظر اسکو دیکھتی بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ لیکر روم سے نکل گئی تھی " '

.. ولید کا تو کل سے ہی موڈ خراب ہوا وہ تھا اب اسکی باتوں نے مزید اسکا موڈ خراب کیا تھا " '

.. ایک بار نکاح ہو جانے دو حرم خان پھر دیکھنا میں کیسے تمہاری یہ ساری اکڑ نکالتا ہوں " '

.. حرم کے روم سے جانے کے بعد وہ غصّہ میں خود سے بولا تھا " '

? دانی اگر تم بیزی نہیں ہو تو کیا ہم بات کر سکتے ہیں " '

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کوئی فائل ریڈ کر رہا تھا جب سمن بنا ناک کیے اسکے روم میں داخل ہوئی تھی " '
جبکہ اسکی اس حرکت سے ہمیشہ کی طرح وجدان کے ماتھے پر بل پڑے تھے " '

.. مگر وہ ہر بار کی طرح انجان بنتی سیدھی اسکے سامنے والی چیئر پر آ کر بیٹھ گئی تھی " '

سمن میں نے تم سے کتنی بار کہا ہے کہ تم ناک کر کے آیا کرو مگر مجال ہے کہ تمھیں کبھی میری کوئی " '
.. بات سمجھ آئی ہو

وہ فائل کو سائیڈ پر رکھتا آج تھوڑا سخت لہجے میں بولا تھا " '
.. وجہ کل رات اسکی گھر پر غیر موجودگی تھی

جب تمھیں پتہ ہے کہ میں تمہاری کوئی بات نہیں مانتی تو کیوں بار بار بولتے ہو مجھے " '

وہ اسکی ٹیبل پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا اسکی طرف جھکی تھی '
.. آنکھوں میں شرارت صاف نظر آ رہی تھی

سمن کبھی تو سیریس ہو جایا کرو کچھ پتہ بھی ہے کل آنی کی پھر سے طبیعت خراب ہوئی تھی " '
. اور تمھیں تو اس بات کی خبر تک نہیں تھی شاید

... اسکو اس وقت اپنی سامنے بیٹھی اس بے حس لڑکی پر بہت غصّہ آ رہا تھا " '

... اس میں کون سی نئی بات ہے انکی طبیعت تو ہر دوسرے دن خراب رہتی ہے " '
. اس سے اچھا تو وہ مجھے خاموش ہی اچھی لگتی ہیں

... جب چپ رہتی ہیں اتنا شور تو نہیں کرتی " '
.. وہ تلخ لہجے میں بولی تھی

.. اسکی بات پر وجدان بس اسکو دیکھتا رہ گیا تھا " '

.. سمن وہ تمہاری ماں ہے کچھ تو اچھا بول لیا کرو انکے بارے میں " '

.. اسکی نظروں کے سامنے یکدم سے اپنی آنی کا چہرہ آیا تھا

کیا اچھا بولو میں انکے بارے " '

... مجھے اتنے سارے سوالوں کے بیچ اکیلا چھوڑ کر خود خاموش ہو کر بیٹھ گئی ہیں

.. اسکے انداز میں اپنی ماں کے لئے ذرا بھی ہمدردی یا محبت بلکل نہیں تھی " '

... کیسے سوال سمن کوئی تم سے سوال نہیں کرے گا میں ہوں نہ " '

اس بار وجدان تھوڑا نرم لہجے میں بولا تھا

.. تو اس لئے تو پوچھتی رہتی ہوں میں کب کرو گے تم مجھسے شادی " '

.. اس نے ہر بار کی طرح اپنا سوال دوہرایا تھا

.. ابھی نہیں سمن جب صحیح وقت آئے گا میں خود تم سے شادی کروں گا مگر فلحال نہیں " '

اس بھی اپنا پرانا جواب دیا تھا " '

وہ کیسے کر لیتا شادی اسے پہلے اپنی آنی کا بدلہ لینا تھا

..انکے گناہگار کو سزا دینی تھی

... انکو اس حالت میں جس نے پہنچایا تھا انکو برباد کرنا تھا

اور وہ وقت کب آئے گا "'

.. اس سے پہلے کہ وہ اور کچھ کہتی وجدان کی ٹیبل پر رکھا فون بجا تھا

سر کوئی سر احمد آپسے ملنا چاہتے ہیں '""

.. اسکی سیکیٹری اسکے کال پک کرتے ہی بولی تھی

.. ٹھیک ہیں تم انکو روکو میں ابھی آرہا ہوں "'

... اسنے اپنی سیکیٹری کو جلدی سے جواب دیا تھا

. کیا ہوا کہاں جا رہے ہو اتنی جلدی میں "'

.. اسکی جلد بازی دیکھ کر سمن بولے بنا نہ رہ سکی تھی

میں ابھی آتا ہوں تھوڑی دیر میں

وہ اسکو جواب دیتا جلدی سے اپنے روم سے نکلا تھا آج شاید احمد کوئی اچھی خبر ہی سنا دے اسکو اسکے دل نے " یکدم سے یہ کہا تھا

❤❤❤❤"'

. کبھی کبھی انسان کتنا بے بس اور مجبور ہو جاتا ہے "'

.. کبھی قسمت کے ہاتھوں تو کبھی حالات اور وقت کی وجہ سے

... وہ بھی اس وقت بہت بے بس اور مجبور تھی قسمت اور حالات دونوں کی ہی وجہ سے "'

... وہ چاہ کر بھی اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتی تھی کچھ بھی نہیں " '

آج وہ خود کو بہت تنہا محسوس کر رہی تھی "

اتنا تنہا تو اس نے خود کو اس وقت بھی محسوس نہیں کیا تھا جب اسکے ماں باپ اسکو چھوڑ کر اس دنیا سے
... رخصت ہوئے تھے

. یا شاید اس وقت اس میں اتنی سمجھ نہیں تھی کہ وہ یہ سب محسوس کر سکتی " '

.. اسکی زندگی بچپن سے آج تک دوسروں کی ہی مرضی سے چلی ہے ' "

.. کبھی بھی اس نے کچھ اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا "

مگر کبھی اسکو اس بات کا بڑا نہیں لگا کیونکہ صرف وہ لوگ ہی تو اسکے اپنے تھے ' "

.. اور انکا پورا حق تھا اس پر

.. ویسے بھی اسکو اب یں سب باتوں کی عادت ھو چکی تھی "

؟ حرم بیٹا آپ یہاں اکیلی بیٹھی ہوئی کیا کار رہی ہو ' "

.ہاشم صاحب کی آواز پر وہ یکدم سے چو کی تھی ' "

... ماموں جان آپ "

آپ کب آئے؟

وہ ہاشم صاحب کو دیکھ کر یکدم سے خوش ہوئی تھی " .

اس گھر میں صرف وہ ہی تھے جنکے سب سے زیادہ قریب تھی .

میں تو بہت دیر سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہا ہوں مگر ہماری بیٹی کو تو ہماری موجودگی کا ذرا احساس تک نہیں ہوا " '
..

وہ مسکراتے ہوئے بولے اور اسکے برابر والی چیئر پر آ بیٹھے تھے " ' ..

نہیں ماموں جان ایسی بات نہیں ہے بس یہاں اچھا لگ رہا تھا اس لئے بس " ' ..
سچ میں ماموں جان جب آپ چلے جاتے ہیں نہ تو میں بلکل بور ہو جاتی ہوں آپ مت جایا کریں نہ ..

وہ انکی طرف دیکھ کر اداسی سے بولی تھی " ' ..

کیوں بیٹا بور کیوں ہو جاتی ہو آپ یہاں صفدر ماموں ہیں ماریہ مامی اور پھر ولید بھی تو ہے کیا وہ خیال " '
نہیں رکھتا تمہارا ...

وہ اسکی طرف محبت سے دیکھ کر بول رہے تھے انکو اپنی بھانجی بہت عزیز تھی " ' .

انکی بات پر حرم خاموشی سے انکی طرف دیکھنے لگی تھی " '
اب وہ انکو کیا بتاتی
آج وہ خاموش تھی تو بس انکی وجہ سے کیونکہ اس نے صرف انکے کہنے پر ہی ولید سے شادی کے لئے ہاں
بولی تھی ..

" " جی سب بہت خیال رکھتے ہیں بس میں آپکے بغیر بور ہو جاتی ہوں ..
وہ لاڈ سے بولی تھی ...

بس بیٹا بہت ضروری میٹنگ تھی اس لئے جانا پڑا تھا ورنہ میں خود اپنی بیٹی کو اکیلا نہ چھوڑوں اتنے سالوں بعد
تو تم واپس آئی ہو ..

" " وہ بہت ہی محبت سے اسکو دیکھ رہے تھے انکی بات پر حرم کھل کر مسکرا دی تھی اسکو مسکراتا دیکھ انکو
اندر تک سکون ملا تھا "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

" " مجھے پوری امید ہے کہ تم آج کوئی اچھی ہی خبر دو گے مجھے

" " وہ ویٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی صوفہ پر بیٹھے احمد سے مخاطب ہوا تھا ..

" " جی سر آج آپکے لئے اچھی ہی خبر لایا ہوں
وہ وجدان کی آواز سن کر یکدم سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا ..

" " اسکی بات سن کر وجدان کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی ..

" " وہ چلتا ہوا وہیں قریب رکھے دوسرے صوفہ پر بیٹھا تھا ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے احمد کو دوسری
سائیڈ بیٹھے کا اشارہ کیا تھا ..

سر آپکو جس وقت کا انتظار تھا وہ آچکا ہے انکی بھانجی واپس آچکی ہے " '
... اسکو زیادہ وقت نہیں ہوا ہے

احمد اسکے اشارے پر بولنا شروع ہوا تھا " '
.. وہ بول رہا تھا پاس بیٹھے وجدان کی آنکھوں میں چمک بڑھتی جا رہی تھی

مطلب صاف تھا اسکے بدلے کی شروعات کرنے کا وقت آچکا ہے " '
... وقت آچکا تھا اپنی آنی کے ایک ایک دکھ کا بدلہ لینے کا

.. مگر سر ایک بہت ضروری بات ہے " '

.. احمد اسکی طرف دیکھ کر کچھ پل کے لئے رکا تھا " """"

.. ہاں بولو خاموش کیوں ہو گئے ہو " '

.. احمد کی بات پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا " '

سر اسکی شادی ہونے والی ہیں صفدر خان کے بیٹے سے بلکہ اسکو واپس صرف اس لئے ہی بلایا ہے ان " '
.. لوگوں نے

.. احمد نے تفصیل سے اسکو ساری بات بتائی تھی " "" '

تو کیا ہوا اب شادی ہوئی نہیں ہے ہونے والی ہے تم بس اپنا وہ کام کرو جو میں نے تمھیں بولا تھا باقی میں " '
... سب خود دیکھ لوں گا

احمد کی بات پر وہ کندھے اچکا کر بولا تھا " " ..

جی سر ٹھیک ہے " " ..

احمد اسکی بات پر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا ..

اور ہاں سر یہ کچھ تصویرے ہیں جو میں نے کل لی تھی جب وہ صفدر خان کے بیٹے کے ساتھ تھی " " ..

احمد اپنے کوٹ کی پاکٹ سے ایک لفافہ نکالتا ہوا بولا اور اور اسکو صوفہ پر بیٹھے وجدان کی طرف بڑھایا " " تھا ...

ٹھیک ہیں میں دیکھ لونگا تم اب جا سکتے ہو " " ..

اس نے احمد کے ہاتھ سے لفافہ لیکر اسکو جانے کی اجازت دی تھی ...

وجدان کا حکم ملتے ہی وہ تیزی سے وہاں سے نکلا تھا " " ..

احمد کے جانے کے بعد وجدان نے اپنے ہاتھ میں موجود لفافہ کھول کر ایک ایک تصویر دیکھنی شروع " " کی تھی ..

وہ جو جو تصویر دیکھتا جا رہا تھا اسکی آنکھوں میں حیرانی اور غصّے سے ملے جلے تاثرات تھے " " .

تصویر میں موجود وہ اس چہرے کو کیسے بھول سکتا تھا " "

آنی کی طبیعت خراب کی وجہ سے وہ تو اس بیچ اسکو بھول ہی گیا تھا ..

میرا تو پہلے ہی تم پر ایک اور حساب نکلتا ہے حرم خان ... اور اب تم میرے دشمن کی کمزوری بھی ہو ..

بہت برا کیا تم نے وجدان شاہ کو تھپڑ مار کر " '

... اب تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گا " '

...وہ تصویر کو دیکھتا ہوا زہر خند لہجے میں بولا تھا " '

وجدان یار میں یہاں تم سے تمہارے آفس ملنے آئی ہوں اور تم مجھے وہاں اپنے روم میں اکیلا چھوڑ کر " '

... یہاں بیٹھے ہو

.. وہ تصویر لئے بیٹھا تھا جب سمن اسکو تلاش کرتی یہاں آئی تھی " '

. اسکی آواز پر وجدان سے تیزی سے ساری پکس کو اس پیکٹ میں ڈالا تھا " '

.. اسکے گھر میں کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے اور کیا کر رہا ہے " '

اس نے یہ بات سب سے چھپا کر رکھی ہوئی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسکی ماں کبھی اسکا ساتھ نہیں دیگی " '

..

.. کچھ نہیں میں بس آنے ہی والا تھا تمہارے پاس " '

.. وہ جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا

... سمن اسکی جلد بازی نوٹ تو کر چکی تھی مگر چاہ کر بھی اس سے کچھ پوچھ نہیں سکی " '

..کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کبھی اسکو بتائے گا نہیں اس لئے اس نے خاموش رہنا بہتر ہی سمجھا تھا " '

چلو آؤ میرے آفس میں چلتا ہیں " '

وہ اسکو اپنے پیچھے آنے کا بول کا روم سے نکلا تو وہ بھی سر ہلا کر اسکے پیچھے چل دی تھی ..

❤❤❤

ولید کہاں جا رہے ہو بیٹا " ' .

یہاں آؤ مجھے اور تمہارے ڈیڈ کو تم سے ضروری بات کرنی ہیں " ' ..

وہ کار کیز اپنی انگلی پر گھماتا باہر کی طرف جا رہا تھا جب ماریہ کی آواز پر اسکے تیزی سے چلتے قدم رکے " ' تھے ...

بس مام اپنے دوست کے پاس جا رہا تھا " '

کوئی ضروری بات کرنی ہے آپکو .

وہ ان دونوں کے پاس جا کر سوالیہ نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولا تھا " ' ...

ہاں یہاں بیٹھو ضروری بات ہے " '

انہوں نے اسکو اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا ..

انکے کہنے پر وہ انکے ساتھ والے صوفہ پر جا بیٹھا تھا " ' ..

میں اور تمہارے ڈیڈ چاہتے ہیں کہ جلد سے جلد تمہاری اور حرم کی شادی ہو جانی چاہئے " " ...

اور اس لیے ہم دونوں نے یہ فیصلہ لیا ہے کہ اگلے ہفتے تمہارا اور حرم کا نکاح ہے " ' ...

.. ویسے بھی ہمیں اس کام میں اب مزید دیر نہیں کرنی چاہیئے '

. ماریہ بول رہی تھی مگر اس وقت اسکے شاتر دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا " '

. جو انکے پاس بیٹھے صفدر صاحب اچھے سے جانتے تھے کہ وہ اس وقت کیا سوچ رہیں ہیں

ہاں بیٹا تمہاری مام بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے جتنی جلدی تمہاری شادی حرم سے ہو گی اتنی جلدی اسکی " '
.. ساری پراپرٹی تمہارے نام ہو جائے گی

.. صفدر شاتر مسکراہٹ کے ساتھ اپنی بیوی اور بیٹے کی طرف دیکھ رہا تھا " '

.. مام ڈیڈ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جب چاہے گے میں نکاح کے لئے تیار ہوں " '

... اور ویسے بھی بہت نخرے برداشت کر لئے اسکے اب اسکو میں سبک سکھانا چاہتا ہوں " '

.. ولید زہریلے لہجے میں بول رہا تھا

نہیں ولید تم فلحال کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے بہت سالوں سے انتظار کیا ہے ہم لوگوں نے اس وقت " '
.. کا

.. تمہاری کوئی بھی بے وقوفی سے بات بگڑ سکتی ہے " '
.بس اس لیے تم ایسا کرو ہم جیسا تم کو بول رہے ہیں

.. ماریہ اسکی بات سن کر اس بار تھوڑا غصّے میں بولی تھی " '

میں میں کچھ نہیں کر رہا ہوں اب تک میں آپ لوگوں نے جو کہا ہے وہ ہی کر رہا ہوں اور آگے بھی وہی " '
کروں گا ..

آپ دونوں بے فکر رہیں " ' ...

.. ماریہ کے غصّہ ہونے پر وہ تھوڑا سمبھل کر بولا تھا " '

ٹھیک ہے تم جاؤ اب باقی کا ہم دونوں دیکھ لیں گے اسکے جواب پر وہ اب نرم انداز میں بولی تو وہ انکی " '
.. بات سن کر تیزی سے باہر کی طرف بڑھا تھا

وہ آئنے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی جب اسکو اپنے کمرے میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا ' "
تھا

.. یہ احساس ہوتے ہی اسکے تیزی سے چلتے ہاتھوں کو یکدم سے بریک لگا تھا "

اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا تو اپنے بیڈ پر بیٹھے اس شخص کو دیکھ کر اسکا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے ہی رہ" '
گیا تھا "

? کیا ہوا ڈر گئی ڈارلنگ " '

وہ بیڈ سے اٹھ کر آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکی طرف بڑھا تھا " '

اسکے ہونٹھوں پر اک دل جلانے والی مسکراہٹ تھی " '

.. جبکہ اسکی آنکھیں اسکو مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی

" اسکی بات پر حرم پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی " '

وہ کیسے اس شخص کو نہ پہچانتی "'

ابھی دو دن پہلے ہی تو اس نے تھپڑ مارا تھا اس شخص کو اور آج یہ ہی شخص رات کے اس پہر اسکے کمرے میں

.. موجود تھا

' اسکا مطلب صاف تھا وہ اس سے اپنی اس دن کی بات کا بدلہ لینے آیا تھا' '

... یہ سوچ دماغ میں آتے ہی اسکے پورے بدن میں کپکپاہٹ دوڑ گئی تھی '

!! دیکھو یہاں سے چلے جاؤ ورنہ میں " '

حرم اپنے خشک پڑتے حلق کو تر کرتی ہوئی بولی تھی " '

.. جبکہ اسکی نظریں بیڈ پر پڑے اپنے دوپٹہ پر تھی

' اسے اس وقت کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا " '

' " ورنہ کیا ؟

کیا کرو گی تم

چلاؤ گی"

.. چلاؤ مجھے اس سے کوئی فرک نہیں پڑتا ہے کیونکہ اس میں صرف تمہارا ہی نقصان ہو گا "

وہ اسکی غیر ہوتی حالت سے مزا لے رہا تھا " '

اسکی بات پر حرم نے اسکی طرف دیکھا تھا جو اب اسکے نزدیک آن کھڑا ہوا تھا " '

اس نے تیزی سے وہاں سے ہٹنا چاہا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے ہٹتی اس نے اتنی ہی تیزی سے " '
. اسکو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا

خود کو اسکی پکڑ میں پا کر حرم نے جیسے ہی چیخنے کے لئے اپنا منہ کھولا ہی تھا کہ اس شخص نے اسکی منہ پر " '
"" ہاتھ رکھ کر اسکی چیخ کا گلا گھونٹ دیا تھا

... ششش " '
.... خاموش بلکل خاموش
.. وہ اسکو دیوار سے لگا کر اسکے منہ پر اپنا ہاتھ سختی سے رکھتا ہوا بولا تھا

اسکی پکڑ کے ساتھ ساتھ اسکا لہجہ بھی سخت تھا " '
... گہری کالی آنکھیں اس وقت ضبط کی وجہ سے لال ہو چکی تھی

.. اسکی سرد آواز اور سخت لہجے پر حرم کی ریڈ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی " '

... ڈر سے اسکی آنکھیں بھیگی تھی

.. اپنے لئے تمہاری آنکھوں میں یہ ڈر دیکھ کر یقین مانو اس وقت مجھے بہت اچھے لگ رھا ہے ' "

... وہ اسکو اپنی باتوں سے ڈرا رہا تھا " '

اسکی بات پر حرم کا خوف مزید بڑھا تھا ڈر کی وجہ سے اسکی آنکھ سے آنسوں ٹوٹ کر اسکے منہ پر رکھے " '

... وجدان کے ہاتھ پر گرا تھا

... کیا ہوا رونا آرہا ہے " '

... رو اور رؤ بلکہ تمھیں تو اب میں ساری زندگی اسی طرح روتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں

اسکے لہجے میں حرم کے لئے نفرت ہی نفرت تھی " '

.. جبکہ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ صرف ایک تھپڑ کی وجہ سے کیا کوئی کسی سے اتنی نفرت کر سکتا ہے

.. ویسے میں تمھیں یہاں ڈرانے نہیں صرف اتنا بتانے آیا ہوں کہ تیار ہو جاؤ " '

.. وجدان شاہ پر ہاتھ اٹھایا تھا نہ تم

... بہت جلد تم اسکا انجام دیکھنے والی ہو بہت جلد

وہ اپنی بات کہہ کر اس پر مزید جھکا تھا " '

.. حرم اسکے جھکنے پر ڈر سے اپنی آنکھیں زور سے بند کر گئی تھی

.. اس وقت وہ اتنی ڈری ہوئی تھی کہ اسکو اپنے منہ پر سے اسکا ہاتھ ہٹنے کا احساس تک نہ ہوا تھا " '

..کچھ دیر بعد جب اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی آنکھیں کھولی تو وہ اب کمرے میں بلکل اکیلی کھڑی تھی

وہ حیران ہوئی تھی اور پاگلوں کی طرح پورے روم کو تلاش کرنے لگی تھی " '

.. وہ اسکے روم میں ہوتا تو نظر آتا نہ

.. وہ جس خاموشی کے ساتھ اسکے روم میں آیا تھا اتنی ہی خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا " '

.. حرم نے جلدی سے اپنے روم کی کھڑکی اچھی طرح بند کی اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئی تھی " '

.. ڈر کی وجہ سے اسکا پورا بدن کانپ رہا تھا

آخر وہ شخص کیا کرنے والا تھا " '

.. وہ تو اسکی شکل کے علاوہ اسکے بارے میں کچھ جانتی بھی نہیں تھی

.. اور اس نے اسکے گھر تو کیا اسکے کمرے کے بارے میں بھی پتہ لگا لیا تھا " '

.. یہ سب باتیں دماغ میں آتے ہی اسکے ڈر بڑھتا ہی جا رہا تھا " '

... مگر اس وقت کوئی نہیں تھا اسکے پاس جو اسکا ڈر کم کرتا

❤❤❤

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے ' "

.. گھر میں شادی کی تیاریاں پورے زور شور سے چل رہی تھی

. شادی کے دن جتنے قریب آرہے تھے اسکی پریشانی اور گھبراہٹ میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا " '

اک طرف تو اسکو سب ٹھیک ہی لگتا تھا " '

.. اپنی یہ بے چینی اور پریشانی بلاوجہ کی لگتی تھی

. اور دوسری طرف وہ اس شخص اور اسکی باتیں نہیں بھول پا رہی تھی " '

. کبھی کبھی تو اسکو خود پر بھی بہت غصّہ آ رہا تھا کہ آخر اس نے تھپڑ مارا ہی کیوں تھا

.. اپنی خود کی ٹینشن کیا کم تھی جو مزید ایک اور بڑھا لی تھی " '

اسکو اسکی کہی ایک ایک بات سے ڈر بھی محسوس ہو رہا تھا " '

وہ اسکے گھر اور اسکے کمرے تک آ گیا تھا

... مطلب صاف تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

حرم کی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے " '

.. وہ چاہ کر بھی یہ بات ہاشم ماموں سے نہیں بتا سکی تھی

.. وہ انکو بتا کر اپنی وجہ سے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی " '

.. اور کوئی دوسرا تھا بھی نہیں جسکو وہ اپنی پریشانی بتاتی " '

.. ویسے بھی اس دن کے بعد سے وہ واپس نہیں آیا تھا اور یہ بات اسکو سکون دے رہی تھی

.. شاید وہ اس سے بدلہ نہ لے بس ایسے ہی اسکو ڈرا رہا ہو " '

.. یہ سوچ آتے ہی وہ کچھ مطمعین ہو گئی تھی

. اسی کشمکش میں نکاح کا دن بھی آ گیا تھا " '

وہ اس وقت دلہن بنی بیٹھی " "

.. آج وہ ولید خان کی ہونے جا رہی تھی مگر اس وقت اسکے دل میں کوئی ہلچل کوئی جذبات نہیں تھے

. بس دل میں اک عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی" "

.. اسکو بار بار گھبراہٹ سی ہو رہی تھی جیسے کچھ غلط ہونے والا ہو

مگر وہ اپنی ان سوچوں کو جھٹک کر دعا کرنے لگی تھی اپنے سکون اور اپنی شروع ہونے والی زندگی کے " "
... لئے

.. مگر وہ یہ بات نہیں جانتی تھی کہ یہ سکون تو اب اسکی زندگی سے ہمیشہ کے لئے ختم ہونے والا تھا" "

☆☆☆☆☆☆☆

❤❤❤

.. اسکی کار اس خوبصورتی سے سجائے گئے خان ولا کے سامنے آکر رکی تھی " "

.. وہ اپنی کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور ایک نفرت بھری نظر اس نے اس گھر پر ڈالی تھی " "

اسکی آنی کو برباد کر کے یہ لوگ اپنی خوشیاں منا رہے تھے " "
. اسکی آنی برباد کر کے خود اپنی زندگیوں میں خوش تھے

.. مطمعین تھے " "

Shaheenebooks.com

جتنی خوشیاں منانی تھی تم لوگ منا چکے ہو " '
.. جتنا خوش رہنا تھا تم لوگوں کو تم رہ چکے ہو

.. آج سے تم لوگ اسی درد سے گزرو گے جس درد سے میری ماں اتنے سالوں سے گزرتی آرہی ہے " '

... اسکے لہجے میں اس وقت ان لوگوں کے لئے صرف نفرت تھی بے پناہ نفرت " '

.. اپنی کار کا دروازہ زور سے بند کر کے وہ اندر گھر کی طرف بڑھا تھا " '

. صفدر اور ماریہ نے شادی کا انتظام لان میں کرایا ہوا تھا " '
.. اس وقت لان پورا مہمانوں سے بھرا ہوا تھا

یہاں شہر کے سبھی بڑے بڑے بزنس مین موجود تھے " '
.. آخر صفدر خان کر اکلوتے بیٹے کی شادی جو تھی

صفدر خان اور ماریہ اسٹیج پر دولہا بنے بیٹھے ولید کی پاس جا رہے تھے " '
.. یقینن نکاح ہونے والا تھا

.. اور یہ ہی وہ وقت تھا جسکے لئے آج وہ یہاں آیا تھا " '

... یہ شادی نہیں ہو سکتی " '
اس سے پہلے کہ مولوی صاحب نکاح پڑھانا شروع کرتے اس نے تیز آواز میں بول کر سب کو اپنی طرف
"متوجہ کیا تھا

اسکی آواز پر سب نے ایک ساتھ ہی اسکی طرف دیکھا تھا جو ہونٹون پر مسکراہٹ لئے سب کے چہروں " "
... کو دیکھ رہا تھا

یہ کیا کہہ رہے ہو تم " '
صفدر خان تیزی سے اسکے پاس آیا تھا
انکا لہجہ نرم تھا کیونکہ
.. وہ وجدان شاہ تھا شہر کے بڑے بزنس مین میں اسکا نام شمار ہوتا تھا

... اس لئے انکے لئے یہ بات حیران کرنے والی تھی آخر وہ ایسا کیوں بول رہا تھا " '

میں جو کہہ رہا ہوں آپ لوگ اچھے سے سمجھ چکے ہیں " '
.. یہ شادی نہیں ہو سکتی

.. اک بار پھر اس نے اپنا جملہ دوہرایا تھا " '

کیوں نہیں ہو سکتی یہ شادی " '
? اور تم یہ شادی روک کر ثابت کیا کرنا چاہتے ہو

. اس بار خاموش کھڑی ماریہ اپنی ساڑی سمبھالتی ہوئی اسٹیج سے اتر کر ان دونوں کے پاس آئی تھی " '

. انکے بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا آخر وجدان شاہ کو اس شادی سے کیا پرابلم ہو سکتی ہے "

جبکہ ہاشم اور ولید ابھی بھی وہیں کھڑے تھے " '

.. اور اس لان میں موجود لوگوں کے لئے موجودہ حالات کسی فلم کے سین سے کم نہیں لگ رہا تھا

.. یہ شادی زبردستی کی جا رہی ہے اس لئے میں یہ شادی روکنے آیا ہوں " '

وہ بہت اطمینان سے ان سبکی طرف دیکھ کر بولا تھا

کیا بکواس کر رہے تم " '

... حرم ہماری بیٹی کی ترح ہے اور یہ شادی اسکی مرضی سے ہو رہی ہے

.. تم ہوتے کون ھو یہ سب بکواس کرنے والے

اس بار صفدر خان اپنا غصّہ ضبط نہیں کر سکا تھا

. اتنے سارے لوگوں کے سامنے انکی عزت خراب ہو رہی تھی " '

. میں کون ہوتا ہوں " '

... چلیں یہ بھی میں آپ سب کو بتا دیتا ہوں کہ میں ہوتا کون ہوں

وہ اک قدم ان لوگوں کی طرف بڑھا تھا " '

.. اس وقت اسکی آنکھوں میں اک الگ ہی چمک تھی

جس لڑکی کو آپ اپنی بیٹی جیسا بولتے ہو " '

.. اور جسکی شادی آپ لوگ اپنے بیٹے سے زبردستی کروا رہے ہو

... میں اس لڑکی کا شوہر ہوں

... حرم میری بیوی ہے " '

.. اس مسکراتے ہوئے وہاں کھڑے سبھی لوگوں کے سر پر جیسے کوئی بم سا پھوڑا تھا " '

.. ہر کوئی اسکو حیرانی سے کھڑا دیکھ رہا تھا

.. بس بہت ہو گیا بند کرو اپنی یہ بکواس " '

بہت دیر برداشت کر لیا اب اک لفظ اور نہیں

... ورنہ تمہارے لئے بلکل اچھا نہیں ہو گا

ولید جو بہت دیر سے بیٹھا اسکی باتیں سن رہا تھا جب اسکی یہ سب برداشت سے باہر ہو گیا تو وہ غصّے سے " '

.. وجدان کی طرف بڑھا تھا

.. جبکہ اسکو غصّے میں دیکھ کر ہاشم بھی تیزی سے اسکے پیچھے گیں تھے " '

آرام سے مسٹر ولید خان " '

.. اتنا غصّہ تمہارے لئے بلکل ٹھیک نہیں ہے

جبکہ غصّہ تو مجھے ہونا چاہئے تھا "'

. آپ سب میری بیوی کی شادی جو کروا رہے تھے

وہ بہت ہی آرام سے اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ہوا بولا تھا " '

. جبکہ ہونٹوں پر اک دل جلانے والی مسکراہٹ تھی

. ہم کیسے مان لیں کہ تم جو کچھ بھی کہہ رہے ہو سچ ہے " "

? کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس

اس بار ہاشم خان بھی چپ نہیں رہ سکا تھا " "

.. کیونکہ بات حرم کی تھی اور وہ اپنی بھانجی پر خود سے بھی زیادہ یقین کرتا تھا

اس لئے اس نے ثبوت مانگا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ سامنے کھڑے شخص کے پاس اپنی بات کو سچ ثابت " "

.. کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہو گا

... دوسرا ان لوگوں کی پورے شہر میں بدنامی ہونے سے بھی بچ جائے گی " "

.. یہ ہاشم خان کی سوچ تھی مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ سامنے کھڑا شخص بھی وجدان شاہ ہے " ""

.. وہ یہاں پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا

.. ثبوت چاہئے نہ آپ لوگوں کو تو یہ رہے نکاح کے پیپر " "

.. اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو گا مسٹر ہاشم خان

.. وجدان نے اپنی کوٹ کی پاکٹ سے اک سفید کاغذ نکال کر اسکی طرف بڑھایا تھا " "

.. نکاح نامہ دیکھ کر ہاشم خان کچھ پل کے لئے تو خاموش ہی کھڑا رہ گیا تھا " "

.. یہ کاغذ نہیں تھا انکا بھروسہ ٹوٹا تھا

انکو یوں خاموش کھڑا دیکھ کر ولید نے وہ پیپر انکے ہاتھ سے لے کر دیکھ تو اسکا بھی حال ہاشم خان سے کم " '

.. نہ تھا

❤❤❤❤❤

پری پلز تھوڑا سا اور کھالو میری جان " '

.. دیکھو تم نے بس اتنا سا ہی کھایا ہے

... اگر تم کھانا اچھے سے نہیں کھاؤ گی تو پھر کیسے ٹھیک ہو گی

سادیہ بیگم کب سے بیٹھی اسکو کھانا کھلانے کی کوشش کر رہیں تھی " '

... مگر وہ بس ہمیشہ کی طرف بس اک جگہ نظریں جمائے بیٹھی تھی

. جبکہ اپنے ہاتھوں کو وہ آپس میں مثل رہی تھی "

انکی بہن سکو دنیا والے پاگل کہتے تھے مگر انکے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ زندہ تھی اور انکی آنکھوں کے " '
سامنے تھی

وہ انکی چھوٹی بہن تھی

.. سادیہ بیگم میں اسکی جان تھی

.. ایک وقت تھا جب وہ بھی یوں ہنستی بولتی ادھر ادھر پھرتی رہتی تھی ' "

.. مگر اب جیسے بلکل خاموش ہو کر رہ گئی تھی

. وجدان اور انہوں نے ہر جگہ اسکا علاج کرایا تھا مگر وہ خود ٹھیک نہیں ہونا چاہتی تھی '"

.. جیسے وہ تو زندہ ہی نہیں رہنا چاہتی ہو

.. میری پری کھالو نہ دیکھو تم اپنی آپی کی بات نہیں سنو گی '"

.. وہ پھر سے اسکو کھلانے کی کوشش کرنے لگی تھی "

.. مگر اس پر تو جیسے انکی باتوں کا کوئی اثر ہیں نہیں ھو رہا تھا

.. خالہ امی.... یہ دانی کہاں ہیں میں فون کر رہی ہوں مگر میری کال پک نہیں کر رہا ہے '"

.. سمن انکے روم میں داخل ہوتے ہی سادیہ بیگم کے پاس جا کر اپنی پریشانی بتا رہی تھی "'

وہ اس کمرے میں بہت ہی کم آتی تھی "'

.. ابھی بھی صرف اپنی پریشانی لیکر آئی تھی سادیہ کے پاس

تو بیٹا تم اسکے آفس فون کر کے معلوم کر لو شاید کوئی میٹنگ میں مصروف ہو گا اس لئے تمہارا فون نہیں "'

.. اٹھا رہا ہے

وہ اسکی پریشانی کم کرتی ہوئی بولی اور پاس بیٹھی اپنی بہن کی طرف دیکھا جو سمن کے روم میں آ جانے پر "'

.. اب اسکی طرف دیکھ رہی تھی

خالہ میں نے آفس بھی فون کر کے معلوم کیا تھا اسکے بارے میں مگر اسکی سیکٹری بول رہی ہے کہ دوپہر

.. کے بعد سے کمپنی نہیں گیا ہے

... آپ اک بار کال کر کے دیکھیں شاید آپکی کال پک کر لے " '

.. سمن انکی طرف فون بڑھا کر بولی تھی " '

.. بیٹا وہ کسی کام میں بیزی ہو گا تو بہتر ہے تم اسکو ڈسٹرب نہ کرو " '
... اور ویسے بھی پری کو کھانا کھلا رہیں ہوں تو میں ابھی اسکو کال نہیں کر سکتی ہوں

.. وہ چمچ پھر سے انکی منہ کی طرف کرتے ہوئے بولی تھی اور اس بار انہوں نے آرام سے کھا بھی لیا تھا " '

.. خالہ ان کو کھانا کھلانے سے زیادہ ضروری کام میرا ہے تو پلز آپ اک بار دانی کو کال کر دیں " '

... وہ ناگواری سے بولتی ہوئی اس نے پھر سے انکی طرف انکا موبائل بڑھایا تھا " '

.. سمن میں نے جب کہہ دیا ہے تو تمہارے اک بار میں بات سمجھ کیوں نہیں آتی ہے " '
.. اور دوسری بات وجدان اتنی بڑی کمپنی چلاتا ہے تو کہیں نہ کہیں بیزی ہو گا "'

.. تم فلحال اپنے کمرے میں جاؤ میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں " '
.. وہ اسکی بات سنکر سخت لہجے میں بولی تھی

سمن کی بہت سی باتوں پر انکو غصّہ تو بہت آتا تھا مگر وہ ہر بار ضبط کر کے رہ جاتی تھی آخر وہ انکی بھانجی " '
.. تھی

... مگر وہ جب بھی انکی پری کو کچھ کہتی تو وہ اسکو باتیں سنا دیتیں تھیں
.. جس پر سمن بس منہ بنا کر رہ جاتی تھی

... ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا انکے جواب سن کر وہ پیر پٹختی روم سے باہر نکل گئی تھی "

... اسکے اس طرح جانے پر وہ بس اک گہرا سانس بھر کر رہ گئیں تھیں " '

❤❤❤

وہ بہت دیر سے آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی ' "

.. آنے والے وقت کے لئے خود میں ہمت جما کر رہی تھی شاید

. اسکو ایسے بیٹھے بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اسکو اونچی آوازیں آنا شروع ہوئی تھی " '

. وہ اس وقت جس روم میں موجود تھی اس روم کی کھڑکی لان میں کھلتی تھی " '

..وہاں سے لان کا سارا منظر صاف دکھائی دیتا تھا " '

حرم کو یکدم سے کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا " '

. وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنا بھاری بھر کم لہنگا سمبھالتی ہوئی اس کھڑکی کی طرف بڑھی تھی

مگر لان میں اسکو کوئی ہلچل نظر نہیں آئی تھی " '

.. وہ ابھی کھڑی دیکھ ہی رہی تھی کہ اسکو پھر سے آوازیں آنا شروع ہوئی تھی """ '

.. اسکو یہ سمجھنے میں اب دیر نہیں لگی تھی کہ یہ آواز اسکے برابر والے روم سے آ رہیں تھی

.. حرم کو یکدم سے کچھ بہت ہی غلط ہونے کا احساس ہوا تھا " '

.. وہ تیزی سے روم سے نکلی تھی " '

... برابر والے روم کا دروازہ کھلا تھا جہاں اسکو سب کھڑے دکھائی دیۓ تھے " '

.. مگر کوئی اور بھی وہاں موجود تھا جسکی شکل حرم دیکھ نہیں سکی تھی " '

. وہ جیسے ہی وہ اس روم میں آئی تو یکدم سے سبکی نگاہیں اسکی طرف اٹھی تھی " '

مزید بات بڑھتا دیکھ کر ہاشم ان سب کو اندر لے آیا تھا

... کیونکہ بات اب سب لوگوں کے سامنے کرنے کی نہیں رہ گئ تھی

اس وقت اسکا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا " '

.. وہ اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سمبھالتی آگے بڑھی تھی

.. کیا ہوا آپ سب لوگ خاموش کیوں ہو گئے " '

... حرم جو انکی طرف بڑھ رہی تھی اس آواز پر اسکے قدم رکے تھے

... یہ آواز..... یہ آواز تو وہ کبھی بھول بھی نہیں سکتی تھی" '

سبکی نظریں دروازے پر دیکھ کر اس نے بھی گردن موڑ کر دیکھا تو حرم کو وہاں کھڑا دیکھ کر اسکی ' "

... مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

. جبکہ حرم اسکو دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی تھی '

? تو کیا جسکا اسکو ڈر تھا وہ ہو گیا ہے

وہ شخص اس سے بدلہ لینے آ گیا ہی؟

? تو اب کیا چاہتے ہو تم " ""

. یہ آواز ہاشم خان کی تھی

... رخصتی """ '

اپنی بیوی حرم کی رخصتی چاہتا ہوں میں

اب تو میری بیوی بھی یہاں آ چکی ہے

.. تو میں اب اس کام میں دیر نہیں چاہتا ہوں

... اسکی بات پر حرم کو لگا کہ اب وہ اک بھی قدم مزید نہیں چل سکے گی :"" '

.. یہ کیا بول رہا تھا وہ شخص

... بیوی

... رخصتی

نہیں جھوٹ ہے یہ سب " '

.. میں اس شخص کو نہیں جانتی ہوں

... میں تمہاری کچھ نہیں لگتی ہوں

.. ساری بات سمجھ آتے ہی حرم جیسے ہوش میں آئی تھی

حرم کی بات پر ہاشم خان سوچ میں پڑ گیے تھے انکو اپنی بیٹی پر بھی پورا بھروسہ تھا " '
مگر اس نکاح نامہ کو بھی وہ جھٹلا نہیں سکتے تھے

... حرم اب تمھیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں تمھارے ساتھ :" '
.. وجدان کو اس وقت کتنا سکون مل رہا تھا ان لوگوں کے چہرے دیکھ کر یہ بس وہ ہی جانتا تھا

.. مامی یہ جھوٹ بول رہے ہیں میرا یقین کریں " '
.. حرم کی بات پر ماریہ اور صفدر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا
.. وہ کسی بھی صورت میں حرم کو اپنے ہاتھ سے نکلنے نہیں دے سکتے تھے

.. چلو یار پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے اب ہمیں چلنا چاہیۓ " '
.. وہ ڈری ہوئی حرم کی طرف بڑھا تھا

نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ ' "
... پلز میرا یقین کریں یہ جھوٹ ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے
وہ اک بار پھر سب کی طرف دیکھ کر بولی تھی
مگر وہ لوگ اس وقت مجبور تھے وہ زبردستی حرم کو یہاں بھی نہیں روک سکتے تھے کیونکہ وجدان اسکا شوہر تھا ..

...اس نے پیپر ہی ایسے بنائے تھے کہ کوئی بھی انکو نقلی کاغذ نہیں کہہ سکتا تھا ' "

اگر تمھیں اپنا تماشہ نہیں بنوانا ہے تو چپ چاپ چلو ورنہ میں زبردستی بھی لے جاسکتا ہوں ' "

وجدان نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے اتنی ہی سختی سے اسکا بازو اپنی پکڑ میں لیا اور زبردستی اسکو اپنے ساتھ لئے روم سے باہر نکلا تھا ..

جبکہ وہ چاروں چاہ کر بھی اسکو روک نہیں سکے تھے ' " ..

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اسکا ہاتھ سختی سے پکڑے ہوئے اپنی کار کی طرف بڑھ رہا تھا " '

جبکہ حرم اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی بہت کوشش کر رہی تھی ..

مگر وجدان کی گرفت اسکے ہاتھ پر کافی مضبوط تھی " ' ..

وہ اسکو کھینچتا ہوا اپنی کار کے پاس لایا اور اسکو فرنٹ سیٹ پر ڈال کر خود تیزی سے اپنی جگہ آکر بیٹا تھا """ ' .

پلیز مجھے جانے دو ایسا کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ " ' ..

اسکو کار سٹارٹ کرتے دیکھ حرم روتے ہوئے اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی ' ..

مگر اس نے تو جیسے اسکی کوئی بات سنی ہی نہیں تھی " ' ..

Shaheenebooks.com

. وہ سامنے دیکھتا تیزی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا" '

.. کار کی تیز رفتار کے ساتھ ساتھ حرم کا دل بھی اتنی ہی تیزی سے دھڑک رہا تھا

حرم کے آنسوں اسکا چہرہ بھگو رہے تھے " '

.. روتے ہوئے وہ وہاں سے فرار ہونے کی راہ تلاش کر رہی تھی

جو ہی اسکی کار ویران سڑک پر آئی حرم نے چلتی گاڑی سے چھلانگ لگانے کے خیال سے گاڑی کا دروازہ " '

.. کھولنا چاہا

.. مگر وجدان کی چیل والی نگاہوں نے اسکے ارادے کو بھانپ لیا تھا """

..اس نے فوراً ہی اسکا ہاتھ پکڑ کر دروازہ لاک کیا تھا

.. مرنا چاہتی ہو کیا" '

.. وہ تیز لہجے میں بولا

ہاں میں مرنا چاہتی ہوں ' '

. حرم روتے ہوئے اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی

اتنی بھی کیا جلدی ہے میں تمھیں مرنے کا موقع اور بہانہ ضرور دوں گا بس کچھ دن میرے ساتھ رہ لو " '

.. اس نے حرم کی طرف ایک آنکھ دبائی تھی '

.. میں تمہارے ساتھ ایک دن بھی نہیں رہنا چاہتی ہوں وہ اس بار غصّے سے بولی تھی " '

چلو ایک دن نہ سہی ایک رات تو رہ سکتی ہو نہ " '

وجدان نے مسکراتے ہوئے جس لہجے میں کہا تھا اور اسکو دیکھا تھا

.. حرم اسکے دیکھنے پر اندر تک جل کر رہ گئی تھی

.. آدھے گھنٹے بعد اسکی گاڑی ایک بہت ہی خوبصورت سے بنگلے کے آگے آکر رکی تھی " '

.. وہ جلدی سے کار سے نکلا اور اسکی طرف آکر حرم کو زبردستی کار سے نکالا تھا " '

.. یہ گھر اس نے ابھی چند دن پہلے ہی خریدا تھا جو شہر کے بہت ہی سنسان علاقے میں تھا " '

.. چھوڑو مجھے پلز مجھے میرے ماموں جان کے پاس جانے دو " '

میں تم سے اپنے اس تھپڑ کی معافی مانگتی ہوں

.. وہ حرم کو زبردستی اپنے ساتھ اندر کی طرف لے جا رہا تھا جب وہ اس سے التجا کرتی ہوئی بولی تھی """"

. اسکو اس وقت اس شخص سے خوف محسوس ہو رہا تھا " '

چلی جانا اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے میں وہ مقصد تو پورا کر لوں جس لئے میں تمھیں یہاں لیکر آیا ہوں " '

..

... وہ حرم کو زبردستی کھینچتا ہوا ایک روم کے اندر لایا تھا """"

اس نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ لاک کیا تو حرم کے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی " '

حرم حیرت سے آنکھیں کھولے اس شخص کی طرف دیکھنے لگی تھی "'

.. اسکو یقین نہیں آرہا تھا کہ اتنے خوبصورت چہرے والا مرد اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا ہے

.. یہ.. یہ... دروازہ کیوں بند کیا "'

. وہ اٹک اٹک کر اس سے پوچھ رہی تھی

.. ابھی پتہ چل جائے گا "'

.. اس نے حرم کا بازو پکڑ کر اسکو اپنی قریب کیا تھا

دیکھو تم بہت غلط کر رہے پلز چھوڑ دو مجھے "'

.. یہ بات تو تم بھی اچھے سے جانتے ہو کہ ہمارا نکاح نہیں ہوا ہے

.. پلز مت کرو میرے ساتھ ایسا

. حرم کو اب اپنی ٹانگو پر کھڑے رہنا مشکل لگ رہا تھا

میں غلط کر رہا ہوں "'

اور تمہارے ماما نے جو میری آنی کے ساتھ کیا وہ غلط نہیں تھا

.. انکی زندگی برباد کر دی

انکو کہیں کا نہ چھوڑا

... کیا وہ غلط نہیں تھا

لیکن اب تمہارے ماما کی سزا تمھیں ملے گی "'

.. اسکو بھی اب پتہ چلے گا کہ کسی کی زندگی برباد کرنے سے کیا ہوتا ہے

اللہ نے اسکو بیٹی نہ دی تو کیا ہوا تم تو

.. اب تمہارا درد اسکو محسوس ہو گا تو تقلیف ہو گا اسکو بھی

.. وہ زہر خند لہجے میں بولتا اسکو اپنی قید میں لے چکا تھا "'

نہیں پلیز ایسا مت کرو "'

یقینن تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے

. میرے ماموں ایسے نہیں ہے

.. حرم اسکی پکڑ میں بری طرح مچل رہی تھی

اب تک وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ یہ سب اس تھپڑ کی وجہ سے کر رہا ہے "'

... مگر اسکے منہ سے اپنے ماما کا ذکر سن کر اسکو حیرانی ہوئی تھی

.. مگر اس وقت اسکے لئے سب سے ضروری اپنی عزت کی حفاظت تھی

جو یہ شخص اسکو بے مول کرنا چاہتا تھا۔

کوئی غلطفہمی نہیں ہوئی ہے مجھے "'

.. اور تم بس تیار ہو جاؤ سزا کے لئے

.. وہ اسکے بالوں کو سختی سے پکڑ تا ہوا بولا تھا

اسکے ایسا کرنے سے حرم کی چیخ نکل گئی تھی

وہ نازک سی لڑکی کہاں اتنے درد برداشت کر سکتی تھی اوپر سے اسکی باتیں حرم ی سب مزید برداشت نہیں کر سکی تھی اور لہرا کر اسکی باہوں میں گری تھی ...

اسکے اس طرح سے بے ہوش ہونے پر وجدان یکدم سے سٹپٹایا تھا ... " "

اے ... اٹھو تمہارے یہ ناٹک میرے سامنے نہیں چلیں گے .. " "

وہ اسکے گال پر ہاتھ مارتا ہوا بولا تھا اسکو لگ رہا تھا کہ وہ ناٹک کر رہی ہے مگر وہ سچ میں بے ہوش ہو چکی تھی . " "

وجدان اک گہرا سانس بھرتا ہوا اسکو اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا تھا .. " "

اسکا ارادہ تھا کہ وہ اپنا بدلہ پورا کر کے واپس سے اسکو اسکے پہنچا دیتا اور ساتھ میں نقلی نکاح نامہ بھی .. " "" پھر ان لوگوں کو پتہ چلتا کہ کسی کی زندگی خراب کرنا کیا ہوتا ہے مگر اسکو بے ہوش ہونے پر وہ اپنا غصّے ضبط کر کے رہ گیا تھا ..

❤❤❤

یہ سب کیا ہو گیا ہے صفدر ... " "

وہ لڑکی اور اسکی ساری پراپرٹی ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہے ...

ماریہ کو اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنا سب کچھ ہو گیا انکے پیٹھ پیچھے اور انکو خبر تک نہیں ہوئی تھی ... " "

.. انکو تو حرم بہت معصوم لگتی تھی بھلے وہ اسکو نپسند کرتی ہو " '
.. مگر وہ ایسا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ حرم ایسا کرے گی

.. نہیں مام میں اسکو اتنی آسانی سے جانے نہیں دوں گا " '
.... وہ کیا سمجھتی ہے کہ وہ یہ سب کر کے اپنی زندگی میں خوش رہ لے گی تو یہ اسکی بہت بڑی بھول ہے

... میں اسکو ایسا سبق سکھاؤں گا کہ زندگی بھر یاد رکھے گی " ""
.. تب اسکو پتہ چلے گا

ولید غصّے میں ادھر سے ادھر ٹہلتا ہوا بول رہا تھا " '
اتنا سب کچھ ہوا تھا آج
.. اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ حرم کو ختم ہی کر دیتا

.. آج اسکی کتنی بے عزتی ہوئی تھی اس حرم کی وجہ سے " '
مام دیکھا آپنے کتنی شریف بنی پھرتی تھی اور چوری چھپے نکاح بھی کر لیا اور ہم لوگوں کو خبر بھی نہیں " '
..ہونے دی

.. اسکا لہجہ اس وقت سخت تھا ' "

یہ ہی سوچنے والی بات ہے ' "

Shaheenebooks.com

. اور تم دونوں کب سے کھڑے فالتو کی بات کر رہے ہو

.. تم خود ہی سوچو جس لڑکی کو یہاں واپس آئے صرف چند ہی دن ہوئے ہیں

. وہ لڑکی اتنا بڑا قدم تو یوں اچانک نہیں اٹھا سکتی ہے

.. جبکہ وہ اپنی پراپرٹی اور ہمارے مقصد کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہے " '

? تو یکدم سے اسکے نکاح کی بات ہونا کچھ عجیب نہیں لگا تم لوگوں کو " '

کب سے خاموش بیٹھا صفدر خان پر سوچ انداز میں " '

. بولا تھا

.. اسکی بات پر ماریہ اور ولید نے یکدم سے اسکی طرف دیکھا تھا

.. یہ بات تو ان لوگوں نے سوچی ہی نہیں تھی ان لوگوں کو بس اپنے نقصان کی فکر ہو رہی تھی " '

آج وجدان شاہ کا نکاح والے دن یہاں آنا اور یہ بتانا کہ وہ حرم کا شوہر ہے جبکہ حرم بار بار اس بات سے " '

.. انکار کر رہی تھی

.. اس بات سے تو صرف مجھے کسی گڑبڑ کا احساس ہو رہا ہے "'

. صفدر خان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا

. اسکو شق تو ہوا تھا مگر نکاح کے پیپر دیکھ کر اسکو خاموش رہنا پڑا تھا " '

تو آپکے کہنے کا کیا مطلب ہے وہ جھوٹ بول کر حرم کو یہاں سے لیکر گیا ہے " '

.. اگر ایسا ہے تو کیا مقصد ہے اسکا

.. وہ ایسا کیوں کر رہا ہے

.. ماریہ کو بھی اب کچھ کچھ سمجھ آ رہا تھا

نکاح کا تو مجھے معلوم نہیں لیکن اس بات کا پورا یقین ہیں کہ اسکا ان سب کے پیچھے کوئی مقصد ضرور ہے ' "

..

.. صفدر ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولا تھا

? تو اب ہم کیا کریں گے " '

.. ماریہ کو پھر سے حرم سے ملنے والی جائیداد کی فکر ہوئی تھی '

. وہ تو ہم حاصل کر لینگے بس ذرا اس وجدان شاہ کے بارے میں معلوم ہو جائے آخر وہ چاہتا کیا ہے " '

. اسکی بات پر ماریہ اور ولید خاموشی سے اسکی طرف دیکھ کر رہ گیے تھے " '

♥♥♥

. وہ کب سے بس اک ہی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے کسی گہری سوچ میں گم تھے " '

اس وقت انکی سوچوں میں کوئی اور نہیں حرم تھی " '

.. بار بار انکی آنکھوں کے سامنے اسکا روتا ہوا چہرہ آ رہا تھا

کل سے اب تک کتنا کچھ ہو گیا تھا .

کبھی کبھی تو انکا دل اس بات کو ماننے کے لئے بلکل راضی ہو رہا تھا کہ حرم جو کہہ رہی تھی بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی ..

وہ نہیں جانتی ہو اسکو ..

مگر نکاح کے پیپر دیکھ کر انکو خاموش رہنا پڑا تھا

انکو اب لگ رہا تھا کہ شاید حرم ان لوگوں کر ڈر کی وجہ سے اس رشتے سے انکار کر رہی ہو ..

جو بھی تھا انکا دل کل سے اب تک حرم کے لئے بہت پریشان ہو رہا تھا . " "

انکو اپنی حرم پر پورا یقین بھی تھا کہ انکی حرم ایسا نہیں کرے گی " "

مگر نکاح کے پیپر دیکھ کر وہ بے بس ہو گئے تھے .

ورنہ وہ کبھی بھی حرم کو یوں اس طرح سے کسی کے ساتھ جانے نہیں دیتے .. " "

وہ نہ جانے کب تک یوں ہی بیٹھے رہتے جب انکے پاس پڑا موبائل بجنا شروع ہوا تھا " "

موبائل کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلے تھے ..

انجان نمبر دیکھ کر انہوں نے فون کٹ کر کے واپس رکھ دیا تھا " "

کیونکہ وہ اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتے تھے ..

.. ہاشم صاحب نے ابھی فون رکھا ہی تھا کہ وہ دوبارہ پھر سے بجنا شروع ہوا تھا " '

... اسکو مزید بجنے سے روکنے کے لئے نا چاہتے ہوئے انہوں نے کال پک کی تھی

... کیا بات ہے صفدر صاحب بیٹی کی شادی کا غم زیادہ ہی ہو گیا ہے " '

کال پک کرنے کے بعد سامنے والا یکدم سے بولا تھا

کون بول رہا ہے " '

... انجان نمبر کی وجہ سے ہاشم صاحب پہچان نہیں سکیں تھے

.... کتنی غلط بات ہے آپ اپنے داماد کی آواز نہیں پہچانتے " '

.. اسکا انداز مذاق اڑانے والا تھا

..... تم " '

میری بیٹی کہاں ہے

... میری بات کرواؤ اس سے

.. اسکی بات پر ہاشم صاحب یکدم سے سیدھا ہو کر بیٹھے تھے " '

کس سے بات کرنی ہیں " '

یہ تم کس بیٹی کی بات کر رہے ہو

.. ہاشم خان....وہ انجان بنتا ہوا بولا تھا

.. اسکی بات پر ہاشم خان کو یکدم سے کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا تھا " '

.. میں حرم کی بات کر رہا ہوں جس کو تم اپنی بیوی بتا کر یہاں سے لے گئے تھے " '
.. ہاشم خان اپنا غصّہ ضبط کرتا ہوا بولا تھا

اسکی بات پر وجدان ہنسا تھا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا تھا " '
.. تمہاری کوئی بیٹی بھی ہے میرا مطلب بھانجی یہ اب تم بھول جاؤ ہاشم خان
... کیونکہ اب سے تم اسکی شکل دیکھنے کے لئے ہر لمحہ تڑپو گے

.. اور وہ تمہارے گناہ کی سزا بھگتے گی ساری زندگی " '
... وجدان کے لہجے میں نفرت تھی

کیا بکواس کر رہے ہو تم " '
? کیسا گناہ
? کون ہو تم اور چاہتے کیا ہو

وہ اک جھٹکے میں اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے " '
... انکی حرم کے لئے پریشانی مزید بڑھی تھی

گناہ کر کے بول رہے ہو کیسا گناہ " '
خیر تم یہ سب بھول سکتے ہو مگر بے فکر رہو
میں تمھیں پل پل یاد دلاتا رہوں گا تمہارے گناہ کا

جسکی سزا تمھیں تو میں دے نہیں سکا لیکن تمہاری بیٹی کو ضرور ملے گی " '

... اور یہی سزا ہے تمہاری

... وہ اک اک لفظ چبا چبا کر بول رہا تھا " '

... کون ہو تم آخر بتاتے کیوں نہیں ہو اور کس گناہ کی بات کر رہے ہو " '

.. ہاشم کے سامنے اپنی معصوم سی حرم کا چہرہ آیا تھا

.. پریشے تو یاد ہو گی تمھیں..ہاشم خان " '

اسکا لہجہ سخت تھا

... جبکہ سامنے والے کے منہ سے پریشے کا نام سن کر ہاشم خان اپنی جگہ کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا

اتنے سالوں بعد یہ نام سنا تھا " '

... اچانک ہی آنکھوں کے سامنے کسی کا خوبصورت سا چہرہ آیا تھا

... پریشے کے ساتھ تم نے جو کیا ہیں نہ اس گناہ کی سزا ملے گی تمھیں " '

.. نہیں حرم کو کچھ مت کرنا تم وہ بلکل بے قصور ہے " '

.. ہاشم صاحب جلدی سے بولے تھے مگر فون تو پہلے ہی کٹ چکا تھا

.. انہوں نے پھر سے فون کرنا چاہا مگر نمبر بند جا رہا تھا

اتنے سالوں بعد انکا ماضی پھر سے انکے سامنے آیا تھا " '

اور وہ کس گناہ کی بات کر رہا تھا

.. دھوکہ تو انکے ساتھ ہوا تھا

?. اور وہ پریشے کا کون تھا

.. وہ بار بار اپنی پیشانی مسلتے ہوئے پریشانی میں ادھر سے ادھر ٹہل رہے تھے

.. مگر سب کچھ انکی سمجھ سے باہر تھا "'

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

SHAHEEN EBOOKS

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک
بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی
تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفیکیٹ
دیا جائے گا۔اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو
بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔ پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
وا ٹس ایپ : 923135408491
ای میل : shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com
Imagitor

❤❤❤

. اسکی آنکھ کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی سے کھلی تھی " '

.. جو سیدھا اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی

اسکے پہلے تو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا

. مگر انجان کمرہ دیکھ کر وہ ایک جھٹکے میں اٹھ بیٹھی تھی

.. کل کا پورا منظر اک اک کرکے اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا " '

.. اسکی آنکھ سے آنسوں پھر سے بہنا شروع ہو چکے تھے

کچھ آنسوں بچا کر رکھو آگے بھی انکی بہت ضرورت پڑنے والی ہے " '

.. وہ کمرہ میں داخل ہوا تو اسکو آنسوں بہاتا دیکھ کر سخت لہجے میں بولا تھا " '

.. مگر حرم پر نظر پڑتے ہی جیسے اسکی نظروں نے پلٹنے سے انکار ہی کر دیا تھا " '

وہ کل سے اسکی دلہن کے لباس میں ملبوث تھی زیادہ رونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھی بال " '

.. بکھر کر چہرے پر آرہے تھے

.. وہ اپنے نام کی ہی طرح خوبصورت تھی " '

. اس بات کا اعتراف اس نے جب حرم کو پہلی بار دیکھ کر اپنے دل میں کیا تھا " '

"نہیں وجدان تم اسکی تعریف کرنے کے لئے نہیں لائے تھے تمہارا تو کچھ اور مقصد تھا ''
.. ہاشم خان سے بدلہ لینا ہے تمھیں

اس نے یکدم سے نفرت سے سوچا تھا " '
.اور تیزی سے بیڈ کی طرف اپنے قدم بڑھائے تھے

میرے قریب مت آؤ پلز " '
... دور رہو مجھسے
.. حرم اسکو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر جلدی سے بیڈ سے اٹھی تھی

.. اسکو اس وقت اپنے سامنے موجود شخص کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے " '

.. تمہارے ماما کو بھی تو پتہ چلنا چاہیے نہ کہ کسی کی بہن کے ساتھ برا کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے " '

. وہ غصّے سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا

نہیں پلیز ایسا مت کرو " '
... ماموں جان نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے تمھیں ضرور کوئی غلطفہمی ہوئی ہو گی

وہ کسی کے ساتھ کبھی غلط کر ہی نہیں سکتے ہیں

.. حرم کے لہجے میں اپنے ماما کے لئے یقین تھا

مجھے کوئی غلطفہمی نہیں ہوئی ہے ""

.. ہاں تم ضرور کسی غلط فہمی میں رہ رہی ہو کہ تمہارے ماموں کسی کے ساتھ غلط نہیں کر سکتے ہیں

.. جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ کسی معصوم کے ساتھ ظلم کر چکے ہیں ""

اور میں تمھیں یہاں اسی ظلم کی سزا دینے کے لئے لایا ہوں ""

.. اب اسے پتہ چلے گا کہ کسی کی عزت کے سے کھیلنا کیا ہوتا ہے

جب وہ خود پورے شہر میں بدنام ہو گا تب اسے یاد آئے گا کہ اس نے بھی کسی کے ساتھ ایسا ہی ""

.. سلوک کیا تھا

.. وہ سپاٹ لہجے میں بولا اور ایک جھٹکے میں اسکا بازو پکڑ کر اسکو اپنی طرف کھنچا تھا ""

.. اسکی آنکھوں میں نفرت اور غصّہ دیکھ کر حرم سہم گئی تھی ""

.. اپنی عزت کی حفاظت کے لیے وہ دل ہی دل میں دعایں مانگنے لگی تھی

پلیز تم میری جان لے لو مجھے مار دو ""

. میں تمھیں اپنا خون معاف کرتی ہوں

پر پلیز یوں میری آن میری آبرو کا خون مت کرو

... میری عزت کا قتل مت کرو

.. حرم اسکے سامنے اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اس سے گزارش کر رہی تھی "'

.. جانے اسکے الفاظ میں کیا درد تھا کہ وجدان کچھ لمحے کھڑا اسکو روتا دیکھتا رہا تھا

پھر یکدم سے اسکو چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا '

.. حرم حیران پریشان سی کھڑی اسکو باہر جاتا دیکھتی رہی تھی

... تھوڑی دیر جب وہ واپس آیا تو مولوی صاحب اور گواہ اسکے ساتھ موجود تھے "'

.. ذرا سی دیر میں وہ حرم سے حرم وجدان شاہ بن گئی تھی

اس بار اس نے سچ میں اس سے نکاح کر لیا تھا

... اور وہ یہ نکاح کرنے کے لئے مجبور تھی

.. لیکن کہیں نہ کہیں دل میں یہ اطمینان بھی ہو گیا تھا کہ اسکی عزت اب محفوظ تھی "'

... تھوڑی دیر بعد جب وہ لوٹا تو اسکو دیکھ کر حرم خوفزدہ ہو کر دل بڑے زور سے دھڑکا تھا "'

.. وجدان کچھ دیر تو ماتھے پر بل ڈالے اسکو دیکھتا رہا پھر الٹے قدم واپس کمرے سے نکل گیا تھا "'

اسکے جانے پر حرم شکر ادا کرنے لگی تھی کیونکہ فلحال وہ اور کوئی اذیت برداشت کرنے کی ہمت نہیں "'
... رکھتی تھی

❤❤❤

.. وہ جلدی سے اپنی ساری ضروری بک بیگ میں ڈالتی یونی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی "'

'' آج پھر سے اسکی دیر سے آنکھ کھلی تھی جس وجہ سے وہ آج یونی کے لئے لیٹ ہو چکی تھی '
.. اب جلدی جلدی سے ہاتھ چلا رہی تھی

'': ابھی وہ اپنی تیاری مکمل کر ہی رہی تھی کہ اسکے بیڈ پر پڑا فون یکدم سے بجا تھا '.

'' پریشے کی چلتے ہاتھ یکدم سے رکے تھے وہ بنا دیکھے بھی جان سکتی تھی اسکو فون کرنے والا کون ہیں '..

'' سکرین پر سادیہ آپی کا نام دیکھ کر اسکے ہونٹوں نے ایک خوبصورت مسکراہٹ کو چھوا تھا '..

'' اسلام علیکم آپی کیسی ہیں آپ '?
.. اس نے کال پک کرتے ہی سب سے پہلے انکی خیریت معلوم کی تھی

'' وعلیکم اسلام میری جان '..
.. میں ٹھیک ہن تم بتاؤ کسی ہو
. انکے لہجے میں اپنی بہن کے لئے محبت تھی

'' میں بھی ٹھیک ہوں آپی بس یونی جانے کی تیاری کر رہی ہوں آج تھوڑا لیٹ ہو گئی ہوں میں ''.
. وہ بیڈ پر بیٹھتی ہوئی بولی تھی

.. لیٹ تو وہ ہو ہی چکی تھی اس لئے آج اس نے اب یونی جانے کے ارادہ بدل لی تھا

.. ی تو تمہاری شروع سے عادت ہے ھر کام تمہارے ایسے ہیں " '

خیر یہ چھوڑو مجھے پہلے یہ بتاؤ کہ تم کب آ رہی ہو مجھسے ملنے

.. جانتی ھو دانی بھی تمھیں کتنا یاد کر رہا ہے

.. وہ اپنے پانچ سالہ بیٹے کا ذکر کرتی ہوئی بولی تھی "

سب اپنی بہن کی محبت کی وجہ سے انہونے اسکو دوسرے شہر پڑھنے کی اجازت دی تھی ورنہ وہ کبھی اسکو خد

.. سے ڈور جانے نہیں دیتی

.. آپی بس تین مہینوں کی بات ہے اسکے بعد تو میں ہمیشہ کے لئے آپکے پاس آ جاؤں گی "

... پھر آپکو میرے لئے وہاں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہو گی

... وہ اپنی بہن کے احساسات کو بہت اچھے سے سمجھتی تھی "

. آپی مجھے آپسے ایک بہت ضروری بات کرنی ہیں " '

اس بار وہ تھوڑا رک کر بولی تھی

.. بات ہی کچھ ایسی تھی جو وہ اپنی بہن کے سامنے کرنے سے تھوڑا جھیجھک رہی تھی

ہاں بولو اس میں اتنے سوچ کر کیا بول رہی ہو تمہاری بہن ہوں میں تم مجھ سے کھل کر کچھ بھی بات کر " '

.. سکتی ہو

.. اسکی جھیجھک کو وہ نوٹ کرتے ہوئے بولی

آپی یہاں یونی میں میرا بہت اچھا دوست ہیں اور ہم دونوں یونی کے پہلے دن سے ایک دوسرے کو " ""
.. جانتے ہیں.. اور وہ

پریشے چاہتی تھی کہ جانے سے پہلے وہ اپنی آپی کو سب بتا دیگی تاقی آگے چل کر اسکی بہن کو کوئی دکھ نہ ہو
.. کہ اسکی بہن ن اتنی بڑی بات ان سے اج تک چھپا کر رکھی ہوئی تھی

پریشے شاید تم بھول گئی ہو جب تم نے مجھ سے یہاں پڑھنے کی اجازت مانگی تھی تو میں نے سب سے " "
.. پہلے تم سے اس بات کا وعدہ لیا تھا کہ تم اس راہ پر کبھی نہیں چلو گی

اور نہ ہی مجھے یہ سب پسند ہے تو بہتر ہے کہ تم جب یہاں واپس آؤ تو اپنے دماغ سے ی سب باتیں نکال " '
... کر آنا
.. سادیہ اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی غصّے میں بول اٹھی تھی

پر آپی میری بات تو سنے وہ ایسا بلکل نہیں ہے " '
پریشے اسکی حمایت میں بولی تھی
.. کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اسکی بہن کی یہ باتیں پسند نہ کرنے کی کیا وجہ تھی

.. وہ چاہے کیسا بھی ہو بس میں نے جو بولا ہے وہ یاد رکھنا " '
.. اتنا کہہ کر انہونے فون رکھ دیا تھا

.. پریشے بس فون کو دیکھتی رہ گئی تھی ' "

اسکی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنی بہن کو کس طرح سے سمجھایں گی۔

... ویسے بھی وں دونوں کا ایک دوسرے کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا

.. ماں باپ کے انتقال کے بعد سادیہ نے ہی اپنی چھوٹی بہن کی پرورش کی تھی " '

.. سادیہ کو لو میرج سے پسند نہیں تھی وجہ وہ خود اس میں بہت بڑا دھوکہ کھا چکی تھی

.. انکی شادی کے کچھ مہینوں بعد ہی انکا شوہر انکو چھوڑ کر کسی اور کیے پاس چلا گیا تھا

. انکو پیار میں دھوکہ ملا تھا بس جب سے وہ ان سب چیزوں کے خلاف تھی

.. اس لئے وہ اپنی بہن کے ساتھ بھی ایسا کچھ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی

... مگر اب پریشے کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اب آگے کیا کرے گی

.. وہ نہ جانے کب سے بس ادھر سے ادھر ٹہل رہے تھے ' "

انکی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ وجدان شاہ کے بارے میں کیسے معلوم کریں کہ اسکا پریشے کے ساتھ کیا رشتہ

.. ہے

دو دیں پہلے جب اسکا فون ایا تھا انکے پاس اور وجدان کے منہ سے پریشے کا نام سوں کر وہ جیسے شاک " '

.. ہی رح گئے تھے

اسکے بعد انہونے وجدان کی بارے میں معلومات حاصل کروانی چاہی تھی مگر اب تک انکو کچھ خاص " '
معلوم نہیں ہوا تھا اسکے بارے میں ..

انکو رہ کر اپنی حرم کی بھی فکر ہو رہی تھی نا جانے وہ کس حال میں ہو گی " ""
پتہ نہیں ووہ کیا سلوک کر رہا ہو گا انکی حرم کے ساتھ ..

انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ حرم کو اسکے پاس سے لیں آئں مگر وہ اس وقت بہت بے بس تھے " ""
چاہنے کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے ..

کیا ہوا ہے بھائی آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں " ' ..
صفدر جو بہت دیر سے انکو لاؤنج میں ٹہلت ھوا دیکھ رھا تھا
انکے قریب آکر پوچھ بیٹھا تھا ..

صفدر کی آواز پر وہ چونکے تھے " '
اور انکی ٹرف دیکھنے لگے تھے .
ہاں انہونے اپنے بھائی سے ابھی تک وجدان کی فون کے بارے میں کوچ نہیں بتایا ہے ..

انکو صفدر سے بھی اس بارے میں بہت کرنی چاہیۓ شاید ووہ پتہ لگوا سکے کہ وجدان اور پریشے کا کیا رشتہ " '
ہے ..

صفدر وہ وجدان شاہ ہماری حرم کو اپنے بدلے کے لئے لیکر گیا ہے اور اسکا حرم سے نکاح کرنے کا بھی یہ " '
ہی مقصد تھا ...

.. وہ جلدی سے انکی طرف دیکھ کر بولے تھے جبکہ انکی بات صفدر خان کو سمجھ نہیں آئی تھی " '

بھائی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کیسا مقصد کیسا بدلہ " '

.. صفدر خان مزید ان سے جاننا چاہتا تھا

. جب وہ حرم کو یہاں سے لیکر گیا تھا اسکے اگلے دن وجدان شاہ نے مجھے فون کیا تھا " '

وہ کہہ رہا تھا کہ وہ پریشے کا بدلہ لینے آیا ہے

.. وہ ہماری حرم کو تقلیف دیگا صفدر اسکو لے آؤ واپس کچھ کرو صفدر

.. آخر وہ پریشے کیوں واپس آئی ہے آخر کیا چاہتی ہے وہ مجھ سے " '

ہاشم خان پریشانی سے بول رہا تھا

... جبکہ ہاشم خان کے منہ سے پریشے کا نام سن کر صفدر کچھ پل کے لئے تو ہاشم خان سکو دیکھتا ہی رہ گیا تھا

اب اسکی سب سمجھ اگیا تھا " '

.. شق تو اسکو پہلے ہی تھا وجدان شاہ پر اب ہاشم خان سے ساری بات سوں کر اسکا شق یقین میں بدل گیا تھا

.. مگر اک بات سمجھ نہیں آئی آخر اتنے سالوں کے بعد یہ پریشے واپس کیوں آئی ہے " '

.اور اب کیا چاہتی ہیں یہ سب کیوں کروا رہی ہے وہ

صفدر خان پر سوچ انداز میں بولا تھا ''

کچھ کچھ تو اسکی سمجھ آ رہا تھا

... مگر ابھی بہت کچھ تھا جو جاننا ضروری تھا

.. بھائی آپ فکر نہ کریں میں کچھ نہ کچھ ضرور کروں گا "'

.. ہماری حرم کو کچھ نہیں ہو گا

.. صفدر انکو تسلی دیتا ہوا وہاں سے نکلا تھا

.. آخر حرم اور اسکی پراپرٹی واپس لانے کا راستہ مل ہی گیا ہے

... ورنہ حرم کی شادی سے انکا پورا پلان خراب ہو گیا تھا

... وہ اب خوش تھا اور یہ بات سب سے پہلے ماریہ کو بتانی تھی

.. صفدر کے جانے کے بعد ہاشم خان صوفہ پر بیٹھ گئے تھے "'

انہوں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ پریشے یوں اس طرح سے انکی زندگی میں واپس آئے گی۔۔

.. نفرت تو انکو اس سے کرنی چاہئے تھی بدلہ تو انکو لینا چاہئے تھا اس سے مگر وہ ایسا کر نہیں سکیں تھے "

کتنا برا کیا تھا اس نے انکے ساتھ اور آج تک صرف اسکی وجہ سے انہوں نے کبھی شادی نہیں کی تھی یا انکا "'

.. یں سب باتوں سے ڈیل ہی اٹھ گیا تھا

وہ آنکھیں بند کئے بیٹھے اسکے بارے میں سوچ رہے تھے جسکے کبھی نہ دیکھنے نہ سوچنے کی انہوں نے قسم "'

... کھائی تھی

❤❤❤

" " آپ مجھے کہاں لیکر جا رہے ہیں ..

پلز کچھ بولتے کیوں نہیں ہیں ..

" " حرم مسلسل ڈرائیونگ کرتے وجدان سے روتے ہوئے سوال کر رہی تھی ...

" " مگر وہ تو جیسے اسکو سن ہی نہیں رہا تھا ..

' "نکاح کے بعد سے آج پورے دو دن بعد وہ واپس آیا تھا .

' اس سے نکاح کرنے کے بعد وہ جو گیا تھا ان دو دنوں میں اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا .

""' اسکو خود پر غصّہ تھا کہ وہ تو ہاشم خان سے بدلہ لینے کے لئے اسکو اپنے ساتھ لیکر آیا تھا ..

مگر وہ اس سے نکاح کر چکا تھا ..

' " آج جب پھر سے اسکی آنی کی طبیعت خراب ہوئی تو اسکا غصّہ حرم پر مزید بڑھا تھا ..

وہ سیدھا اسکے پاس آیا اور اسکو زبردستی کار میں بیٹھا کر تیزی سے ڈرائیو کر رہا تھا ...

' " آپ کچھ بتا کیوں نہیں رہے ہیں ...

وہ پھر سے اس سے مخاطب ہوئی تھی .

دو دن سے جو وہ سکون سے گزرے تھے

آج وہ پھر سے اسکا سکون برباد کرنے کے لئے آ گیا تھا اور پتہ نہیں اتنے غصّے میں اسکو کہاں لیکر جا رہا تھا ...

تمھیں تمہارے ماما کا کیا ہوا ظلم دکھانے کے لئے " '

.. وہ سخت لہجے میں اسکو جواب دیتا پھر سے سامنے کی طرف دیکھنے لگا تھا

اسکا جواب سن کر حرم خاموشی سے اسکو دیکھ کر رہ گئی تھی " '

.. کچھ ہی دیر بعد گاڑی ایک خوبصورت سے ولا کے آگے رکی تھی

... نیچے اترو " '

.. وہ اسکی سائیڈ پر آتا ہوا بولا تو اسکے کہنے پر حرم ڈرتے اتری تھی

.. آپ مجھے یہاں کیوں لایے ہیں " '

. وہ بمشکل بول پائی تھی

.. ابھی پتہ چل جائے گا" "'

.. وجدان نے سختی سے اسکا بازو پکڑا اور کھینچتا ہوا اسکو لیکر اندر کی طرف بڑھا تھا

.. وہ اک بڑے سے کمرے میں داخل ہوا اور حرم کو زور سے زمین پر پٹخا تھا " '

.. زور سے گرنے کی وجہ سے حرم کی زور سے چیخ نکلی تھی

.. وہ اس سے پہلے کہ اسکو دیکھتی اسکی نظر سامنے بیڈ پر بیٹھی ایک عورت پر پڑی تھی "'

... اس عورت کے چہرے پر کتنی اداسی سی اور آنکھوں سے کس قدر ویرانی اور ڈر جھانک رہا تھا

.. اس عورت کو دیکھ کر حرم کو دکھ ہوا تھا " '

.. غور سے دیکھو انہیں" '

.. کیا تمھیں یہ کہیں سے بھی زندہ لگتی ہیں

وجدان نے سختی سے اسکے بال پکڑے تھے

.. اسکے ایسا کرنے پر درد کی وجہ سے حرم کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا

... کون ہیں یہ " '

.. حرم سے درد کی وجہ سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا

.. یہ میری آنی ہیں اور انکی یہ حالت کرنے والا تمہارے ماما ہیں جنکو تم شریف سمجھتی ہو " '

.. اس انسان نے میری آنی کو کہی کا نہیں چھوڑا ہے " '

.. دنیا انکو پاگل کہتی ہے اور انکی اس حالت کا زمیدار ہاشم خان ہے

.. وجدان اسکے بال ایک جھٹکے میں آزاد کرتا نفرت سے بولا تھا " '

یہ کیا ہو رہا ہے وجدان " '

... اور یہ لڑکی کون ہے

... وہ جو حرم کو غصّے سے دیکھ رہا تھا سادیہ بیگم کی آواز پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا تھا

.. سادیہ بیگم اسکی غصّے سے بھری آواز سن کر اس کمرے میں آئی تھی " '

... مگر کمرے کے اندر کا منظر دیکھ کر وہ اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

?کیا ہو رہا ہے یہاں اور یہ لڑکی کون ہے " '

.. سادیہ بیگم حیران پریشان سی دروازے میں کھڑی وجدان سے مخاطب ہوئی تھی '

سادیہ بیگم کی آواز پر اس نے یکدم سے انکی طرف دیکھا تھا " '

.. جو کبھی تو اسکو دیکھ رہی تھی تو کبھی زمین پر بیٹھی روتی ہوئی حرم کو

.. اس وقت کمرے میں کیا چل رہا تھا یہ سب انکی سمجھ سے باہر تھا " '

یہ لڑکی میرا انتقام ہے۔ " '

.. وہ انکی طرف دیکھ کر دھیرے سے بولا تھا مگر جانے کیوں اسکے دل میں عجیب سی بے چینی ہوئی تھی "

.. ایسا کیوں ہوا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا " '

... کیا مطلب " '

... سادیہ بیگم اسکی بات سمجھ نہیں پائی تھی وہ اسکے پاس آ کر کھڑی ہوئی تھی

مام یہ لڑکی ہاشم خان کی بھانجی ہے میرا انتقام میں اس کو یہاں اس لئے لایا ہوں کہ اپنی آنی کے ساتھ " '

.. ہوئی زیادتی کا بدلہ لے سکوں

اسکے مام کی کیے ہوئے ظلم کی سزادوں اسکی تقلیف میں دیکھ کر وہ بھی تڑپے گا مجھے تب سکون ملے گا " '

...

.. وجدان کے لہجے میں ہاشم خان کے لئے نفرت ہی نفرت تھی " '

.. جبکہ سادیہ بیگم بے یقینی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی

. انکو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ انکا بیٹا اتنی گری ہوئی حرکت بھی کر سکتا ہے " '

. انتقام لینا چاہتے ہو " '

.. وہ بھی اس معصوم سے

.. تو پھر مجھے بتاؤ تم میں اور ہاشم خان میں کیا فرک رہ جائے گا

. یہ تو بیچاری بے گناہ ہے اسکو برباد کرنے چلے ہو تم " '

.. سادیہ بیگم کے لہجے میں دکھ تھا " '

.. انہوں نے ایسی پرورش تو نہیں کی تھی اپنی اولاد کی

.. وہ اک نظر وجدان کو دیکھتی جھکی تھی اور زمین پر روتی ہوئی حرم کو اٹھایا تھا " '

. میں نے اسکے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا ہے مام بلکہ اس سے نکاح کر کے یہاں لایا ہوں " '

.. جب اسکے پریوار والے اسکی شکل دیکھنے کے لئے تڑپے گے تب سکون ملے گا مجھ

.... اسکو میں اتنی تقلیف دوں " '

اس سے پہلے کے وہ مزید زہر اگلتا سادیہ بیگم آگے بڑھی اور ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پر مار کر اسکی چلتی

... زبان کو روکا تھا

انکے اس طرح سے مارنے پر وجدان بے یقینی سے اپنی ماں کی طرف دیکھ رہا تھا " '

جنھوں نے آج تک اس سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی آج اس لڑکی کی وجہ سے انہوں نے اس پر

... ہاتھ اٹھایا تھا

.. بس بہت ہو گیا " '

... اب اور نہیں...مجھے تو اب شرم آرہی ہے تمھیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے

... تم اک بے گناہ کے ساتھ ظلم کرنے چلے تھے

بدلہ لینا ہوتا تو میں بہت وقت پہلے بدلہ لے چکی ہوتی پر نہیں " '

.. مجھے میرے اللہ پر بھروسہ تھا

... کہ اک دن وہ ہاشم کی اسکے کیے کی سزا ضرور دیگا

سادیہ بیگم کی آنکھوں میں آنسوں آگئے تھے " '

.. انہوں نے اک نظر بیڈ پر خاموش بیٹھی اپنی بہن کو دیکھا تھا

بدلہ لینا تھا نہ تمھیں تو ہاشم خان سے بدلہ لیتے " '

... تب مجھے اچھا لگتا مگر تمہاری اس حرکت نے مجھے نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا ہے

.. سادیہ بیگم اپنی بات کہہ کر وہاں رکی نہیں تھی حرم کو اپنے ساتھ لئے کمرے سے نکل گئی تھی " '

جبکہ وجدان خاموش کھڑا انکو جاتا دیکھتا رہا تھا اسکو بلکل امید نہیں تھی کہ اسکی ماما ایسے ریعکٹ کریں گی " '

..

کیا اس نے واقعی میں غلطی کر دی " '

کیا وہ سچ میں اک بے قصور کو سزا دینے جا رہا تھا

.. یا پھر آج اسکی ماں نے مزید غلطی کرنے سے روک دیا تھا

.... یہ سب باتیں بار بار اسکو پریشان کر رہی تھی اور نہ جانے وہ کتنی دیر تک یوں ہی کھڑا سوچتا رہا تھا " '

❤❤❤

... کیا ہوا ہے پری میں دیکھ رہا ہوں تم کچھ دنوں سے بہت پریشان اور کھوئی کھوئی سی لگ رہی ہو مجھے " '

کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے تمھیں " '

.. مجھے بتاؤ شاید میں تمہاری پریشانی دور کر سکوں

ہاشم نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیکر اسکی گہری کالی آنکھوں میں جھانکا تھا۔ " '

اسکے لہجے میں فکر مندی اور آنکھوں میں اپنے لئے محبت دیکھ کر پریشے ہلکے سے مسکرائی تھی " '

اس نے آج تک صرف اپنی بہن سے محبت کی تھی مگر یہاں آکر جب اسکی ملاقات ہاشم سے ہوئی تو وہ " '
.. خود کو اس سے محبت کرنے سے نہیں روک پائی تھی

. شاید ہاشم اس سے اتنی محبت نہیں کرتا ہو گا جتنی محبت وہ اس سے کرتی تھی "'

... بلکہ یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ وہ اس سے عشق کرتی تھی دیوانوں کی طرح

.. کیا ہوا کیا سوچنے لگی "'

.. اسکو خاموش دیکھ کر اس نے پھر سے اسکو مخاطب کیا تھا

.. نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی "'

.. وہ تھوڑا سمبھال کر بیٹھی تھی

.. تو پھر بتاؤ نہ کیا پریشانی ہے تمہیں "'

.. اس نے پھر سے اپنا سوال دوہرایا تھا

.. میں آپی کی وجہ سے پریشان ہوں "'

.. پریشے اداسی سے بولی تھی اسکی یہ اداسی چہرے سے بھی جھلک رہی تھی '

. آپی .. کیوں کیا ہوا آپی کو "'

.. ہاشم اسکی بات کا یہ ہی مطلب سمجھ پایا تھا

انکو کچھ نہیں ہوا ہے "'

.. ابھی کچھ دن پہلے میں نے انکو تمہارے بارے میں بتایا تھا

پر وہ اس رشتے سے راضی نہیں ہے ہاشم

وہ کہتی ہیں کہ جب میں واپس آؤ تو تمھیں اپنے دل اور دماغ سے نکال کر واپس جاؤ کیونکہ وہ ہماری شادی کے لئے کبھی راضی نہیں ہو گی ..

. بولتے بولتے پریشے کی آنکھیں نم ہوئی تھی " '
. جبکہ ہاشم بس خاموشی سے اسکو دیکھ رہا تھا

.. وہ کبھی اسکی بہن سے ملا نہیں تھا مگر پریشے نے اسکو اپنی آپی کے بارے میں سب بتا رکھا تھا

اب تم ہی بتاؤ ہاشم میں کیا کروں " '
... میں نے انکو بہت بار سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ میری کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں

تم جانتے ہو نہ کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی ہوں اور میں آپی کے بغیر بھی نہیں رہ سکتی ہوں کیا کروں
.. میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے

.. وہ اب بولتے بولتے رونے لگی تھی

.. چپ ہو جاؤ پری تم جانتی ہو کہ تمھیں روتا ہوا دیکھ کر مجھے کتنی تقلیف ہو رہی ہے " '
.. اور رونے سے یہ پریشانی ختم نہیں ہو گی

.. ہاشم اسکو سمجھاتے ہوئے بولا تو اسکی بات پر پریشے یکدم سے چپ ہو گئی تھی " '

... یہ ہوئی نہ بات " '

.. تم فکر مت کرو ہم کوئی نہ کوئی راستہ ضرور تلاش کرلیں گے تمہاری آپی کو منانے کا

... وہ اسکو تسلی دیتے ہوئے بولا تو اسکی بات پر پریشے کچھ ہلکی پھلکی ہوئی تھی

آخر وہ اس سے اتنا پیار جو کرتی تھی اور اسکی بات پر وہ آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتی تھی اس لئے اب " '

.. اسکو لگ رہا تھا کہ ہاشم ضرور کوئی راستہ تلاش کرلیگا

.. تم دونوں یہاں ہو اور میں تمھیں پوری یونی میں تلاش کر رہا تھا " '

... ہاشم اسکو مزید کچھ کہتا کہ صفدر کی آواز پر وہ یکدم سے رکا تھا

ہاں ہم بس آنے ہی والے تھے " '

. ہاشم اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا تھا مگر صفدر کی نظریں پریشے پر تھی

.. وہ اسکی نظریں خود پر محسوس کرتی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی

.. وہ ہاشم اور صفدر تینوں ساتھ یونی میں پڑھتے تھے " '

پریشے اس سے بات صرف اس لئے کرلیتی تھی کیونکہ وہ صفدر کا چھوٹا بھائی تھا ورنہ وہ کسی سے زیادہ بات

... کرنا پسند نہیں کرتی تھی

... ہاشم میں ابھی آتی ہوں ثنا سے بک لیکر " '

.. وہ ہاشم کی طرف دیکھ کر بولی اور تیزی سے وہاں سے نکلی تھی

... جبکہ ہاشم کے ساتھ ساتھ صفدر کی آنکھوں نے بھی دور تک اسکا پیچھا کیا تھا

".. یہ سب کیا ہو رہا ہے دانی "
.. تم نے نکاح کر لیا ہے تم ایسا کیسے کر سکتے ہو میرے ساتھ

. سمن تیزی سے اسکے آفس میں داخل ہوتے ہوئے بولی تھی '

.. آج وہ اپنی دوست کے گھر گئی ہوئی تھی جب وہ گھر واپس آئی تو ایک خبر اسکی منتظر تھی " '

.. سادیہ بیگم سے اسکو وجدان کی حرکت کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کیا کر چکا ہے
. انکے منہ سے یہ ساری باتیں سن کر سمن اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی

اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وجدان اسکے ساتھ ایسا کر سکتا ہے " '
اسکو تو اس بے چاری حرم پر بھی غصّہ آیا تھا سمن کو لگ رہا تھا کہ وہ اب ان دونوں کے بیچ آ چکی ہے

اسکو اس بات سے کوئی مطلب نہیں تھا کہ حرم کا ہاشم خان سے کیا رشتہ ہے ' "

. اسکو صرف وجدان چاہئے تھا جس پر وہ صرف اپنا حق سمجھتی تھی " '

سمن یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا تمھیں کب سمجھ آئے گی کہ یہ میرا آفس ہے ہمارا گھر نہیں " '
... ہے

. وجدان اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا ناگواری سے بولا تھا
... اک تو وہ پہلے ہی پریشان تھا اب سمن آگئی تھی اسکی پریشانی میں مزید اضافہ کرنے

مجھے کچھ نہیں سمجھنا ہے دانی مجھے تم بس اتنا بتاؤ آخر تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو " '

میں جب شادی کی بات کرتی تھی تو تم ہر بار ٹال دیتے تھے " '

.. اور اب

.. اس شخص کی بھانجی سے نکاح کر لیا جو میری ماں کا مجرم ہے " '

.. سمن غصّے سے اسکی طرف بڑھی تھی

جب تم اتنا جان گئی ہو تو تمھیں یہ بھی پتہ چل چکا ہو گا کہ میں نے یہ نکاح صرف بدلے کے لئے کیا ہے " '

...

.. اور دوسری بات آج تمھیں کیسے یاد آگیا کہ وہ تمہاری ماں کا مجرم ہے

.. پہلے تو تمھیں کسی سے بھی مطلب نہیں تھا

.. وجدان طنزیہ انداز میں بولا تو اسکا بات کا مطلب سمجھ کر سمن کا غصّہ مزید بڑھا تھا " '

ہاں مجھے کوئی مطلب نہیں ہے کہ ہاشم خان سے میرا کیا رشتہ ہے

.. اور نہ مجھے تمہارے بدلے سے کوئی مطلب ہے

.. مجھے صرف تم سے مطلب ہے.... صرف تم سے

وہ اسکا کالر پکڑ کر جنونی انداز میں بولی

.. اسکی یہ حرکت وجدان کو بلکل پسند نہیں آئی تھی

'' تمھیں صرف مجھ سے مطلب ہے نہ تو میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں میں تم سے
.. شادی کروں گا

.. یہ میرا وعدہ ہے تم سے

وہ اسکے ہاتھ اپنے کالر سے ہٹاتا ہوا بولا اور واپس سے اپنی سیٹ پر جا بیٹھا تھا
... اسکو اس وقت سمن پر غصّہ تو بہت آیا تھا مگر وہ ہمیشہ کی طرح ضبط کر گیا تھا

'' ... اسکی کبھی کبھی یقین ہی نہیں آتا تھا کہ اسکی کزن اتنی خود گرز بھی ہو سکتی ہے

' " جبکہ اسکی بات پر سمن کچھ دیر تو کھڑی اسکو دیکھتی رہی
. جب وہ کچھ نہ بولا تھا جس طرح سے آئی تھی اسی طرح سے واپس چلی بھی گئی تھی

'' کیونکہ اب وجدان کے وعدہ کرنے پر اک سکون سا اسکے اندر اترا تھا اس لئے خاموشی سے وہاں سے
.. چلی گئی تھی

❤❤❤

' " .. سمن کے جانے کے بعد وہ بہت دیر تک اسکے بارے میں سوچتا رہا تھا
.. اسے سمن سے محبت نہیں تھی

اسے تو کبھی کسی سے محبت نہیں ہوئی تھی
سمن سے شادی وہ صرف اپنی آنی کی وجہ سے کر رہا تھا

..کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بھی اسکی آنی یا سمن سے اسکے باپ کے بارے میں سوالات کریں " '

. ویسے بھی وہ انھیں سوالاتوں سے بچنے کے لئے اپنا شہر چھوڑ کر اس انجان شہر میں آ گئے تھے '

صرف اک یہ ہی وجہ تھی سمن سے شادی کرنے کی وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بھی اسکی آنی پر انگلی اٹھایں " '

...

اور دوسری طرف اسکو بار بار اپنی ماں کی باتیں یاد آ رہی تھی" '
کبھی وہ خود کو غلط تو کبھی صحیح سمجھ رہا تھا

. بہت دیر تک وہ آفس میں بیٹھا سوچتا رہا تھا پھر تھک ہار کر گھر کی طرف روانہ ہوا تھا "

بنا کسی سے ملے وہ سیدھا اپنے روم میں آیا تھا مگر کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے کا منظر دیکھ کر وہ اپنی " '
.. جگہ کھڑا ہی رہ گیا تھا

.. سامنے کے منظر نے اسکو اپنی جانب کھنچا تھا حرم نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ پھیلائیں دعا مانگ رہی تھی " '

وجدان کتنی ہی دیر کھڑا اسکو دیکھتا رہا تھا
مگر اگلے ہی لمحے سب یاد آنے پر غصّے سے اسکی رگے تن گئی تھی

.. تم میرے روم میں کیا کر رہی ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی '
وجدان اسکو نماز سے اٹھتا دیکھ غصّے میں اسکی طرف بڑھا تھا

اسکو یوں اچانک اپنے سامنے دیکھ کر حرم خوفزدہ ہوئی تھی

.. اسکو تو سادیہ بیگم یہاں لیکر آئی تھی اگر اسکو پتہ ہوتا کہ یہ اسکا روم ہے تو وہ کبھی یہاں نہیں آتی

. میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں

یہاں کیوں آئی ہو

.. وجدان نے اسکا بازو سختی سے اپنی گرفت میں لیا تھا

اسکے اس طرح سے قریب آجانے پر حرم کے ڈر میں مزید اضافہ ہوا تھا

.... بولو

. اس نے اسکے بازو پر اپنی پکڑ سخت کی تھی

و...وہ...آ...آنٹی یہاں لے کر آئی تھی مجھے ""

... حرم اسکی غصے سے لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر بمشکل بول پائی تھی

.. اسکی بات پر وجدان نے اک جھٹکے میں اسکا بازو آزاد کیا تھا

اسکو اپنی ماں یہ بلکل بھی امید نہیں تھی سب کچھ جاننے کے بعد بھی انہوں نے ایسا کیا تھا

مگر فلحال وہ ان سے بات نہیں کر سکتا تھا کیونکہ جانتا تھا وہ اس وقت سخت غصّے میں ہیں اور اسکی اک نہیں ... سنیں گی

.وہ حرم کی طرف دیکھتا ہوا سوچ رہا تھا جبکہ حرم یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسکے ساتھ کیا کرنے والا ہے

میری ماں نے تمھیں قبول کر لیا ہے اور وہ تمھیں یہاں لے آئی ہے اسکا یہ مطلب بلکل نہیں ہے کہ میں تمھیں قبول کر چکا ہوں ..

جتنی نفرت مجھے ہاشم خان سے ہے اتنی ہی نفرت تم سے بھی ہے .

اور یہ شادی میں نے بدلے کے لئے کی ہے

میرے بدلے کے بعد تم بھی یہاں نہیں رہو گی ...

وہ کمرے سے جاتے جاتے مڑا اور سخت لہجے میں بولتا اک نظر اسکو دیکھتا باہر نکل گیا تھا ..

اسکے جانے کے بعد حرم گرنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھی تھی .

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا جب اسکے فون بجا تھا " ' .

اس نے اک نظر فون کو دیکھ کر کال پک کی تھی " ' .

سر آپسے کوئی ہاشم خان صاحب ملنا چاہتے ہیں '

میں نے انکو بہت منع کیا ہے کہ آپ فلحال کسی سے ملنا نہیں چاہتے ہیں ..

.مگر میرے بتانے کے باوجود بھی وہ ضد کر رہیں ہے

.. اسکی سیکٹری پریشانی سے ساری بات اسکو تفصیل سے بتانے لگی تھی

اپنی سیکٹری کی بات سن کر اک خوبصورت نے اسکے ہونٹوں کو چھوا تھا

پچھلے ساتھ دنوں میں وہ کم از کم دس بار اسکے آفس آچکا تھا اس سے ملنے کے لئے

. مگر ہر بار وہ ان سے بغیر ملے ہی ہاشم خان کو واپس بھیج دیتا تھا

آفس سے مایوس ہو کر ہاشم خان نے اسکے گھر جانے کی بھی بہت کوشش کی تھی

آفس کی طرح انکو گھر میں انکو گھسنے نہیں دیا تھا

ہاشم خان کو یوں پریشان دیکھ کر وجدان کو جو سکون مل رہا تھا وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا تھا

" سر آپ بتایں میں کیا کروں ان لوگوں کو آج پھر واپس بھیج دوں؟

اسکی سیکٹری نے اسکی خاموشی پر پھر سے اپنا سوال دوہرایا تھا

نہیں آج مت بھیجو آنے دوں انکو۔

اس بار اس نے ہاشم خان سے ملنے کے بارے میں سوچ ہی لیا تھا

فون رکھنے کے بعد اسکی نگاہیں دروازے پر ٹک گئی تھی

.. وہ بس ہاشم خان کا پریشان چہرہ دیکھ کر اپنے دل کو سکون پہنچانا چاہتا تھا

.. کچھ ہی دیر بعد ہاشم خان اسکے آفس روم کا دروازہ اک جھٹکے میں کھولتا غصّے میں اندر داخل ہوا تھا '

جبکہ اسکے پیچھے ولید خان بھی تھا اسکو اپنے آفس میں دیکھ کر وجدان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے

کیا چاہتے ہو تم اور میری بیٹی کو مجھسے کیوں نہیں ملنے دے رہے ہو

ہاشم خان غصّے میں بولتا اسکی طرف بڑھا تھا

آرام سے....اور آواز ذرا نیچی رکھو یہ تمہارا نہیں میرا آفس ہے

وجدان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا

جبکہ اسکا یہ انداز ولید کو اک آنکھ نہ بھایا تھا

میں کچھ نہیں بھولا ہوں

.. شاید تم اور تمہاری خالہ بھول چکی ہیں کہ میں کون ہوں

اگر میری حرم کو تم نے ذرا سی بھی تقلیف دینے کی کوشش کی نہ تو تم دونوں کا وہ حال کروں کا زندگی " "

.. بھر یاد رکھوگے

اسکی بات سن کر ہاشم خان سخت لہجے میں بولا تھا

.. کل ہی تو اسکو پریشے اور اسکے رشتے کے بارے میں معلوم ہوا تھا

بس ہاشم خان خود پر قابو رکھو یہ مت بھولو کہ تمہاری بیٹی میری ہی قید میں ہے " "

اسکی بات نے وجدان کے غصّے کو مزید بڑھایا تھا

تم سے امید بھی کیا کی جاسکتی ہے آخر اس عورت کی کے ساتھ جو رہتے ہو '
... کچھ تو اثر ہونا ہی ہے نہ اسکا

ہاشم خان طنزیہ انداز میں بولا تھا '

.. زبان سمبھال کر ہاشم خان میری آنی کے بارے میں اک بھی لفظ بولا نہ تو
وجدان غصّے سے ہاشم خان کی طرف بڑھا تھا مگر کب سے خاموش کھڑا ولید اسکے سامنے آیا تھا

. تم یہ مت بھولو وجدان شاہ کہ اس وقت میں بھی یہاں ہوں تو ذرا اپنی زبان اور ہاتھ سمبھال کر رکھو '
. اور رہی حرم کی بات تو

ہم جلد حرم کو بھی تم سے آزاد کروالیں گے
.. ولید اسکی طرف دیکھ کر بولا تھا

ولید تم خاموش رہو مجھے بات کرنے دو
... ہاشم خان سے اسکو اپنے پیچھے کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی تماشہ ہو

اور تم کہہ دینا اپنی خالہ سے اس معصوم کو ہمارے بیچ لا کر اس نے بلکل اچھا نہیں کیا ہے " '
ہاشم اپنی بات کہہ کر وہاں رکا نہیں تھا جس تیزی سے وہاں آیا تھا اتنی ہی تیزی سے اسکے روم سے نکل گیا تھا
..

... اسکے جانے کے بعد ولید بھی اک نظر وجدان کو دیکھتا ہاشم کے پیچھے گیا تھا

.. اچھا تو تم نے نہیں کیا ہے ہاشم خان بلکل اچھا نہیں کیا وہ وہیں کھڑا خود سے بولا تھا

❤❤❤

نہیں ہاشم یہ تم کیا کہہ رہے ہو میں ایسا کبھی نہیں کر سکتی ہوں
ہاشم کی پوری بات سن لینے کے بعد پریشے یکدم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی

یار پری اس میں برائی کیا ہے ایک بات نکاح ہو جائے گا تو تمہاری آپی خود ہی ماں جائے گی

.. دیکھو تم نے کتنی کوشش کی ہے انہیں سمجھانے کی لیکن انہوں نے تمہاری کوئی بات نہیں سنی

ویسے بھی مجھے اب اس سے بہتر کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا ہے
ہاشم اسکو پھر سے اپنی بات سمجھا رہا تھا

مگر پریشے اسکی بات سمجھنا ہی نہیں چاہ رہی تھی
ہاشم پلیز میں اپنی آپی کو یوں اس طرح سے دھوکہ نہیں دینا چاہتی ہوں
جب انکو معلوم ہو گا وہ تو بلکل ٹوٹ جائے گی

نہیں میں انکا بھروسہ نہیں توڑ سکتی ہوں
پریشے کی آنکھوں کے سامنے یکدم سے اپنی بہن کا چہرہ آیا تھا

صرف اک وہ ہی تو رشتہ تھا اسکا اس دنیا میں اور وہ انکو دھوکہ دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

میں تمہارے احساسات کو سمجھتا ہوں

پر تم خود ہی دیکھو صرف ایک مہینہ رہ گیا ہے تمہارے واپس جانے میں

.. اور واپس جا کر تمہاری آپی نہ مانی اور نہ تمھیں آنے دیا

یا پھر تمہاری شادی کسی اور سے کروا دی تو کیا کرو گی

? کر لو گی کسی اور سے شادی

ہاشم اسکو آنے والی پریشانیوں سے آگاہ کر رہا تھا

اسکی بات سن کر پریشے کچھ لمحوں کے لئے تو خاموش ہی رہ گئ تھی

سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ

اگر آپی نے سچ میں ایسا کر دیا تو وہ کیا کرے گی

.. کیا وہ زندہ رہ لے گی ہاشم کے بغیر

. نہیں میں ہاشم کے بغیر نہیں رہ سکتی میں مر جاؤں گی اسکے بغیر

... اسکے دل نے تڑپ کر کہا تھا

? ہاشم اگر آپی نہ مانی اور اگر انہوں نے مجھسے رشتہ توڑ لیا تو کیا کریں گے

وہ اسکی بات ماننے پر راضی تو ہو گئ تھی مگر اک سوال اسکو پریشان کر رہا تھا

.. ہم انکو منا لینگے پری

بس یہ بات یاد رکھنا پریشے جب ہم ساتھ دونوں ساتھ ہیں تو کچھ بھی کام ہمارے لئے ناممکن نہیں ہے

. ہم انکو منا لینگے تم دیکھنا

ہاشم نے اسکو اپنی بات کا یقین دلایا تھا

.. اور پریشے تو تھی ہی ہاشم کی دیوانی اسکی ہر بات پر بھروسہ کرنے والی

.. اسکی بات پر وہ ہلکے سے مسکرا دی تھی

? سمن بیٹا کہاں جا رہی ہو اس وقت " '

سادیہ بیگم جو پریشے کے کمرے میں جا رہیں تھیں سمن کو باہر کی طرف جاتا دیکھ اس سے مخاطب ہوئی تھی

بس خالہ اپنی دوست کے پاس جا رہی ہوں تھوڑی دیر میں آ جاؤں گی

ویسے بھی جب سے وہ لڑکی اس گھر میں آئی ہے میرا اس گھر میں رہنا کہ بلکل دل نہیں کرتا ہے

اسکی شکل دیکھ کر ہی میرا غصّہ بڑھتا ہی رہتا ہے

سمن بے زاری سے بولی تھی۔۔

جبکہ اسکی بات سادیہ بیگم کو بلکل پسند نہیں آئی تھی

وہ اب اس گھر کا ہی فرد ہے وجدان کی بیوی ہے اور جتنی جلدی ہو تم اس بات کو تسلیم کر لو تمہارے لیے

اتنا ہی اچھا ہو گا

سادیہ بیگم سخت لہجے میں بولی تھی

کیونکہ وہ اس بات سے بلکل انجان تھی کہ وجدان سمن سے شادی کا وعدہ کر چکا ہے

.. اور یہ ہی وجہ تھی کہ وہ حرم کو دل سے قبول کر چکی تھی ویسے بھی حرم انکو پہلی نظر میں پسند آگئ تھی

. چاہے شادی کس بھی حالات میں ہوئی ہو وہ حرم کو ہی وجدان کی بیوی قبول کر چکی تھی

آپ کچھ بھی کہہ لیں خالہ میں اس رشتے کو نہیں مانتی اور نہ وجدان کی نظر میں اس رشتے کی کوئی احمیت '
ہے

.. اس لئے مجھے کچھ بھی سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے

وہ اپنی بات کہہ کر رکی نہیں تھی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی

سادیہ بیگم بس اسکو جاتا دکھتی رہیں تھی

.. ویسے بھی انہیں اس سے یہی امید تھی

سمن کے جانے کے بعد جب وہ پری کے روم میں گئی تو اندر کا منظر دیکھ کر وہ کچھ پل کے لئے حیران ہی رہ '
گئ تھی

حرم پریشے کے پاس بیٹھی انکو کھانا کھلا رہی تھی حیران کرنے والی بات جو تھی وہ پریشے تھی

جو آرام سے حرم کے ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھی ورنہ وہ صرف وجدان یا سادیہ بیگم سے ہی کھانا کھاتی تھی

انکو یہ منظر دیکھ کر خوشی بھی ہوئی تھی اور ایک طرف اداس بھی

.. سمن پریشے کی اولاد ہونے کے بعد بھی اسکے پاس نہیں آتی تھی اور اک وہ تھی

.. جسکو وجدان سزا کے طور پر یہاں لایا تھا " '

سادیہ بیگم نے حرم کو پریشے کے بارے میں سب بتا دیا تھا جسکو سن کر حرم کو بہت دکھ ہوا تھا

اسکو یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکے ماموں ایسا کر سکتے ہیں

مگر وہ ایسا نہیں ہے ضرور کوئی غلطفہمی رہی ہوگی حرم نے سادیہ بیگم سے بات کرنی چاہی تھی مگر انہونے

.. اسکو خاموش کروا دیا تھا

جو بھی تھا دھوکہ ہوا تھا انکی بہن کے ساتھ اس لئے وہ اک لفظ نہیں سننا چاہتی تھی ہاشم خان کے بارے میں

...

انکے چپ کرانے پر حرم خاموش ہوگئی تھی مگر اتنا تو اسکو یقین تھا اپنے ماموں جان پر کہ وہ کبھی کسی کے

.. ساتھ غلط نہیں کر سکتے ہیں

سادیہ بیگم کچھ دیر تو خاموشی سے کھڑی ان دونوں کو دیکھتی رہیں پھر واپس چلی گئی تھی " '

... کیونکہ انکو لگ رہا تھا کہ حرم انکی بہن کا اچھے سے خیال رکھ سکتی ہے جو سچ بھی تھا

❤❤❤

سادیہ بیگم کے جانے کے بعد حرم پریشے کو کھانا کھلانے کے بعد پانی پلا رہی تھی جب انکے کمرے کا " '

.. دروازہ پھر سے کھلا تھا

حرم نے پلٹ کر دیکھا تو وجدان دروازے میں کھڑا خونخوار نظروں سے اسکو گھور رہا تھا '

تم میری آنی کے پاس کیا کر رہی ہو

اور کیا پلایا ہے تم نے انہیں ...

وجدان غصّے سے اسکی طرف بڑھا تھا

اک تو پہلے ہی وہ ہاشم خان کی باتوں کی وجہ سے غصّے میں تھا

دوسرا حرم کی اپنی آنی کے پاس دیکھ کر اسکا غصّہ مزید بڑھا تھا ..

جبکہ اک پل کے لئے تو وہ حیران بھی ہوا تھا یہ دیکھ کر اسکی آنی کتنے آرام سے اسکے ہاتھ سے پانی پی رہی ہیں

مگر وہ بھی وجدان شاہ تھا اپنے تاثرات چھپانے میں ماہر

اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسے الفاظ بولے تھے

نہیں وہ تو میں بس انکو پانی پلا رہی تھی

حرم ڈرتے ڈرتے اپنی صفائی پیش کرنے لگی تھی

تم جیسے لوگوں کا کچھ بھروسہ نہیں ہے

تمہارے ماما کو میری آنی کو اس حال میں پہنچانے کے بعد بھی سکون نہیں مل رہا ہے

اور تم یہاں انکی خدمت کر کے کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو

کہ تم بہت معصوم ہو ..

اگر تمھیں لگتا ہے کہ یہ سب کرنے کے بعد میں تمہارے اس جال میں پھنس جاوں گا جیسے تم نے میری
. مام کو پھنسایا ہے

تو سن لو میں تمہارے اس ناٹک میں نہیں پھنسنے والا ہوں
... سمجھ گئی

وہ اپنی باتوں سے اسکا دل دکھا رہا تھا
اسکی ان باتوں سے حرم کی آنکھیں نم ہوئی تھی

نہیں تم غلط سمجھ رہے ہو
.. میں کوئی ناٹک نہیں کر رہی ہوں مجھے بہت ہمدردی ہے آنٹی سے

... اور ضرور تمھیں کوئی غلط فہمی رہی ہو گی ورنہ ماموں جان کبھی کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ہیں

وہ تو بہت اچھے انسان ہیں
آج تک انہوں نے کسی کا دل نہیں دکھایا ہے
.. مجھے تو لگتا ہے کہ پریشے آنٹی

حرم جو ہاشم خان کی حمایت میں وجدان کے سامنے بولے جا رہی تھی
... اسکی بات سن کر وجدان کا ہاتھ اٹھا اور اسکے نازک رخسار پر اپنا نشان چھوڑ چکا تھا

خاموش بلکل خاموش
اک لفظ اور نہ نکلے منہ سے

تم میرے سامنے کھڑی اس انسان کی حمایت کر رہی ہو جو میری آنی کی اس حالت کا زمیدار ہے

وجدان ن سختی سے اسکے بال اپنی مٹھی میں جکڑے تھے
حرم جو ابھی اسکے تھپڑ سے سمبھل نہ پائی تھی وجدان کے سختی سے بال پکڑنے پر اسکے منہ سے سسکی نکلی تھی ..

پلز چھوڑے مجھے بہت درد ھو رہا ہے
حرم اسکی سخت پکڑ میں بمشکل بول پائی ..

آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھی ..

درد ھو رہا ہے نہ ..
جبکہ تمہارای درد اس درد کے آگے کچھ نہیں ہے جو میری ماں اور آنی اتنے سالوں سے برداشت کرتی آئیں ہیں ...

وجدان نے اسکے بالوں پر اپنی پکڑ مزید سخت کی تھی مگر اسکی آنسوں سے بھری آنکھیں دیکھ کر یکدم سے اسکے ڈیل کو کچھ ہوا تھا

اسکی پکڑ یکدم سے ڈھیلی پڑی اور اس نے حرم کو اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا ..

یہ کیا ہو رہا تھا اسکے ساتھ کیوں وہ اسکے آنسوں دیکھ کر کمزور پڑ جاتا ہے
اسکی نظر حرم کے رخسار پر پڑی جہاں اسکی انگلی کی نشان صاف نظر آ رہے تھے ..

... آئندہ تم مجھے میری آنی کے آس پاس نظر نہ آنا ورنہ تقلیف کی زمیدار تم خود ہی ہو نگی ' "

.. ووہ اسکو انگلی کی اشارے سے وارن کرتا ہوا بولا تھا

.. میری ہر تقلیف کی وجہ تو تم ہی ہو وجدان شاہ صرف تم

.. جاتے جاتے اسکے کانوں میں حرم کے یہ الفاظ سنائی دیے تھے

... اسکا ڈیل کیا تھا کہ ووہ پلٹ کر دیکھ مگر وہ پلٹنا نہیں چاہتا تھا اس لئے بغیر مڑے کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا

وہ بہت خوش تھی

ابھی چند دن پہلے ہی تو اس نے ہاشم خان کی بات مان کر اس سے نکاح کر لیا تھا

شروع میں تو وہ بہت ڈر رہی تھی

اسکا دل اس طرح سے نکاح کرنے کے لئے راضی نہیں ہو رہا تھا

مگر ہاشم کے حوصلہ دینے پر وہ کچھ پر سکون ہوئی تھی

دن یوں ہی گزر رہے تھے

نکاح کے بعد بھی وہ اسی فلیٹ میں رہ رہی تھی جس میں پہلے رہتی تھی

اسکے ساتھ جو لڑکی وہ فلیٹ شیئر کرتی تھی وہ اپنے کچھ دن کے لئے اپنے گھر گئی ہوئی تھی جس وجہ سے ہاشم

... اسکے پاس رہنے آجاتا تھا

دونوں اپنی زندگی میں بہت خوش تھے ایک دوسرے کو پا کر

... پریشے کو اپنی بہن کی فکر بھی ہوتی تھی مگر اسکو اس بات کا بھی پورا یقین تھا کہ وہ انکو راضی کر لے گی

... جب بھی وہ ہاشم کو دیکھتی اسکو اپنی قسمت پر یقین ہی نہیں آتا تھا کہ کوئی اسکو اتنا پیار کرنے والا بھی ہے

وہ اللہ کا جتنا شکر کرتی اتنا کم تھا

ابھی وہ کچن میں کھڑی ہاشم کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ جب دروازے پر دستک ہوئی تھی

وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی دروازے تک آئی تھی اسکو لگا کہ ہاشم ہو گا مگر صفدر کو سامنے دیکھ کر اسکے ماتھے پر

... بل پڑے تھے

.. جو صفدر سے بھی پوشیدہ نہ رہ سکے تھے

ہاشم نے صفدر کو بھی اپنے نکاح کے بارے میں نہیں بتایا ہوا تھا

اور اسکو بتانے سے پریشے نے ہی منع کیا تھا کیونکہ وہ اپنی آپی سے پہلے کسی سے بھی اس رشتے کے بارے

.. میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی

.. ویسے بھی اسکی بہن کی طرح ہاشم نے ہی اپنے بہن بھائی کو سمبھالا تھا اپنے ماں باپ کے بعد

کیا ہوا تم یہاں اس طرح اچانک میرے گھر کیوں آئے ہو

پریشے اسکے بولنے سے پہلے ہی خود بول اٹھی تھی

وہ تھا تو ہاشم کا ہی بھائی مگر اسکو شروع سے ہی خاص پسند نہیں آیا تھا

. وجہ صفدر کی نظریں تھی جو ہر وقت اسکو اپنے حصار میں لئے رہتی تھی

.. اسی بات پر پریشے کو پسند نہیں تھا سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ ایسی حرکتیں کرتا تھا

.. تم یونی نہیں آرہیں تھی تو میں سوچا کیوں نہ تمہاری خیریت معلوم کرلوں

صفدر اپنی بات کہہ کر اندر کی طرف بڑھا تھا

.. میں ٹھیک ہوں ہم کل یونی میں بات کرلیں گے فلحال یہاں سے چلے جاؤ

پریشے کو اسکا یہاں آنا اور اسکی باتیں کچھ عجیب سی لگی تھی

کیا یار تم اندر تو آنے دو ایسی بھی کیا بات ہے ہاشم بھی تو آتا رہتا ہے

اسکا لہجہ کچھ چبھتا ہوا سا تھا

.. وہ ہاشم اور اسکے بارے میں سب جانتا تھا مگر جان بوجھ کر اس نے ایسی بات کہی تھی

صفدر تم پلز جاؤ ھم کل بات کرتے ہیں "

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا پریشے نے تیزی سے دروازہ بند کیا تھا

اسکے اس طرح سے اسکے منہ پر دروازے بند کرنے سے صفدر کو یکدم سے بہت غصّہ آیا تھا " '

.. تم نے میرے منہ پر اس طرح سے دروازہ بند کر کے بلکل اچھا نہیں کیا ہے پریشے

بہت غرور ہے نہ تمھیں اپنی محبت پر

اب دیکھنا میں کیسے تمھیں ہاشم کی زندگی سے نکالتا ہوں

صفدر دروازے کے باہر کھڑا نفرت سے سوچ رہا تھا

وہ بھی ہاشم کی طرح پریشے کو پسند کرتا تھا مگر پریشے شروع سے ہی ہاشم کو پسند کرتی تھی

اور یہ ہی بات صفدر کو غصّہ دلاتی تھی

..وہ ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر جلتا رہتا تھا اور اب اسے اک اور وجہ مل گئی تھی اس سے نفرت کرنے کی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

. کیا ہوا ہے آنٹی آپ کچھ ڈھونڈھ رہیں ہیں

.. وہ پریشے کے پاس بیٹھی تھی مگر اسکی نظریں سادیہ بیگم پر تھی

. جو نہ جانے کیا تلاش کر رہیں تھی مگر وہ چیز انکو نظر نہیں آ رہی تھی

ہاں بیٹا میرا موبائل نہیں مل رہا ہے

. سادیہ بیگم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انہونے حرم کو جواب دیا تھا

شاید میں سمن کے روم میں بھول آئی ہوں '

بیٹا حرم کیا تم میرا اک کام کر سکتی ہو

وہ اب اسکی طرف دیکھ کر بولی تھی

... جی آنٹی بولیں

... بیٹا تم میرا موبائل لا کر دے دو سمن کے روم سے مجھ میں ہمت نہیں ہو رہی ہے اوپر جانے کی

.. انکی بات پر حرم کشمکش میں پڑ گئی تھی وہ بھلا کیسے جا سکتی تھی وجدان کے کمرے میں
کیونکہ اسکی موجودگی میں وہ اسکے روم میں نہیں جاتی تھی

وجدان اس وقت گھر پر نہیں ہے تم آرام سے اسکے کمرے میں جا سکتی ہو
..سادیہ بیگم اسکی پریشان سمجھتے ہوئے بولی تھی

.. انکی بات پر وہ سر ہلاتی ہوئی کمرے سے نکلی تھی

اسکے جانے پر ہولے سے مسکرائی تھی
ان چند ہی دنوں میں وہ انکو کتنی عزیز ہو گئی تھی
... وہ تھی ہی اتنی معصوم سی

اس نے کمرے کے پاس پہنچ کر ہاتھ بڑھا کر تھوڑا سا دروازہ کھولا اندر سے آتی سمن کی آواز پر وہ وہیں رک گئی تھی ...

دانی پلیز مجھے بتاؤ کہ وہ لڑکی اور کتنے دن یہاں رکنے والی ہے
..اس لڑکی کی موجودگی میں مزید برداشت نہیں کر سکتی

سمن بیزاری سے بولی تھی جبکہ اسکی بات پر اپنے کوٹ کے بٹن کھولتے وجدان کے ہاتھ یکدم سے رکے تھے

آج پتہ نہیں کیوں اسکو سمن کا حرم کو یوں اس طرح سے کہنا بلکل پسند نہیں آیا تھا

پتہ نہیں اسے کیا ہوتا جا رہا تھا جب بھی سمن حرم کے بارے میں کچھ کہتی تھی اسکو اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیتا تھا ...

...اسے برا لگتا تھا سمن کا حرم کو کچھ بھی کہنا

میں تم سے کچھ کہہ رہی ہوں دانی خاموش کیوں ہو

سمن کو اسکی خاموشی پر غصّہ آیا تھا ...

حرم نے تھوڑا سا اندر جھانک کر دیکھا تو سمن واجدن کے قریب ہی کھڑی ہوئی تھی

جبکہ اس نے اپنا اک ہاتھ وجدان کے بازو پر رکھا ہوا تھا ...

نہ جانے کیوں یہ اندر کا یہ منظر حرم کو بلکل پسند نہیں آیا تھا

اک جلن سی ہوئی تھی اسکو سمن کو یوں وجدان کے قریب دیکھ کر ...

یار بتا تو دیا ہے تمھیں اور کس طرح سے بتاؤں وقت آنے پر بھیج دوں گا اسکو یہاں سے '

سمن کے لہجے میں غصّہ محسوس کر وہ بولتا ہوا اسکی طرف مڑا تھا

اور ہماری شادی کے بارے میں کب بات کرو گے خالہ سے

دیکھو تم بھول مت جانا تم نے وعدہ کیا ہوا ہے مجھ سے ...

سمن نے اسکو اسکا کیا ہوا وعدہ یاد دلایا تھا

وجدان جو سمن کو غصّے میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اسکی نظر دروازے میں کھڑی حرم پر پڑی تھی .

.. حرم کچھ سوچ رہی تھی اس لئے وہ وجدان کا دیکھنا نوٹ نہیں کر پائی تھی

.. اسکو دروازے میں کھڑا دیکھ کر وجدان کے ہونٹوں پر اک مسکراہٹ آئی اور وہ کچھ تیز آواز میں بولا تھا

سمن مجھے بہت اچھے سے یاد ہے میں صرف تم سے ہی شادی کروں گا بس کچھ دن اور برداشت کرلو اس لڑکی کو

.. پھر بہت جلد میں اسکو یہاں سے چلتا کر دوں گا

.. اسکے بعد میں امی کو منالوں گا ہماری شادی کے لئے بس تم پریشان نہ ہو

.. وہ اپنی باتوں سے دروازے میں کھڑی حرم کا دل دکھا رہا تھا

اور واقعی میں حرم کے دل کو بہت دکھ ہوا تھا یہ جان کر کہ وہ کسی اور سے شادی کا خواہشمند ہے

... آنکھوں میں یکدم سے پانی بھر آیا تھا

تم سچ کہہ رہے ہو نہ
سمن بہت خوش ہوتے ہوئے بولی تھی

ہاں یار کبھی میں نے جھوٹ بولا ہے تم سے
.. اس نے سمن کو جواب دے کر حرم کی طرف دیکھا تھا جو اپنے آنسوں صاف کر رہی تھی

... اک پل کے لئے اسکو بہت برا لگا تھا
سچ میں دانی میں بہت خوش ہوں
سمن خوشی سے اسکے گلے لگی تھی

.. اب یہ سب دیکھنا اسکی برداشت سے باہر ہو گیا تھا وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی تیزی سے وہاں سے ہٹی تھی

یہ حرکت تو وجدان کو بھی برداشت نہیں ہوئی تھی اس نے بہت ہی آرام سے سمن کو خود سے دور کیا تھا

اس نے اک نظر دروازے کی طرف دیکھا وہاں اب کوئی نہیں تھا

... وہ بس اک گہری سانس بھر کر رہ گیا تھا

❤❤❤

سب کچھ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے

حرم بھی اسکی ساری پراپرٹی بھی

کیا کچھ نہیں سوچا تھا میں نے پر کچھ بھی حاصل نہیں کر پایا ہوں

... کچھ بھی نہیں

سب کچھ بھائی کا ہی تھا اور بھائی کا ہی رہے گا

بابا نے میرے بارے میں کچھ نہیں سوچا

.. سب بھائی کے نام کر دیا جیسے میں انکا بیٹا ہی نہیں تھا

صفدر ادھر سے ادھر ٹہلتا ہوا غصّے میں سے اپنی بیوی ماریہ سے بول رہا تھا

اور یہ سب جو کچھ ہو رہا ہے نہ اس پریشے کی وجہ سے ہو رہا ہے

پہلے جب یہ ہماری زندگی میں آئی تو میرے بھائی کو مجھ سے دور کر دیا تھا

اتنی مشکل سے میں نے اسکو بھائی کی زندگی سے نکالا تھا

کیا کچھ نہیں کیا تھا میں نے بھائی کے دل میں اسکے لئے نفرت پیدہ کرنے کے لئے

کتنے جھوٹ بولے تھے بھائی کو اس بات کا یقین دلانے کے لئے کہ وہ صرف انکی دولت سے محبت کرتی ہے

جب اسکو کوئی ان سے بھی رئیس زادہ ملے گا تو وہ انکو بھی چھوڑ دے گی ..

بھائی کو اس بات کا یقین دلانا مشکل تو تھا مگر ناممکن نہیں تھا

صفدر خان اپنی کی ہوئی چالاکی یاد کر رہا تھا کی کتنی چالاکی سے اس نے پریشے کو اپنے بھائی کی زندگی سے نکال پھینکا تھا ..

آخر اسکو سزا تو ملنی ہی تھی کیونکہ اس نے صفدر خان کی بے عزتی کی تھی

مجھے انکار کیا تھا ...

صفدر خان نے ی بات من میں سوچی تھی کیونکہ ماریہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کبھی پریشے کے پیچھے دیوانہ تھا ...

مگر اب وہ پھر سے واپس آگئی میری زندگی میں اور صرف اسکے بدلے کی وجہ سے حرم کے ماں باپ کی پراپرٹی جو ولید کو ملتی اس نے شادی کرنے کے بعد اب وہ بھی ہاتھ سے نکل گئی ہے ..

اور میں پھر سے خالی ہاتھ رہ گیا ہوں

صفدر خان غصّے میں بولا تھا ماریہ کا بھی حال اس سے کچھ مختلف نہ تھا ...

Shaheenebooks.com

صفدر خان اپنا سالوں پرانا غصّہ نکال رہا تھا اس بات سے انجان کہ ہاشم خان جو کسی کام سے انکے کمرے کی طرف آ رہا تھا

صفدر کہ الفاظ سن کر انکے قدم اپنی جگہ جم کر رہ گئے تھے

وہ بے یقینی سے دروازے میں کھڑے اپنے چھوٹے بھائی کی کارنامے سن رہے تھے

اتنا سب کچھ کرتے وقت تمھیں اپنے بھائی کے احساسات کا بلکل خیال نہیں آیا

تم نے یہ نہیں سوچا کہ میرا کیا ہو گا

. ہاشم خان بہت ہی دکھ سے بولا تھا جبکہ انکی بات پر صفدر خان اپنی جگہ کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا

.. وہ انکی بات سے اتنا اندازہ لگا چکا تھا کہ اسکا بھائی انکی بات سن چکا ہے """ '

.. بھائی میری بات سنے جیسا آپ سوچ رہے ہیں ایسا بلکل بھی نہیں ہے

جی بھائی یہ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں

اس سے پہلے کہ وہ دونوں مزید کچھ بولتے ہاشم خان نے ہاتھ کے اشارے سے انکو مزید بولنے سے روکا تھا

...

جو میں نے سنا ہے بلکل ٹھیک سنا ہے

اور اچھا ہوا کہ میں نے سب سن لیا ہے

... اگر آج میں نہ سنتا تو ساری زندگی میں اپنی پری کو غلط سمجھتا رہتا

وہ بہت ہی دکھ سے اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر بولے تھے '

.. کیوں کیا تم نے یہ سب

.. صرف پراپرٹی کے لئے یا اپنی جلن کو ختم کرنے کے لئے

اک بار تو کہتے مجھسے صفدر کہ تمھیں یہ ساری پراپرٹی چاہیے

یا تمھیں پری پسند تھی

تو میں اسی وقت سب کچھ تمہارے نام کر دیتا

... اور رہی بات پری کی اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں پہلے ہی تمہارے راستے سے ہٹ جاتا

.. میرے لئے ہمیشہ سے تم دونوں پہلے رہے ہو ارم کے جانے بعد تو صرف تم ہی بچے تھے میرے

. وہ اپنی بہن حرم کی ماں کا ذکر کرتے ہوئے بولے

ہاشم خان کی باتوں نے صفدر خان کا سر جھکا دیا تھا

... پر تم

تم نے تو اپنی مری ہوئی بہن کی پراپرٹی پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی

.. کیا تمھیں اک پل کے لیے بھی شرم نہیں آئی

.. انہوں نے ان دونوں کو ایک نظر دیکھا تھا جو شرمندہ سے کھڑے تھے

... بھائی میری بات سنیں

... صفدر خان نے اک بار پھر بولنا چاہا تھا مگر انہوں نے پھر سے انکو چپ کروایا تھا

تم نے مجھ سے اک لڑکی کی زندگی برباد کروائی ہے ""

جانتے ہو وہ میرے نکاح میں تھی

.... اور تمہاری وجہ سے میں نے اسکو سزا دی تھی طلاق نہ دینے کی

نکاح کی بات پر صفدر نے حیرانی سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا تھا

.. وہ تو یہ بات بلکل بھی نہیں جانتا تھا

... اسکا ندامت سے اب سر ہی نہیں آنکھیں بھی جھک گئ تھی

وہ اب تک میرے نام پر بیٹھی ہے اور شاید اسی بات کا بدلہ لے رہی ہے وہ ہم سے ہماری حرم چھین کر

... پری کے بارے میں سوچتے ہی انکی آنکھیں نم ہوئی تھی

اک بار تو کہتے مجھسے تم

میں ہنسی خوشی یہ سب تمہارے نام کر دیتا

... لیکن یہ سب کر کے تم نے اک بھائی ہونے کا حق بھی کھو دیا ہے

ہاشم خان گہرے دکھ سے بولے اور اک نظر ان دونوں پر ڈال کر خاموشی سے انکے کمرے سے نکل گئے تھے .

.. جبکہ انکے جانے کے بعد صفدر ندامت سے سر جھکائیں کھڑا رہ گیا تھا

❤❤❤

وہ جب روم میں داخل ہوئی تو وجدان کو جاگتا دیکھ کر حیران ہوئی تھی

وہ روز ہی جان بوجھ کر کمرے میں اس وقت آتی تھی جب وجدان سوچکا ہوتا تھا
اور پھر صبح کو اسکے جاگنے سے پہلے پہلے ہی کمرے سے نکل جاتی تھی ..

اس تھپڑ والے دن کے بعد سے تو حرم نے اسکے سامنے جانا بھی ختم کر دیا تھا
اسکے کمرے میں رہنا اسکی مجبوری تھی

وہ پریشے کے پاس بھی نہیں رہ سکتی تھی کیونکہ انکے پاس سادیہ بیگم رہتی تھی ...

وہ اسکو نظر انداز کرتی صوفہ کی طرف بڑھی تھی اس کمرے میں یہ اسکا بستر تھا ..

وجدان بظاہر تو کوئی فائل دیکھ رہا تھا مگر اسکا اسکا دھیان مکمل طور پر حرم پر تھا '
اسکو حرم کا اسکو یوں نظر انداز کر کے جانا اچھا نہیں لگا تھا ..

تمھیں دوسروں کی باتیں چھپ کر سننے کا بڑا شوق ہے
یہ نئی بات معلوم ہوئی ہے تمہارے بارے میں

وجدان طنزیہ انداز میں بولا تھا
جبکہ اسکی بات پر حرم اپنی جگہ چور سی بن گئی تھی ..

میں آپکی باتیں نہیں سن رہی تھی
وہ....تو..میں بس

... حرم سے اپنی صفائی میں کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا اسکو یہ سوچ کر ہی عجیب لگ رہا تھا کہ وہ اسکو دیکھ چکا تھا

اسکو شرمندہ سا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اسکی طرف بڑھا تھا

بس اک بات اچھی ہے تم میں کہ جھوٹ بہت آسانی سے بول لیتی ہو

.. وہ اسکے قریب آں کھڑا ہوا تھا

..... میں کوئی جھوٹ نہیں بولتی اور آج بھی میں آنٹی کا فون لینے آئی تھی مگر

.. اس سے پہلے کہ حرم مزید کچھ کہتی وجدان نے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا

حرم اس اچانک پڑنے والی آفت کے لئے بلکل تیار نہ تھی

.. وجدان کے کھینچنے پر سیدھا اسکے سینے سے آں لگی تھی

اگر فون ہی لینے آئی تھی تو کمرے میں کیوں نہیں آئی

.. یا ہمیں ساتھ دیکھ کر تمھیں اچھا نہیں لگا

حرم جو اسکی پکڑ سے اپنا بازو آزاد کروا رہی تھی وجدان کی بات پر اس نے شکوہ بھری نظروں سے اسکی

.. طرف دیکھا تھا

? کیا ہوا

.. سچ میں برا لگا تھا

وجدان اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا

. پتہ نہیں کیوں لیکن وہ جاننا چاہتا تھا کہ اسکو کسی اور کے ساتھ دیکھ کر حرم کو کیسا لگتا ہے

مجھے کیسا لگتا ہے

اچھا یا برا

آپکو اس بات کی فکر کیوں ہے ?

آپ تو مجھے چھوڑ دینگے نہ

بھیج دیں گے واپس تو پھر کیوں جاننا ہے آپکو

آپ کریں شادی آرام سے

. حرم اپنی بات کہہ کر پھر سے اسکی پکڑ سے اپنا بازو آزاد کروانے لگی تھی

.. مگر اسکو کوشش کرتا دیکھ وجدان نے اسکا دوسرا بازو بھی تھام لیا تھا

... مطلب تمھیں کوئی فرک نہیں پڑے گا میں تمھیں چھوڑ کر دوسری شادی کروں گا

.. وجدان کی پکڑ میں سختی تھی مگر اسکی سخت پکڑ سے حرم کو تقلیف نہیں ہو رہی تھی

.. کیونکہ تقلیف تو وہ اسکو اپنی باتوں سے دے رہا تھا

.. جب یہ رشتہ بنا ہی تھا ٹوٹنے کے لئے تو اسکے ٹوٹنے سے نہ تو آپکو کوئی فرک پڑے گا اور نہ مجھے

... حرم نے یہ الفاظ کس طرح بولے تھے یہ بس اسکا دل ہی جانتا تھا

جبکہ اسکے جواب پر وجدان کو غصّہ آیا تھا
مگر وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی
... یہ اسکے خود کے الفاظ تھے مگر اب اسکو برے کیوں لگ رہے تھے

.. ہمم... ٹھیک کہا تم نے جو رشتہ بنا ہی ہے ٹوٹنے کے لئے اسکا ٹوٹ جانا ہی بہتر ہوتا ہے

.. اس نے اپنی بات کہہ کر حرم کو صوفہ پر دھکا دیا اور بغیر اسکی طرف دیکھے واشروم میں گھس گیا تھا

.. اسکے جانے کے بعد حرم کتنی ہی دیر بیٹھی واشروم کے بند دروازے کو دیکھتی رہی تھی

❤❤❤

نہیں ہاشم تمھیں ضرور کوئی غلطفہمی ہوئی ہے
. پلز میری بات تو سنو

جو کچھ بھی تم نے دیکھا ہے وہ غلط ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے
پریشے روتے روتے اسکو اپنی بات کا یقین دلانا چاہ رہی تھی

مگر وہ تھا کہ اسکو اک بھی سننے کو تیار نہ تھا

پریشے اگر مجھے کوئی بولتا تو میں اسکی بات کا یقین نہ کرتا کبھی
مگر میں نے خود اس شخص کو اک بار نہیں تین بار آدھی رات کو تمہارے فلیٹ سے نکلتا ہوا دیکھا ہے

? کچھ جواب ہے اسکا تمہارے پاس

اس وقت ہاشم کی آنکھوں میں پریشے کے لئے بے عتباری تھی

میں تمھیں یہ ہی تو سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں کبھی کبھی آنکھوں دیکھا سچ نہیں ہوتا ہے

... یھاں تک کہ میں تو جانتی تک نہیں ہوں کہ کوئی میرے فلیٹ میں آتا ہے

. پلیز میرا یقین کرو میری محبت پر تو تمھیں یقین ہے نہ

.. پریشے نے ہاشم کا ہاتھ پکڑنا چاہا تھا مگر ہاشم نے بے دردی سے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا

... بہت اعتبار تھا تم پر تمہاری محبت پر " "

یہاں تک کہ صفدر نے مجھے کتنی بار تمہارے بارے میں آگاہ کیا تھا

.. کہ تم صرف میری پراپرٹی سے محبت کرتی ہو

مگر نہیں میں نے ہر بار اپنے بھائی کی بات جھوٹلائی ہے

. کیونکہ مجھے اپنی پری پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ تھا

میری پری کبھی ایسا نہیں کر سکتی ہے

... مگر نہیں تم بھی اور لڑکیوں کی طرح نکلی

.. جھوٹی فریبی

.. اسکے الفاظ نہیں تھے تیر تھے جو پریشے کی روح تک کو زخمی کر رہے تھے

پریشے تم نے میری محبت کا قتل کیا ہے .

ہاشم خان بہت ہی دکھ سے بولا تھا

نہیں ہاشم پلز ایسا مت بولو میں مر جاؤں گی .

یہ سب جھوٹ ہے تمہاری آنکھوں کا دھوکہ ہے

پریشے اسکے قدموں میں بیٹھ کر اس سے التجا کر رہی تھی ...

وہ اسکی محبت تھا اسکا عشق

اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اسکے بارے میں ایسا سوچ رہا تھا ..

کچھ دھوکہ نہیں ہے پری سب کچھ صاف ہے

بلکہ دھوکہ تو میرے ساتھ ہوا ہے ...

تم نے میری محبت کا قتل کیا ہے

میں تمھیں چھوڑ تو رہا ہوں لیکن تمھیں اس رشتے سے آزاد نہیں کروں گا ...

جو تم چاہتی ہو نہ وہ کبھی پورا نہیں ہو گا کبھی نہیں وہ اک نظر روتی ہوئی پری کو دیکھتا تیزی سے وہاں سے نکل گیا تھا ..

جبکہ پریشے وہیں بیٹھی چیختی رہی اسکو پکارتی رہی لیکن وہ نہیں پلٹا تھا ..

وہ چلا گیا تھا ہمیشہ کے لئے اسکو چھوڑ کر بلکہ اس نے تو وہ شہر ہی چھوڑ دیا تھا ...

پریشے کی روتے روتے حالت خراب ہوتی چلی گئی تھی

.. اسکی دوست جو اس فلیٹ میں اسکے ساتھ رہتی تھی اس نے سادیہ کو کال کر کے وہاں بلایا تھا

اپنی بہن کی ایسی حالت دیکھ کر سادیہ کا دل پھٹا سا گیا تھا

وہ اسکو اپنے ساتھ واپس گھر لے آئی تھی

.. مگر پریشے تو جیسے خاموش ہو کر رہ گئی تھی

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سادیہ کو پریشے کے ماں بننے کی خبر ملی تھی

... انکے تو جیسے پیروں کے نیچے سے کسی نے زمین ہی کھینچ لی تھی

.انکو ہاشم پر ہی شق ہوا تھا انہوں نے ہاشم خان کو بہت تلاش کرنے کی کوشش کی مگر وہ انکو نہ ملا '

پریشے کی حالت کی وجہ سے وہ کوئی دوسرا قدم بھی نہیں اٹھا سکتی تھی

... لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لئے انہیں وہ شہر بھی چھوڑنا پڑا تھا

. وہ سوچتی تھی کہ انکی بہن کے ساتھ زیادتی کی ہے ہاشم خان نے

. جبکہ وہ انکو ان دونوں کے نکاح کے بارے میں علم نہیں تھا

سمن کی پیدائش کے بعد تو جیسے وہ بلکل خاموش ہی ہو گئی تھی

.. مگر جب بھی طبیعت خراب ہوتی تو ایسے ہی شور مچاتی تھی

وجدان بچپن سے اپنی آنی کو درد میں تڑپتا ہوا دیکھتا تھا اور بس جب سے ہی اس نے اپنی آنی کے قصوروار

... سے بدلہ لینی کی سوچی تھی

وہ اپنا بدلہ تو لے رہا تھا مگر کہیں نہ کہیں اسکے دل میں حرم کی معصومیت نے جگہ بنالی تھی

اسکا دماغ اس بات سے انکار کرتا تھا مگر اسکا دل کچھ اور ہی کہتا تھا ..

دل اور دماغ کی جنگ میں وہ خود کو پھنسا ہوا محسوس کر رہا تھا ..

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحب آپ ایسے اندر نہیں جا سکتیں " '

رک جائیں ...

گارڈ ہاشم خان کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا اسکو اندر جانے سے روک رہا تھا

مگر آج تو ہاشم خان نے نہ رکنے کی قسم کھائی ہوئی تھی

آج وہ بس اپنی پری سے ملنا چاہتا تھا

اسکو دیکھنا چاہتا تھا

اپنی پری سے مل کر اس سے اپنی غلطی کی معافی مانگنا تھی

اسکی پری چاہے جو سزا اسکو دیتی

وہ ہنسی خوشی قبول کرنے کو تیار تھا ...

صاحب رکے جایں

میری نوکری کا سوال ہے شاہ صاحب ہمیں نوکری سے نکال دیں گے ..

... بیچارہ گارڈ پریشانی سے اسکے پیچھے پیچھے بولتا جا رہا تھا

' کون ہیں آپ اور ایسے کیسے چلے آرہے ہیں میرے گھر میں

سادیہ بیگم جو لان میں ٹہل رہیں تھیں ہاشم خان کو اپنے گھر کے اندر گھستا دیکھ کر اسکے پاس آئی تھی

.. جبکہ انکا گارڈ بھی ہاشم خان کے پیچھے ہی تھا

مجھے میری پری سے ملنا ہے

.. پلیز بس اک بار مجھے میری پری سے ملوا دو

. ہاشم خان یکدم سے سادیہ بیگم کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا

وہ دونوں ایک دوسرے سے انجان تھے

... نہ سادیہ بیگم نے کبھی ہاشم خان کو دیکھا تھا نہ ہاشم نے سادیہ بیگم کو

.. کون ہو تم اور پری سے کیوں ملنا ہے

.. انکے منہ سے پری کا نام سن کر اک پل کے لئے تو وہ حیران ہو گئیں تھیں

. میں ہاشم خان ہوں پری کا ہاشم

... پلیز مجھے بس اک بار ملنے دو اس سے

.. انکی بات پر سادیہ بیگم بس انکو دیکھتی ہی رہ گئیں تھی

. یہ وہ شخص تھا جس نے انکی بہن کی زندگی برباد کی تھی

.. انکی آج جو حالت ہے اس شخص کی وجہ سے تھی

تمہاری ہمّت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی

اور اب کیوں ملنا چاہتے ہو ان سے ...

یہ آواز وجدان کی تھی جو لان میں اپنی ماں کے پاس آ رہا تھا

مگر اپنی ماں کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکی غصّے سے رگے تن گئی تھی ...

مجھے پریشے سے بس معافی مانگنی ہے بس اک بار ملنے دو مجھے

ہاشم خان کے لہجے میں التجا تھی ...

جبکہ سادیہ بیگم اور وجدان انکو نفرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے

آج تمھیں اتنے سالوں بعد اپنا کیا ہوا گناہ یاد آ گیا یا یہ بھی کوئی نئ سازش ہے تمہاری

انکو تقلیف دینے کی ...

وجدان کے لہجے میں انکے لئے صرف نفرت تھی

اسکی آواز سن کر سمن بھی باہر آئی تھی ..

میں نے کوئی گناہ نہیں کیا پریشے میری بیوی ہے بس ہمارے درمیان کچھ غلطفہمی ہو گئی تھی

جس وجہ سے میں نے اسکو چھوڑ دیا تھا

لیکن اب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے

اور میں بس اپنی پری سے معافی مانگنا چاہتا ہوں مجھے بس اک بار ملنے دو ...

ہاشم خان کی بات پر ان تینوں کے سر پہ جیسے کسی نے بم سا پھوڑا تھا

.. آج تک وہ لوگ جو سمجھتے آئں تھے ایسا کچھ نہیں ہوا تھا انکی پری کے ساتھ

اتنے سالوں میں تو تمھیں کبھی خیال نہیں آیا اپنی بیوی کا کی وہ کیسی ہے

.. کس حال میں ہے

.. جبکہ تم تو یہ تک نہیں جانتے ہو کہ اس بیوی سے تمھاری کوئی بیٹی بھی ہے

.. اور آج یوں اچانک سے تمہیں اپنی بیوی کا خیال آگیا

سادیہ بیگم طنزیہ انداز میں بولی

... جبکہ انکے منہ سے اپنی اولاد کے بارے میں سن کر اپنی جگہ جم سے گئے تھے

... میری بیٹی..

.. کہاں ہے میری بیٹی

میں آپ لوگوں کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں

... مجھے بتاؤ کہاں ہیں دونوں

وہ کیسا بد نصیب باپ تھا اسکی نظروں کے سامنے اسکی بیٹی کھڑی ہوئی تھی

... اور وہ اس بات سے ناواقف تھا

... ماموں جان

... وہ تینوں بے بس باپ کو دیکھ رہے تھے جب حرم دوڑتی ہوئی وہاں آئی تھی

حرم کی آواز پر ان تینوں نے اک ساتھ مڑ کر دیکھا تھا

... حرم میری بیٹی

... حرم کو دیکھ کر انکی آنکھیں نم ہوئی تھی

... تم اپنے کمرے میں جاؤ

... حرم جو انکے پاس جا رہی تھی وجدان نے سختی سے اسکا بازو پکڑ کر اسکو روکا تھا

پلز مجھے میرے ماموں جان سے ملنے دو

.. پلیز بس ایک بار

.. اس نے وجدان کی طرف دیکھا مگر وہ تو اسکی طرف دیکھ ہی نہیں رہا تھا

تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا

اسکو پھر سے آگے بڑھتا دیکھ کر وہ سخت لہجے میں بولا

.. مگر جب حرم پھر بھی نہ مانی تو وہ اسکا کھینچتا ہوا اندر لا یا تھا

.سادیہ بیگم کو وجدان کی حرکت بلکل اچھی نہیں لگی تھی

.... ہاشم خان بے بسی سے کھڑا بس اسکو جاتا دیکھتا رہا تھا.

وجدان اسکو زبردستی اپنے ساتھ کھینچتا ہوا کمرے میں لایا اور غصّے میں اسکو زمین پر پٹخا اور بغیر اسکی طرف '

. دیکھے تیزی سے کمرے سے نکلا تھا

اسکے جان کے بعد حرم کو کچھ خبر نہیں ہوئی تھی کہ باہر کیا ہوا

.. وجدان نے اسکے ماما سے کیا کہا

.. وہ بس وہیں بیڈ پر بیٹھی بیٹھی روتی رہی تھی

❤❤❤❤

.. امی اک بار میری طرف دیکھیں نہ'

.. صرف اک بار اپنی بیٹی کو دیکھ لیں

. میں جانتی ہوں آج تک میں نے آپکو غلط سمجھا

. کبھی آپکی فکر نہیں کی

. صرف اس لئے

... کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ آپ اپنی اس حالت کی خود ذمیدار ہیں

پر میں غلط تھی

.. غلط تو آپکے ساتھ ہوا تھا

.. سمن آج اپنی ماں کے پاس بیٹھی اپنے آج تک کے رویہ کے بارے میں معافی مانگ رہی تھی

آج اسکے سامنے یہ حقیقت آئی تھی کہ وہ جو بھی اپنی ماں کے بارے میں سوچتی تھی سب غلط تھا

میں مانتی ہوں کہ میں بہت بری بیٹی ہوں..

.. کبھی بھی میں نے آپکا درد سمجھنے کی کوشش نہیں کی

... کبھی آپکے پاس نہیں آئی

آپ ہی بتائیں میں کیا کرتی

.. کتنا مشکل تھا میرے لئے اس بات کو قبول کرنا کہ میں ناجائز اولاد ہوں

.. صرف اس بات سے مجھے غصّہ آتا تھا

... میں سوچتی تھی کہ کہیں نہ کہیں آپکی بھی غلطی رہی ہو گی

.. مگر آج میں غلط ثابت ہو گئی ہوں

.. اس نے انکے دونوں ہاتھوں کو تھام رکھا تھا

.. اسکو ٹھیک سے یاد بھی نہیں تھا کہ وہ کب یوں اس طرح سے اپنی ماں کے پاس بیٹھی تھی

اگر کوئی انسان غلط ہے تو وہ ہے ہاشم خان

... جو بد قسمتی سے میرا باپ ہے

... امی پلیز مجھے معاف کر دینا

.. سمن کے بولتے بولتے آنکھوں سے آنسوں بہنا شروع ہو چکے تھے

سادیہ بیگم جو پریشے کو دیکھنے آ رہی تھی سمن کی ساری باتیں سن چکی تھی

.. سمن کو یوں اپنی ماں کے پاس بیٹھا دیکھ کر انکو بہت خوشی ہوئی تھی

... وہ جس خاموشی سے وہاں آئی تھی اتنی ہی خاموشی سے وہاں سے چلی گئیں تھیں

وہ جب کمرے میں آیا تو اسکی نظر بیڈ پر لیٹی حرم پر پڑی تھی '

.. اسکو اپنے بیڈ پر یوں لیٹا دیکھ کر اسکو حیرانی ہوئی تھی

مگر اگلے ہی لمحے اپنی آج کی گئی زیادتی یاد آئی تو وہ کچھ شرمندہ سا ہوا تھا

.. کیسے اس نے بے دردی سے اسکو کمرے میں لا کر پٹخا تھا

اس وقت وہ بہت غصّے میں تھا اس لئے اسکو یہ احساس تک نہ ہوا کہ اسکے اس طرح سے کرنے پر حرم کو

... چوٹ بھی لگ سکتی تھی

.. لیکن ہاشم خان کو اپنے گھر دیکھ کر اس پر اک جنوں سوار ہو گیا تھا

.. اور ہاشم خان کا سارا غصّہ وہ حرم پر نکلتا تھا

.. اسکو تقلیف دے کر

.. جبکہ حرم کو تقلیف میں دیکھ کر وہ خود بھی تو بے سکون ہو تا تھا

.. اسکی تقلیف اور چوٹ کے بارے میں خیال آتے ہی وہ بیڈ پر لیٹی حرم کی طرف بڑھا تھا

.. وجدان بیڈ کے قریب پہنچ کر کچھ لمحے تو یوں ہی کھڑا سوتی ہوئی حرم کو دیکھتا رہا تھا

مگر اگلے ہی لمحے اسکی نظر حرم کی پیشانی پر لگی چوٹ پر پڑی تو

.. اسکی شرمندگی میں اضافہ ہوا تھا

وہ بہت ہی آہستگی سے اسکے برابر میں بیٹھا تھا

اسکی نظریں ابھی بھی حرم کی چوٹ پر ہی تھی

.. چوٹ زیادہ گہری نہیں تھی ہلکا سا خون نکل کر خشک ہو چکا تھا

.. وجدان سے بہت ہی آہستگی سے ہاتھ بڑھا کر اسکے زخم کو چھوا تھا

کتنا غلط کرتا تھا وہ اسکے ساتھ

... جبکہ اسکا تو کوئی قصور نہیں تھا

وجدان اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا سوچ رہا تھا کہ یکدم سے وہ جھکا اور حرم کی چوٹ پر اس نے اپنے لب رکھ دیے تھے .

.. کتنی معصوم ہے وہ اور اک وہ تھا جو ہر وقت اسکو تقلیف دینے کے بارے میں سوچتا رہتا تھا

.. وہ اس پر جھکا اسکے چہرے کو دیکھتا اپنے دل میں اتار رہا تھا

حرم جو گہری نیند میں تھی اسکے لمس کی شدت اور اسکی گرم سانسوں کی تپش سے اس نے ہلکا سا کسمسا کر اپنی آنکھیں کھولی تھی

گہری نیند سے اٹھنے کی وجہ سے پہلے تو اسکی کچھ سمجھ نہیں آیا

مگر وجدان کو اپنے اوپر جھکا دیکھ کر اسکی نیند یکدم سے اڑی تھی۔

اس نے ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھنا چاہا

مگر اسکا ارادہ بھانپ کر وجدان نے اسکے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھ کر اسکی کوشش کو ناکام کر کے اس پر مزید جھکا تھا .

اسکو خود پر جھکتا دیکھ کر حرم نے ڈر کے اپنی آنکھیں بند کی تھی

دل کی دھڑکنے یکدم سے تیز ہوئی تھی ...

اتنی بھی کیا جلدی ہے یہاں سے جانے کی

تم یہاں آئی تو تھی اپنی مرضی سے لیکن

جاوگی تب جب میری مرضی ہوگی ...

وہ حرم کی بند آنکھوں کو دیکھ کر بولا تھا ..

اسکی بات پر حرم نے یکدم سے اپنی آنکھیں کھولی تھی ...

اس وقت وہ اسکے بہت نزدیک تھا اتنا کہ وہ اسکی سانسوں کی گرماہٹ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی ..

ہر بار آپکی مرضی نہیں چلے گی ..

ہٹے مجھے جانے دیں ...

حرم اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو سمبھالتی بامشکل بول پائی تھی ...

اسکو وجدان کی شام والی حرکت یاد آئی تھی کتنی بے دردی سے اس نے دھکا دیا تھا اسکو

یہاں تک کہ اسکے ماموں سے بھی ملنے نہیں دیا ..

جب وہ نہ ہٹا تو حرم نے اسکے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسکو خود سے دور کرنا چاہا تھا

.. مگر وجدان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی قید میں کر لیا تھا

.. اسکی اس حرکت پر حرم کا حلق تک خشک ہوا تھا

... شاید تم بھول رہی ہو

یہ گھر یہ کمرہ... اور یہ بیڈ سب میرا ہے

اور تم بھی اس وقت میرے نکاح میں ہو

جسکا مطلب ہے میں تم پر بھی اپنی مرضی چلا سکتا ہوں

.... سارے حق ہیں مجھے تم پر

وہ اپنی باتوں سے اسکو بہت کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا آج حرم کو اسکی آنکھوں میں اک الگ ہی رنگ نظر آ رہا تھا

..

.. پلیز جانے دو

حرم اس سے نظریں چراتی ہوئی بولی تھی

... اسکو لگ رہا تھا اگر وہ اسی طرح اسکو دیکھتی رہی تھی خود کو بھی بھول جائے گی

. اسکے اس طرح سے نظریں پھیر لینے سے وجدان نے اس پر جھک کر باقی کا فاصلہ بھی ختم کیا تھا " "

... گھبراؤ مت میں ابھی کچھ نہیں کر رہا ہوں

... لیکن جس دن میں نے اپنی مرضی چلائی نہ تو تم بھی مجھے روک نہیں پاؤ گی

وہ جھکا اسکے کان میں سر گوشی کے انداز میں بول رہا تھا

. بولتے ہوئے اسکے لب حرم کی کان کی لو کو چھو رہے تھے

اسکے ہونٹوں کا لمس اپنے کان کی لو پر محسوس کر کے حرم کی جیسے جان ہی نکل گئی تھی

... اس نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کی تھی

تھوڑی دیر بعد اسکو اپنی پیشانی پر اسکا لمس محسوس ہوا تھا

.. اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وجدان اسکی پیشانی پر لگی چوٹ پر کریم لگا کر اٹھا تھا

وہ اپنی جگہ لیٹی بے یقینی سے اسکی پشت کو دیکھتی رہی تھی

.. کیا تھا یہ شخص خود ہی زخم دیتا اور خود ہی مرہم بھی لگاتا تھا

کبھی کبھی انسان زندگی میں ایسی غلطیاں کر دیتا ہے کہ چاہنے کے باوجود بھی وہ اپنی کی گئی غلطیوں کی ' ٹھیک نہیں کر سکتا ہے

... چاہے اس انسان سے وہ غلطی انجانے میں ہی ہوئی ہو

یہی کچھ حال ہاشم خان کا بھی تھا

انہوں نے اپنے بھائی کی باتوں میں آکر اس انسان پر شک کیا جس پر وہ خود سے بھی زیادہ بھروسہ کرتے تھے

جو انکا عشق تھی

.. انکی محبت

. لیکن انکی صرف اک غلطی نے انکو اپنی محبت سے دور کر دیا تھا

.. انکی اک غلطی انکے شق کی وجہ سے صرف اک نہیں دو زندگیاں برباد ہوئی تھی

انکا یہ پچھتاوا کسی بھی لمحے انکو سکون نہیں لینے دے رہا تھا

. انکی کوئی اولاد بھی تھی اور وہ آج تک اس بات سے انجان رہے تھے

. یہ بات انکو سب سے زیادہ تقلیف پہنچا رہی تھی

اور اپنی اس حالت کا زمیدار وہ خود ہی تو تھے

نہ وہ اپنے بھائی کی باتوں میں آتے

.. اور نہ انکی زندگی میں اتنا بڑا طوفان آتا

.. اب صرف پچھتانے کے علاوہ اور وہ کیا کر سکتے تھے

. کتنی کوشش کی تھی انہوں نے آج اپنی پری سے ملنے کی

مگر ہر کوئی انکو انکی پری سے دور کرنے میں لگا ہوا تھا

. اس وقت وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہے تھے

بھائی آپ کہاں رہ گئے تھے

. جانتے ہیں میں کتنا پریشان رہا ہوں آپکے لئے

نہ آپکا فون لگ رہا تھا

... اور آج تو آپ آفس بھی نہیں گئے تھے

. وہ رات کے وقت جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے تو صفدر جو پریشانی میں انکا انتظار کر رہے تھے

.. ہاشم خان کو گھر آتا دیکھ انکی طرف بڑھے تھے

آج انکے لہجے میں اپنے بھائی کے لئے فکر مندی تھی

.. صفدر خان کی آواز پر ہاشم صاحب بس اک نظر انکی طرف دیکھ کر اپنے کمرے کی بڑھے تھے

.. اس دن کے بعد سے انہوں نے سب سے مکمل طور پر بات بند کی ہوئی تھی

.. صفدر نے بہت بار اپنے بھائی سے معافی مانگنے کی کوشش کی مگر انکے جواب میں صرف خاموشی ہوتی تھی

آخر وہ کیسے اتنی جلدی معاف کر دیتے انھیں اتنی بڑی سازش کی تھی انکے بھائی نے انکے خلاف انکی پری

... کے خلاف

بھائی میں جانتا ہوں آپ مجھسے نفرت کرنے لگے ہیں میری کسی بھی بات کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہو گا

لیکن میرا یقین کریں بھائی میں بہت شرمندہ ہوں

... میں نے بہت غلط کیا

دولت کی خاطر میں اپنی بہن کی بیٹی کے بارے میں غلط سوچ رہا تھا

.. آپکے ساتھ غلط کیا

میں بہت شرمندہ ہوں اپنی غلطیوں کے لئے

... مجھے معاف کر دیں بھائی

وہ اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر بہت ہی دکھ سے بولے تھے

... انکے لہجے میں ہی نہیں انکی آنکھوں میں بھی شرمندگی تھی

. تم نے میرے ساتھ غلط نہیں کیا صفدر تم نے تو میری زندگی برباد کی ہے

.. صرف اس پراپرٹی کی وجہ سے

ہاشم خان کی آواز کے ساتھ ساتھ انکی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی جسے دیکھ کر صفدر خان کا سر مزید جھک گیا تھا ...

.. بلکہ تم نے میرے ساتھ دو اور لوگوں کی زندگی برباد کی ہے

.. ہاشم خان کی بات پر صفدر نے اپنا سر اٹھایا تھا

تم نے میری اور پریشے کے ساتھ ساتھ ہماری بیٹی کی بھی زندگی برباد کی ہے

.. مجھ سے اسکا بچپن چھین لیا تم نے

... ہاشم خان نے جیسے انکے سر پر بم پھوڑا تھا

.. کیا ہوا حیران ہو گئے نہ یہ سن کر

مجھے دیکھو میں کتنا بدنصیب باپ ہوں جسے ابھی کچھ ہی گھنٹوں پہلے ہی معلوم ہوا ہے کہ میری کوئی اولاد بھی ہے ..

... اس وقت مجھ پر کیا گزری ہو گی تم کبھی سمجھ بھی نہیں سکو گے

. ہاشم خان خاموش کھڑے اپنے بھائی کی طرف دیکھ رہے تھے

.. جسکے پاس اب الفاظ ہی نہیں تھے ان سے کچھ کہنے کے لئے

.. معافی چاہیئے نہ تمھیں میری

تو جاؤ مجھے میری بیٹی کا بچپن لوٹا دو

.. مجھے میری بیٹی میری بیوی لوٹا دو

.. تب مجھے لگے گا کہ تم سچ میں شرمندہ ھو

ہاشم خان اپنی بات کہہ کر وہاں رکے نہیں تھے

اب کچھ بچا بھی نہیں تھا کہنے کے لئے

.... جبکہ صفدر خان وہیں کھڑے اپنے بھائی کو دور جاتا دیکھتے رہے تھے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک
بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی
تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفکیٹ
دیا جائے گا۔ اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو
بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
واٹس ایپ : 923135408491
ای میل : shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com
Imagitor

... بیٹا دانی تم نے آگے کے بارے میں کیا سوچا ہے کب تک یوں ہی چلتا رہے گا ''

سادیہ بیگم چائے پیتے وجدان سے مخاطب ہوئی تھی

.. کیا مطلب امی

? کس بارے میں سوچنے کی بات کر رہیں ہیں آپ

.. وجدان نے اپنا چائے کا کپ اک طرف رکھ کر نا سمجھی سے انکی طرف دیکھا

میں حرم کی بات کر رہی ہوں میں

تم نے اس سے بدلہ لینے کے لئے شادی کی تھی نہ اور اب جب سب کچھ سامنے آچکا ہے

... جیسا ہم سوچتے تھے ایسا کچھ نہیں ہے تو اب

.. سادیہ بیگم نرمی سے اسکو اپنی بات سمجھا رہیں تھی

انکی بات سن کر وہ کچھ پل تو انکو خاموشی سے دیکھتا رہا تھا

.. ٹھیک ہی تو کہہ رہیں تھیں وہ

اس نے حرم کے بارے میں تو کچھ سوچا ہی نہیں تھا

... کیا وہ واقعی میں اسکو چھوڑ دیگا

... اک اسی سوال کا جواب نہیں تھا اسکے پاس

.. امی ہاشم خان نے برا کیا ہے آنی کے ساتھ انکی حالت نہیں دیکھی آپنے '

اب ہاشم خان کی یہ ہی سازا ہے

.. وہ اپنی دونوں بیٹی کے لئے تڑپتا رہے گا

.. ساری زندگی وہ معافی مانگتا بھی رہے مگر اسکو کبھی معافی نہیں ملے گی

.. اس نے اک نظر اپنی ماں کو دیکھ کر پھر سے اپنا کپ اٹھایا تھا

.. مگر بیٹا اک بار ہمیں اسکی بات سن لینی چاہیے کیا پتہ پہلے کی طرح ہم غلط ہی ثابت ہو

... کیا پتہ وہ سچ کہہ رہا ہو

.. اور دوسری بات ان سب میں حرم کا کیا قصور ہے کب تک تم یوں اسکو اسکے اپنوں سے دور رکھو گے

سادیہ بیگم ہاشم خان کے حق میں بول رہیں تھی وہ اب تک ہاشم خان کے چہرے پر جو درد تھا جو اداسی تھی

.. وہ بھول نہیں پائی تھی

اور کچھ حرم کی باتوں کا اثر تھا اس نے سادیہ بیگم کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی اور وہ کچھ کچھ اسکی بات سے قائل بھی ہو گئیں تھیں...

امی میں نے کہہ دیا نہ کہ میں اس شخص کے بارے میں اک لفظ بھی نہیں سننا چاہتا ہوں اور رہی بات حرم کی تو ....

دیکھیں خالہ امی آج ہمارے ساتھ کون ناشتہ کرنے آیا ہے ...

اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ بولتا سمن پریشے کو اپنے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر لیکر آئی تھی ...

پریشے کو یوں اس طرح سے اپنے روم سے باہر دیکھ کر وجدان اور سادیہ خوشی سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے ..

آج تو تم نے بہت ہی بڑا کام کیا ہے

ماننا پڑے گا تمھیں ..

وجدان پریشے کو کرسی پر بیٹھاتا ہوا سمن کی طرف دیکھ کر بولا تو اسکی بات پر سادیہ بیگم بھی مسکرا دی تھیں

..

وہ تینوں اب پریشے کو ناشتہ کروا رہے تھے کبھی وجدان کچھ کھلا رہا تھا تو کبھی سمن .

وہ دونوں ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے ...

جہاں وہ دونوں خوش نظر آ رہے تھے وہیں ان دونوں کو یوں اس طرح سے دیکھ کر دروازے میں کھڑی حرم اداس ہوئی تھی ..

کتنا خوش رہتا ہے وہ سمن کے ساتھ اور اک وہ تھی جسکو دیکھ کر ہمیشہ ہی اسکے ماتھے پر بل پڑے رہتے تھے ...

کیا وہ اتنی ناپسند تھی اسکو

کیا اسکے لئے اس رشتے کی بھی کوئی اہمیت نہیں تھی جو ان دونوں کے بیچ تھا ...

حرم کی آنکھیں یہ سوچتے ہی نم ہوئی تھی اک درد سا سینے میں اٹھا تھا ..

بیٹا حرم وہاں کیوں کھڑی ہو یہاں آؤ نہ ...

سادیہ بیگم کی نظر جب دروازے میں کھڑی حرم پر پڑی تو انہوں نے اسکو اپنے پاس بلایا تھا ..

حرم کا نام سن کر سمن کے ساتھ ساتھ وجدان کے ہونٹوں سے مسکراہٹ اکدم سے غائب ہوئی تھی

یہ منظر حرم کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکا تھا ..

وہ اپنے آنسوں ضبط کرتی ناچاہتے ہوئے بھی سادیہ بیگم کی طرف بڑھی تھی ..

انکے اشارے پر وہ انکے ساتھ والی چیئر پر آن بیٹھی اسکے بیٹھنے کے بعد اب ڈائننگ ٹیبل پر مکمل خاموشی تھی ...

وجدان اور سمن تو اسکو ایسے نظر انداز کیے بیٹھے تھے جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو

جبکہ سادیہ بیگم کچھ نہ کچھ اسکو کھانے کو دے رہیں تھی ...

حرم سے جب مزید برداشت نہ ہوا تو وہ سے اٹھی تھی

... اگر وہ وہاں اور بیٹھتی تو اپنے آنسوں پر ضبط نہیں کر سکتی تھی

.... مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ وجدان کی آنکھوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا

اپنی آنی کو انکے روم میں لے جانے کے بعد جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو حرم اسکو کہیں نظر نہیں آئی تھی ..

اسکے ڈائننگ ٹیبل سے جانے کے بعد وجدان کا وہاں بیٹھنے کا دل بلکل ہی نہیں کر رہا تھا

کچھ دیر بعد وہ آنی کو انکے کمرے میں لیکر گیا تو حرم وہاں بھی نہیں تھی

...اس نے سوچا کہ شاید وہ اپنے کمرے میں ہو گی لیکن اسکو یہاں بھی موجود نہ پا کر اسکا دل بے چین ہوا تھا

وہ اسکو تلاش کرنے کے لئے کمرے سے نکلنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ

حرم دروازہ کھولتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی

مگر وجدان کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر اک پل کے لئے تو وہ حیران ہوئی تھی

..اسکو لگا تھا کہ وہ آفس جا چکا ہو گا اس لئے وہ کمرے میں آئی تھی مگر وہ ابھی تک گیا نہیں تھا

اسکو اپنے سامنے دیکھ کر اک سکون سا ملا تھا اسکے دل کو

... اسکی ایسی حالت کیوں ہو رہی تھی وہ خود سمجھ نہیں پا رہا تھا

.. مگر اسکی روئی روئی اور لال آنکھیں دیکھ کر اسکا دل یکدم سے بے چین ہوا تھا

? تم روئی تھی

... وہ اسکی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر بولا تھا

... نہیں

حرم صرف اک لفظ میں اسکو جواب دیتی اسکی سائیڈ سے نکلی تھی

اسکا ارادہ واشروم میں جانے کا تھا

.. اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی وجدان نے اسکا بازو پکڑ کر اسکو جانے سے روکا تھا

? کیوں روئی ہو تم

.. اسکے لہجے کے ساتھ ساتھ اسکی پکڑ میں بھی سختی تھی

.. اسکو غصّہ آیا تھا حرم کے جواب پہ

آپسے بہتر کون جانتا ہو گا میرے غم اور رونے کی وجہ کیا ہے

... پھر بھی آپ پوچھ رہے ہیں

.. حرم کی آنکھیں پھر سے نم ہوئی تھی

.. اسکو دکھ ہوا تھا وجدان کی سخت پکڑ سے نہیں اسکے سخت لہجے سے

. ہمیشہ اسکے حصّے میں اسکا غصّہ ہی کیوں آتا تھا

.. نہیں میں کچھ نہیں جانتا ہوں

مجھے صرف تمہارے منہ سے سننا ہے کیوں روئی تم وہ جاننا چاہتا تھا اسکے رونے کی وجہ

... اسکو لگ رہا تھا کہ وہ آج صبح والی بات کی وجہ سے روئی تھی

اسکی بات پر حرم کا دل کیا کہ چیخ چیخ کر کہہ دے کہ وہ اسکی وجہ سے روئی ہے

... اسکو پتہ نہیں کیوں لیکن سمن کے ساتھ دیکھ کر اسکو بہت برا لگتا ہے

... وہ برداشت نہیں کرپاتی ہے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر

مگر وہ جانتی تھی کہ اسکے احساسات کی اسکو کوئی قدر نہیں ہے

وہ یہ سب کہہ کر اپنی توہین نہیں کروانا چاہتی تھی۔

میں اپنے ماموں کی وجہ سے روئی ہوں

..اک بار آپ موقع تو دو انکو اپنی صفائی میں کچھ کہنے کا

... وہ کسی کے ساتھ غلط نہیں کرسکتے ہیں ضرور کوئی وجہ رہی ہو گی

.. حرم اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی

... جبکہ اسکا جواب سن کر وجدان کو اچھا نہیں لگا تھا وہ کچھ اور سننا چاہتا تھا اس سے

... جو وہ اس وقت اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ اسکی زبان پر نہیں تھا

.. میں تمہاری بات ضرور سنتا اگر تم اپنے رونے کی صحیح وجہ بتاتی

.. لیکن تم نے جھوٹ بولا ہے

... جب تم میں سچ بولنے کی ہمت آجائے تو تب میں تمہاری بات بھی سنو گا

.. وہ اسکا بازو جھٹکے سے چھوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا

... تم بہت ظالم انسان ہو وجدان شاہ بہت ظالم

حرم اپنی سوچوں میں اس سے مخاطب ہوئی اور

اک آنسوں خاموشی سے اسکی آنکھ سے گرا تھا

❤❤❤

.. کیا بات ہے سمن میں دیکھ رہا ہوں تم آج کل بہت خاموش رہنے لگی ہو '

.. اب نہ تم مجھسے بحث کرتی ہو نہ کسی بات کے لئے ضد کرتی ہو

? خیریت تو ہے

.. وجدان اپنے سامنے کب سے خاموش بیٹھی سمن کو دیکھ کر بولا تھا

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے نوٹ کر رہا تھا کہ وہ جب سے آئی تھی یوں ہی بیٹھی تھی

.. اور یہ نئی بات تھی کیونکہ سمن خاموش بیٹھنے والوں میں سے نہیں تھی

... کچھ نہیں بس ایسے ہی

.. اور تم تو جانتے ہی ہو نہ کہ پچھلے کچھ دنوں میں کتنا کچھ ہو گیا ہے

.. سمجھ نہیں آتا کیا صحیح ہے اور کیا غلط

.. وہ کچھ الجھی الجھی سی لگی تھی اسکو

.. اسکا کبھی کبھی تو دل کرتا کہ اپنے باپ کو معاف کر دے

.. مگر اپنی ماں کی حالت دیکھ کر وہ اپنا ارادہ بدل لیتی تھی

سمن کی طرح وجدان کا حال بھی اس سے کچھ مختلف نہ تھا

.. اسکی سوچوں میں بس حرم تھی

.. اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہوتا جا رہا تھا اسکے ساتھ

... اور سمن

..وہ سمن سے بھی تو وعدہ کر چکا تھا

.. چلو چھوڑو یہ سب آج ہم دونوں کہیں باہر ڈنر کے لئے چلتے ہیں

... کافی وقت ہو گیا ہم کہیں نہیں گئے ہیں

.. سمن کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر آیا تھا

ہمارا موڈ بھی اچھا ہو جائے گا

کیوں ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ میں ..

وہ مسکرا کر بولی تھی اس نے بھی نا چاہتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی تھی ...

اگر کوئی اور وقت ہوتا تو وہ منع کر دیتا مگر فلحال وہ خود بھی اپنی سوچوں سے پیچھا چھوڑنا چاہتا تھا اس لئے اٹھ کھڑا ہوا تھا ...

آج ڈینر میری پسند کا ہو گا

سمن اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی تھی

اسکی بات پر وجدان مسکرایا تھا مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکی مسکراہٹ یکدم سے غائب ہوئی تھی ...

تم یہاں کیوں ائے ہو .

صفدر خان کو اپنی کمپنی کے باہر کھڑا دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے

اسکی بات پر سمن نے اس شخص کی طرف دیکھا اسکے لئے وہ سخص بلکل اجنبی تھا ..

میں جانتا ہوں تمھیں میرا یہاں آنا بلکل پسند نہیں آیا ہے مگر بس اک بار میری بات سن لو ..

صفدر خان اسکی طرف بڑھا تھا ..

میں تمہاری اور نہ تمہارے بھائی کی کوئی بھی بات سننا چاہتا ہوں

بہتر ہے تم یہاں سے چلے جاؤ ..

وہ سمن کو لئے اپنی کار کی طرف بڑھا تھا ..

رک جاؤ بس اک بار سن لو ..

مجھے میرے بھائی نے یہاں نہیں بھیجا ہے میں یہاں اپنا گناہ قبول کرنے آیا ہوں ..

صفدر خان ان دونوں کے پیچھے چلتے ہوئے بولا

اسکی بات سے سمن اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص اسکے باپ کا بھائی تھا ...

ہاشم بھائی نے جو کچھ بھی تمہاری خالہ کے ساتھ کیا ہے وہ سب میری وجہ سے کیا ہے

میں زمیدار ہوں تمہاری خالہ کی اس حالت کا ...

وجدان جب بھی نہ رکا تو صفدر خان اسکو جاتا دیکھ یکدم سے بولا

اسکی بات پر وجدان کے بڑھتے قدم یکدم سے رکے تھے ...

صفدر خان سمجھ گیا تھا اگر اسکو اپنے بھائی کی معافی چاہیئے تھی تو اسکو اپنے بھائی کی زندگی میں سب کچھ ٹھیک کرنا ہوگا ..

انکی ساری خوشیاں انکی بیٹی اور بیوی کو واپس انکی زندگی میں لانا ہوگا ...

ہاں میں گنہگار ہوں ہاشم بھائی کے دل میں غلطفہمی ڈالنے والا میں ہوں

.. وہ تو بے قصور ہیں

... صفدر خان اک پل کے لئے رکا اور خاموش کھڑے وجدان کو دیکھا تھا

.. صفدر خان بول رہا تھا جبکہ وجدان اور سمن خاموش کھڑے اسکی اک اک بات کو سن رہے تھے

اسکی ماں اور حرم صحیح کہہ رہی تھی

..ہاشم خان کا بس اتنا قصور تھا کہ اس نے بس اپنی محبت پر یقین نہیں کیا تھا

.. بے قصور تو حرم بھی تھی غلط تو اس نے حرم کے ساتھ بھی کیا تھا

وجدان کے دل پر بوجھ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

.. میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میرے کیے کی سزا میرے بھائی کو نہ دو

.. اسکو اسکی پریشے لوٹا دو

اور اپنی آنی سے کہنا کہ اسکا مجرم میں ہوں وہ مجھے جو سزا دیگی مجھے قبول ہے بس میرے بھائی کو معاف کر دیں ..

صفدر خان اپنی بات مکمل کر کے کچھ دیر تو اسکی طرف دیکھتا رہا

... اسکو خاموش دیکھ کر تھکے قدموں سے اپنی کار کی طرف بڑھا تھا

اس نے اپنی پوری کوشش کی تھی اپنے بھائی کی خوشیاں واپس لانے کی آگے بس امید کر سکتا تھا کہ وہ سب سمجھ جائے ...

.. سمن تم گھر جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں "'

.. صفدر خان کے جانے کے بعد وہ حیران پریشان کھڑی سمن سے مخاطب ہوا

... پر تم کہاں جا رہے ہو اس طرح سے

... اسکو تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتا دیکھ سمن پریشان ہوئی تھی

.. تم فکر مت کرنا میں آجاؤں گا تم سیدھا گھر جاؤ

وہ کار کا دروازہ بند کرتا ہوا بولا اس سے پہلے کہ سمن اور کچھ کہتی اسکی کار تیزی سے اسکے پاس سے گزری تھی ...

. سمن بس اسکی کار کو دور جاتا دیکھتی رہی تھی

.. گھنٹوں سڑک پر کار دوڑانے کے بعد وہ آدھی رات کو گھر واپس آیا تھا

.. اس دوران سادیہ بیگم اور سمن اسکو کتنی ہی بار کال کر چکی تھی مگر وہ انکی کال پک نہیں کر رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ سمن اسکی ماں کو آج ہوئی سب باتیں بتا چکی ہو گی لیکن وہ فلحال کسی بھی بارے میں بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا ...

اور اسکو جسکی کال کا انتظار تھا اس نے تو اک بار بھی اسکو کال نہیں کی تھی

.. اور وہ کرتی بھی کیوں

... اسنے اس بات کا اسکو حق ہی کب دیا تھا

آج تک اس نے جس طرح کا رویہ اسکے ساتھ رکھا ہوا تھا اسکے بعد وہ کیوں اسکی فکر کرتی کیوں اسکو فون کرتی ...

یہ سوچ آتے ہی وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا پھر اپنی ماں کا خیال آتے ہی کہ وہ اسکی فکر کر رہیں ہو گی تو اس نے گھر فون کر کے انہیں اپنی خیریت کی خبر دے دی تھی...

وہ تھکے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے نظر اسکی صوفہ پر لیٹی حرم پر پڑی تھی ..

وہ اس چھوٹے سے صوفہ پر بھی کتنی سکون سے لیٹی سو رہی تھی
سوتے وقت بھی اسکے چہرے پر اک سکون تھا

.. شاید جنکے دل پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا ہے وہ لوگ یوں ہی آرام اور سکون کی نیند سوتے ہیں

. وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے پاس آیا اور کتنی ہی دیر کھڑا اسکو سوتا ہوا دیکھتا رہا تھا

کچھ سوچ کر جھکا اور بہت ہی آہستگی سے اسکو اپنے بازوں میں اٹھایا تھا
... وہ پہلے ہی دن سے حرم کو یہاں لیٹنے سے منع کرنا چاہتا تھا مگر ہر بار اسکی انا بیچ میں آجاتی تھی

اس نے بہت ہی آہستگی سے اسکو بیڈ پر لیٹایا تو حرم ہلکا سا کسمسائی تھی مگر نیند سے بے دار نہیں ہوئی تھی '

...

.. اسکو لیٹانے کے بعد وہ خود بھی اسکے پاس آن لیٹا اور بہت ہی نرمی سے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا تھا

اس وقت وہ کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتا تھا نہ یہ سوچنا تھا کہ سب سچائی معلوم ہونے کے بعد آگے کیا کرنا ہے

... یا کیا ہونے والا ہے

اسکو بس اس وقت حرم کو اپنے پاس محسوس کرنا تھا

صرف اسکو سوچنا چاہتا تھا

حرم کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اک سکون سا محسوس کر رہا تھا

... اور کچھ دیر بعد وہ خود بھی نیند کی وادیوں میں اتر گیا تھا

❤❤❤

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

. صبح جب اسکی آنکھ تو سب سے پہلے اسکی نظر اپنے قریب سوئی حرم پر پڑی تھی '

.. وہ اسکی طرف کروٹ لئے لیٹی ہوئی تھی جبکہ اسکا ایک ہاتھ وجدان کے سینے پہ رکھا ہوا تھا

. اسکو یوں آرام سے سوتا دیکھ کر وجدان کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آئی تھی

وہ مسکراتے ہوئے مزید اسکے اتنے قریب ہوا کہ حرم کی سانسیں اسکی سانسوں سے ٹکرا رہیں تھی
.. اسکی سانسوں کی خوشبوں سے اک ہلچل سی ہوئی تھی اسکے دل میں

.. اک لمحے کے لئے تو اسکا دل کیا کہ وہ حرم کی سانسوں کی خوشبوں خود میں اتار لے

.. لیکن وہ اپنے دل کی اس خوائش پر باندھ باندھتا بس خاموشی سے لیٹا اک ٹک اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا

کچھ آوارہ لٹے اسکے چہرے کو چھو رہی تھی وجدان نے ہاتھ بڑھا کر بہت ہی نرمی سے انکو اسکے چہرے سے ہٹایا تھا .

. اس نے جیسے ہی حرم کے چہرے کو چھوا تو وہ ہلکا سا کسمسائی تھی
.. اسکو اٹھتا دیکھ وجدان نے فوراً سے اپنی آنکھیں بند کی تھی

اسکے چھونے پر حرم نیند سے بے دار ہوئی تھی
مگر اس نے جیسے ہی اپنی آنکھیں کھولی تو اپنے بے حد قریب لیٹے وجدان کو دیکھ کر اسکی آنکھیں یکدم سے .. پوری کی پوری کھلی تھی

. اس نے یکدم سے اٹھنا چاہا مگر وجدان کا ہاتھ اسکی کمر پہ رکھا ہوا تھا جس وجہ سے وہ اٹھ نہیں پائی تھی

.. اپنے بیڈ پر موجودگی سے بہت حیران ہوئی تھی جہاں تک اسکو یاد تھا وہ کل رات صوفہ پر لیٹی ہوئی تھی.

? تو کیا وجدان اسکو یہاں لیکر آیا تھا
.. یہ خیال آتے ہی جیسے جسم کا سارا خون اسکے چہرے پر آیا تھا

شرم اور گھبراہٹ سے پلکیں یکدم سے جھکی تھی.

اب منظر بدل چکا تھا .

پہلے وہ اسکو سوتا ہوا دیکھ رہا تھا ..

اب وہ اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی کہیں کھو سی گئی تھی ..

اسکا مطلب وہ اسکی فکر کرتا ..

اگر میری اتنی ہی فکر کرتے ہیں اگر اتنا ہی خیال ہے میرا تو " " ' .

کل فون کر کے کیوں خبر نہیں کی کہ گھر دیر سے آؤں گا ..

کتنا پریشان رہی تھی وہ کل رات اسکے لئے

جب کل وہ سب سچ جان گیا تھا تو کیوں نہیں آیا اسکے پاس معافی مانگنے کے لئے .

کیا اسے احساس نہیں ہوا تھا اپنی غلطی کا

ہر اس زیادتی کا جو وہ ہر لمحہ اسکے ساتھ کرتا آیا تھا ..

وہ اپنے دل میں اس سے بدگمان ہوئی تھی .

اس نے جھٹکے سے اسکا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا کر اٹھنا چاہا تھا ..

اس سے پہلے کہ وہ بیڈ سے نیچے اترتی وجدان نے اسکا بازو پکڑ کر پھر سے اسکو اپنے قریب لیٹایا تھا۔

اسکا جاگتا ہوا دیکھ کر حرم سٹپٹائی تھی اسکو لگا تھا کہ وہ سو رہا ہے مگر وہ غلط تھی ...

.. تم ہمیشہ مجھسے دور کیوں بھاگتی رہتی ہو

وہ اسکو پوری طرح سے اپنی قید میں لے چکا تھا

... اسکو اتنے قریب دیکھ کر حرم کی دھڑکنے یکدم سے تیز ہوئی تھی

.. جو انسان ہمیشہ آپکی تقلیف کی وجہ بنے اس سے دور ہی رہنا چاہیئے

.. حرم اپنی حالت پر قابو پاتی ہوئی بولی تھی

میں نے کب تقلیف دی تمھیں '

. وجدان کی نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی

اسکی بات پر حرم نے شکوہ بھری نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا مگر اسکی نظروں میں تپش محسوس کر

... کے حرم کا حلق تک خشک ہوا تھا

.. بتاؤ مجھے کب تقلیف دی

.. اسکو خاموش دیکھ کر وہ پھر سے بولا

.. یہ بات بھی آپ مجھسے بہتر جانتے ہیں

. حرم نے اسکو جواب دیکر اپنی پوری طاقت لگا کر اسکو خود سے دور کیا

... اور تیزی سے بیڈ سے کھڑی ہوئی تھی

.. کتنا ظالم تھا یہ شخص اسکو تقلیف دے کر اسی سے ہی اپنے ظلم کا اس سے پوچھ رہا تھا

پر مجھے تو تمہارے منہ سے سننا تھا ''

اسکو واشروم کی طرف بڑھتا دیکھ کر اس نے پھر سے اسکو مخاطب کیا تھا مگر حرم نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا بلکہ بہت ہی زور سے واشروم کا دروازہ بند کیا تھا ...

اسکی اس حرکت پر نا چاہتے ہوئے بھی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی ...

❤❤❤

یہ لو.... یہی سب چاہئے تھا نہ تمھیں '' '' .

اب سے یہ سب تمہارا اور تمہارے بیٹے کا ہوا ..

وہ لوگ اس وقت ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب ہاشم خان نے ساری پراپرٹی کے کاغذات انکے سامنے رکھے تھے ..

یہ سب کیا ہے بھائی میں سمجھا نہیں .

صفدر خان کے ساتھ ساتھ ماریہ اور ولید بھی حیرانی سے اپنی جگہ کھڑے ہوئے تھے ..

اس دن کے بعد سے آج پہلی بار وہ ان لوگوں سے مخاطب ہوئے تھے .

اس میں نہ سمجھنے والی کیا بات ہے

یہ وہی سب کچھ تو ہے جو تمھیں چاہئے تھا

جسکے لئے تم نے میری زندگی کی ساری خوشیاں مجھ سے چھین لی

جسکے لئے تم حرم کی شادی اپنے بیٹے سے کروا رہے تھے ..

یہ گھر اور کمپنی میں نے تمہارے اور ولید کے نام کر دی ہے یہاں تک کے اپنے حصّے کا بھی ..

ہاشم صاحب بول رہا رہے تھے جبکہ انکی باتوں سے صفدر کے ساتھ ساتھ ماریہ اور ولید کا سر شرمیندگی سے مزید جھک گیا تھا..

ہاں بس حرم کی پراپرٹی میں تمہارے نام نہیں کر سکا کیونکہ وہ سب حرم کے نام ہے میرا اس پر کوئی حق نہیں ہے ..

بھائی صاحب ایسا نہ بولیں ہم پہلے ہی بہت شرمندہ ہیں
جانتے ہیں ہم بہت بڑی غلطی پر تھے
اور صفدر نے بھی آپکے ساتھ بہت غلط کیا ہے
یقین مانے ہم آپکے سامنے نظریں اٹھانے کے قبل بھی نہیں رہے ہیں ..

اس بار خاموش کھڑی ماریہ بولی تھی
وہ اپنے شوہر کی گئی حرکت پر بہت شرمندہ تھیں وہ لالچی تھی مگر اتنا برا آج تک انہوں نے کسی کے ساتھ نہیں کیا تھا ...

جی تایا جان .. سب سے بڑا غلط تو میں تھا جو اپنے ماں باپ کی باتوں میں حرم کے ساتھ غلط کرنے کا سوچ رہا تھا ..

اس بار ولید بھی چپ نہیں رہ سکا تھا .

.. وہ دونوں بول رہے تھے مگر ہاشم صاحب کی نظریں تو سر جھکائے کھڑے اپنے چھوٹے بھائی پر تھی
.. انکو اس طرح سے کھڑا دیکھ کر ہاشم صاحب کو تقلیف تو ہو رہی تھی

... مگر دل تو انکا بھی دکھا تھا بھروسہ انکا بھی ٹوٹا تھا اور اسکی تقلیف اتنی آسانی سے کم نہیں ہونے والی تھی

.. آپ سب کو انکا حق دے رہے ہیں
?.. میرا حصّہ کا پیار اور مجھے ڈیڈ کہنے کا حق کب دیں گے

وہ لوگ جو خاموش کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے '
.. کسی کی آواز پر چاروں یکدم سے پلٹے تھے

سامنے کھڑی لڑکی سے وہ چاروں ہی انجان تھے
.. ہاشم اور صفدر تو اسکو وجدان کے ساتھ دیکھ چکے تھے لیکن وہ کون تھی یہ معلوم نہیں تھا انکو

اس دن آپ اپنی بیٹی اور بیوی سے ملنا چاہتے تھے نہ تو دیکھیں آج آپکی بیٹی خود آپ سے ملنے آئی ہے

سمن آہستہ سے قدم اٹھاتی انکی طرف آئی تھی
. اس نے کل سے اب تک صبح کا کس طرح سے انتظار کیا تھا یہ بس اسکا دل ہی جانتا تھا

اسکے الفاظ سن کر ہاشم خان کو کچھ سمجھنے کی ضرورت نہیں تھی
انکی بیٹی انکے سامنے کھڑی تھی
... خود چل کر انکے پاس آئی تھی اس بات سے انکی آنکھیں یکدم سے نم ہوئی تھی

ڈیڈ آپ اپنی بیٹی کو سینے سے نہیں لگائے گی؟

... آج اپنے باپ کو سامنے دیکھ کر سمن کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھی

اسکی بات پر ہاشم صاحب آگے بڑھے اور سمن کو اپنے سینے سے لگایا تھا

... یہ منظر دیکھ کر صفدر خان کے دل میں اک سکون سا اترا تھا

مجھے معاف کر دو بیٹی میں ہر بات سے انجان تھا

.. ورنہ کبھی ایسے حالات نہ ہوتے

.. وہ روتے ہوئے اس سے معافی مانگنے لگے تھے

... نہیں ڈیڈ آپ معافی مت مانگے میں سب کچھ جان گئی ہوں

.. ہمیں اب پرانی باتوں کو بھول جانا چاہیے

... اس نے اپنے باپ کے آنسوں صاف کئے تھے

... اسکی بات پر ہاشم خان کے دل کو سکون سا ملا تھا صفدر اور ماریہ کا حال ان سے مختلف نہ تھا

❤❤❤

وہ دونوں آگے پیچھے ڈائننگ روم میں داخل ہوئے تھے روز کی طرح آج بھی سادیہ بیگم پریشے کو اپنے ہاتھ
.. سے ناشتہ کروا رہیں تھی

... حرم سادیہ بیگم کو سلام کرتی انکی برابر والی چیئر پہ آں بیٹھی تھی

کیا بات ہے بیٹا آج کافی دیر سے اٹھی تم

.. طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری

.. اسکے بیٹھتے ہی وہ حرم کی طرف دیکھ کر فکرمندی سے بولی تھی

.. جی آنٹی رات تو ٹھیک تھی مگر صبح سے سر میں درد تھا اس لئے ہمت نہیں ہو رہی تھی اٹھنے کی

. حرم اک نظر وجدان کی طرف دیکھ کر انکو جواب دیا تھا

اسکا جواب سن اس سامنے بیٹھے وجدان نے اسکو گھوری سے نوازا تھا

.. تم کچھ کھا لو اسکے بعد دوائی لیکر آرام کر لینا

.. اسکے سر درد کے بارے میں سن کر انکو فکر ہوئی تھی

.. جی ٹھیک ہے آنٹی

.. وہ اپنے لئے چائے اتاتی ہوئی بولی تھی

?مام یہ سمن کہاں ہیں آج اسکو ناشتہ نہیں کرنا ہے کیا

.. اسکی غیر موجودگی کو محسوس کر کے اس نے اپنی مام سے سمن کے بارے میں پوچھا تھا

اسکے منہ سے سمن کا نام اور لہجے میں اسکے لئے فکرمندی محسوس کر کے حرم نے یکدم سے وجدان کی

. طرف دیکھا تھا

.. مگر اسکی نظریں خود پر ہی جمی پا کر وہ اپنی نظریں جھکا گئی تھی

اس نے جان بوجھکر سمن کے بارے میں پوچھا تھا وہ بس حرم کا ریکشن دیکھنا چاہتا تھا جو وہ دیکھ چکا تھا۔۔

اسکے اس طرح سے جلنے پر وہ مسکرائے بنا نہیں رہ سکا تھا۔

.. وہ اپنے باپ سے ملنے گئی ہے اسکو یہاں لانے اور ماں کو اپنے باپ سے ملانے کے لئے

.. سادیہ بیگم کی بات پر اسکی مسکراہٹ یکدم سے غائب ہوئی تھی

.. حرم کے ساتھ ساتھ اس نے چونک کر اپنی ماں کی طرف دیکھا

... آپنے اتنی آسانی سے اسکو جانے دیا مجھسے اک بار بھی پوچھنا ضروری نہیں سمجھا

. وجدان کو سمن کی جلدبازی پر غصّہ آیا تھا

. کیوں پوچھتی وہ تم

... اور کیوں روکتی میں اسکو

.. وہ اسکا باپ ہے اپنے باپ سے ملنے گئی ہے

.. اور جب سب سچ معلوم ہو چکا ہے تو کیوں روکتی میں

... اسکا باپ اک سازش کا شکار ہوا تھا اور اپنے بھائی کی باتوں میں آ کر اس سے غلطی ہو گئی

.. ویسے بھی سچ معلوم ہونے کے بعد میں اک بیٹی کو اسکے باپ سے ملنے سے نہیں روک سکتی ہوں

. سادیہ بیگم کو وجدان کی بات بلکل اچھی نہیں لگی تھی

.. اس لئے انکا لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا

.. انکے اعتبار نہ کرنے کی وجہ سے آنی کی یہ حالت ہوئی ہے '

... اگر وہ آنی پر بھروسہ کرتے تو ایسا نہ ہوتا

.. وجدان بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا فوراً انکی بات کا جواب دیا تھا

غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں بیٹا

... اور غلطی تو تم بھی کر چکے ہو اسکے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا

...انہوں نے بھی اسکی کی گئی غلطی یاد دلائی تھی جس پر اس نے اک نظر خاموش بیٹھی حرم کو دیکھا تھا

... پر مام اک بار تو وہ مجھ سے پوچھ لیتی

... یہاں میری بات ہو رہی ہے

.. اس سے پہلے کہ سادیہ بیگم کچھ کہتی سمن کی آواز پر تینوں نے اک ساتھ سامنے دیکھا تھا

... سمن کے ساتھ ہاشم خان کو دیکھ کر وہ تینوں اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے

.. وہ جانے کب سے وہ ہسپتال کے بیڈ پر لیٹی اپنی پری کو دیکھ رہے تھے '

.. کیا حالت ہو گئی تھی انکی پری کی

لیکن انکی اس حالت کے وہ خود ہی تو زمیدار تھے

... اگر وہ اس وقت اپنی پری پر بھروسہ کرتے تو آج حالات کچھ الگ ہوتے

آج کتنے دنوں بعد وہ خوش تھے وہ اپنی بیٹی سے ملکر ..

انکی یہ خوشی تب دوگنا ہوئی تھی جب سمن انکو انکی پری کے پاس لے جا رہی تھی .

آج انکو ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے دنیا کی ساری خوشیاں مل گئی ہو ..

لیکن جب وہ اپنی پری کے پاس گئے تو اک لمحے کے لئے اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں پائے تھے ۔

بیڈ پر بیٹھی وہ عورت انکی پری تو بلکل بھی نہیں تھی ..

کیا حالت ہو گئی تھی انکی پری کی

پریشے کی ایسی حالت دیکھ کر ہاشم صاحب کے دل میں اک درد سا اٹھا تھا .

انہوں نے جیسے ہی اپنی پری کو مخاطب کیا تو انکی آواز سن کر اتنے دنوں بعد پریشے کی آنکھ سے آنسوں نکلا تھا..

..

اچانک ہی طبیعت خراب ہوئی تھی کہ ان لوگوں کو جلدی سے انکی ہسپتال لانا پڑا تھا.. ..

اب پچھلے چار گھنٹوں سے وہ سب لوگ ادھر سے ادھر پریشانی میں ٹہل رہے تھے ..

مجھے معاف کر دینا پری .

میں نے بہت برا کیا تمہارے ساتھ ...

جانے کتنے ہی آنسوں انکی آنکھوں سے گرے تھے

انکو روتا دیکھ سادیہ بیگم اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے پاس آئی اور تسلی کے لئے انکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

..

... وجدان میری امی ٹھیک تو ہو جائے گی نہ

.. دیکھو نہ ابھی تو سب کچھ ٹھیک ہوا تھا اور یہ یکدم سے کیا ہو گیا انکو

سمن روتے ہوئے وجدان کی طرف دیکھ کر بولی تھی اسکو روتا دیکھ کر حرم کی بھی آنکھیں نم ہوئی تھی

.. کچھ نہیں ہو گا آنی کو سب ٹھیک ہو جائے گا

.. بس اللہ سے دعا کرو

... وجدان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا

. ڈاکٹر صاحب کیا ہوا ہے میری پری کو وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نہ

ڈاکٹر کو انکے روم سے نکلتا دیکھ کر ہاشم صاحب کے ساتھ ساتھ سبھی لوگ تیزی سے انکی طرف بڑھے تھے'

..

❤❤❤❤❤

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

.. پری پلیز اک بار آنکھیں کھولو نہ " '

.. دیکھو

.. تمہارا ہاشم لوٹ آیا ہے تمہارے پاس

... پلیز اک بار آنکھیں کھولو

. وہ پریشے کے بیڈ کے قریب انکا ہاتھ تھامے ہوئے بیٹھے تھے

جبکہ انکی آنکھوں سے مسلسل آنسوں بہ رہے تھے

. میں مانتا ہوں کہ میں نے بہت بڑی غلطی کی '

میں نے اپنی محبت کا اعتبار نہیں کیا

یہی میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی

.. وہ جانے کب سے بیٹھے ہوئے بس اپنی غلطی کی معافی مانگ رہے تھے

. لیکن انکی پری بس خاموش آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹی تھی

.. جیسے کبھی آنکھیں نہ کھولنے کی قسم کھائی ہوئی ہو

. آج پورے تین دن ہو گئے تھے انکو ہسپتال میں رہتے ہوئے

.. ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ جس طرح کسی بڑے صدمے کی وجہ سے انکی یہ حالت ہوئی تھی

.. پھر سے کچھ ایسا ہوا ہے انکے ساتھ

... یہ شاق انکو ٹھیک بھی کر سکتا ہے اور یہ انکے لئے خطرہ بھی ہو سکتا ہے

.. کیونکہ اگر وہ ہوش میں نہ آئی تو کوما میں بھی جا سکتی تھیں

.. اس لئے سب بس انکے ہوش میں آنے کی دعا کر رہے تھے

سب تو گھر چلے بھی جاتے تھے مگر ہاشم صاحب اک پل کے لئے بھی اپنی پری کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے ...

. وہ بس روز یوں ہی انکے بس بیٹھے گھنٹوں ان سے باتیں کرتے رہتے تھے

.. اور وہ بس یوں ہی خاموش لیٹی انکی باتیں سنتی رہتیں تھیں

لیکن اب ہاشم صاحب کی ہمّت ٹوٹنے لگی تھی

انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ کس طرح سے اپنی پری کو ہوش میں لے آئں۔

... پری تم سن رہی ہو نہ

.. بس اب جلدی سے اٹھ جاؤ مجھے انتظار ہے تمہاری سزا کا

.. بس ایک بار اٹھ جاؤ

.. انکے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر پریشے کے ہاتھ پر گر رہے تھے

... پتہ نہیں انکی پکار میں اتنی شدت تھی یا انکے ہوش میں آنے کا وقت آچکا تھا " '

.. پریشے نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھولنا شروع کی تھی

.. پہلی بار تو سب کچھ دھندھلا لگا تھا مگر بعد میں سب صاف دکھائی دینے لگا تھا

.. سب سے پہلے نظر انکی اپنے بیڈ کے قریب بیٹھے ہاشم خان پر پڑی تھی

.. اتنے سالوں بعد اس شخص کو اپنے سامنے دیکھ کر انکی آنکھیں نم ہوئی تھی

.. پری تمھیں ہوش آگیا ہے

.... پری

... انکو ہوش میں آتا دیکھ کر ہاشم خان کو جیسے ایک نئی زندگی ملی تھی

.. ہاشم خان کے دیکھنے پر پریشے سے اپنا منہ موڑ لیا تھا

... سب کچھ یکدم سے یاد آیا تھا انکو

پری تم نہیں جانتی مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے

.. انکے منہ موڑ پر ہاشم صاحب کو برا نہیں لگا بلکہ انکو خوشی ہوئی تھی کہ انکی پری بلکل ٹھیک ہو گئی ہے

. وہ بنا ان سے کچھ بولے روم سے باہر نکلے تھے اور سب کو فون کر کے یہ خوشخبری دی تھی

. انکے فون کرنے کے تھوڑی دیر بعد ہی سب لوگ خوشی خوشی ہسپتال میں موجود تھے

.. ہاشم صاحب نے پری سے بات کرنی چاہی تھی مگر انکی طبیعت کی وجہ سے انکو خاموش رہنا پڑا تھا

ڈاکٹر کی اجازت سے وہ لوگ پریشے کو گھر لے آئے تھے

... ہاشم صاحب پریشے کو اپنے ساتھ گھر لے جانا چاہتے تھے مگر سادیہ بیگم نے فلحال منع کر دیا تھا

.. انکے لئے بس اتنا کافی تھا کہ انکو پری ٹھیک ہو گئی ہے

. اور وہ آج نہیں تو کل اپنی پری کو منا لیں گے انکو اس بات کا یقین تھا

. سب کچھ ٹھیک ہو گیا

میرے بابا مجھے مل گئے ہیں

.. امی بھی اب نارمل ہو گئی ہیں.. بس ڈیڈ سے ناراض ہیں تھوڑا

. لیکن اک دن انکی ناراضگی بھی ختم ہو جائے گی

. اب تم بتاؤ آگے کے بارے میں کیا سوچا ہے تم نے

سمن وجدان کی طرف دیکھ کر بولی

.. وہ جو کوئی فائل دیکھ رہا تھا سمن کی بات پر چونک کر اسکی طرف دیکھا تھا

کس بارے میں سوچنے کی بات کر رہی ہو تم

.. میں کچھ سمجھا نہیں

اس نے فائل ٹیبل پر رکھی اور اب مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ ہوا۔

. شاید تم بھول گئے ہو خیر کوئی بات نہیں نہ تو میں بھولی ہوں اور نہ تمھیں بھولنے دوں گی "

. سمن کچھ جتانے والے انداز میں بولی تو وجدان اسکی طرف نا سمجھی سے دیکھنے لگا تھا

.. وہ اسکی بات سمجھ نہیں پایا تھا

. کس بارے میں بات کر رہی ہو سمن کھل کر بتاؤ

.. کیا بھول گیا ہوں میں

.. وہ الجھا تھا اسکی باتوں سے

.. تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم سب ٹھیک ہو جانے کے بعد مجھسے شادی کروگے

... کیونکہ حرم سے شادی تم نے صرف اپنے بدلے کے لیے کی تھی

جب اب کوئی بدلہ نہیں رہا تو یہ شادی بھی نہیں رہنی چاہیئے .

اب تو کوئی مقصد نہیں رہا ..

سمن دوٹک انداز میں بولی تو اسکی بات سن کر وجدان کچھ لمحوں کے لئے تو خاموش ہی رہ گیا تھا .

وہ تو واقعی میں اپنا کیا ہوا وعدہ بھول ہی چکا تھا اگر اسکو کچھ یاد تھا تو بس حرم ...

ابھی بھی کچھ دیر پہلے وہ حرم کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا ..

کہ کس ترح سے حرم سے اپنی غلطیوں کی تلافی کرے۔

مگر وہ جو کچھ بھی سوچے بغیر سمن سے وعدہ کر چکا تھا

اب کیا کرے گا وہ ..

کس مشکل میں پھسا لیا تھا اس نے خود کو ..

وجدان کیا ہوا .

کہاں کھو گئے ہو.. میں تم سے بات کر رہی ہوں ..

اسکو خاموش دیکھ کر سمن نے پھر سے اسکو مخاطب کیا تھا ...

ہاں ... کہیں .. نہیں ....

مجھے تم سے کیا ہوا وعدہ اچھی طرح سے یاد ہے .

وجدان کی آواز بہت آہستہ تھی ...

... اچھی بات ہے

.. کیونکہ صرف تمہارے وعدے کی وجہ سے میں نے آج تک کسی کو اپنی زندگی میں آنے نہیں دیا

... میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے اب تمہاری باری ہے

... مگر جب آنی کو اس سب کے بارے میں معلوم ہو گا تو کیا کریں گے

... وہ بول تو رہا تھا مگر اس وقت اسکو اپنے دل پہ ایک بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا

امی کی فکر مت کرو تم دانی ویسے بھی ہم نے انکی طبیعت کی وجہ سے تمہارے اور حرم کی نکاح کی بات چھپا رکھی ہے ..

اک بار سب ٹھیک ہو جائے انکی صحت بھی

.. پھر کچھ دن گزر جائے تو ہم بتا دیں گے انکو

.. آگے تمہاری اور حرم کی مرضی ہے

... تمھیں اس سے رشتہ رکھنا ہے یا نہیں یہ میں تم پر چھوڑ رہی ہوں

... وہ لاپروہی سے بولتی ہوئی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی

.. تمھیں کیا لگتا ہے یہ سب کرنے کے بعد کیا سب کچھ ٹھیک رہے گا

. اس نے بھی اپنی اک کوشش کی تھی سمن کو آگے آنے والے وقت کے بارے میں آگاہ کرنے کی

... میں فلحال آگے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی ہوں اور تم بھی مت سوچوں " '

وہ اپنی بات کہہ کر رکی نہیں تھی جبکہ اسکے جانے کے بعد وجدان کتنی ہی دیر حرم کے بارے میں سوچتا رہا تھا ...

❤❤❤

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم وجدان " '

ہوش میں تو ہو ?

وجدان کی پوری بات سن لینے کے بعد سادیہ بیگم جیسے غصّے میں اسکی طرف دیکھ کر تیز آواز میں بولی تھی .

اس نے بات ہی ایسی کہی تھی کہ انکو اتنا شدید غصّہ آنا لازمی تھا.

میں کوئی بکواس نہیں کر رہا ہوں مام

اور اس وقت میں بلکل اپنے ہوش و حواس میں آپ سے بات کر رہا ہوں ..

وہ ان سے بات تو کر رہا تھا مگر اس میں اس وقت ان سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی ..

لیکن میرے لیے تمہاری یہ بات کسی بکواس سے کم نہیں ہے

آخر تم نے حرم کے ساتھ ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی کیسے لیا ...

اور کتنی تقلیف دو گے تم اس معصوم کو ?

پہلے جو بھی کچھ تم کر چکے ہو کیا وہ کم تھا ..

. سادیہ بیگم نے بہت ہی دکھ سے سامنے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھ تھا

.. انکو بلکل امید نہیں تھی کہ وجدان پھر سے کچھ غلط کرنے کا سوچ رہا تھا

.. مام میں سمن سے وعدہ کر چکا ہوں کہ میں اس سے شادی کروں گا

. ویسے بھی اب جب سب ٹھیک ہو گیا ہے تو میں سمن سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کرنا چاہتا ہوں

وہ یہ بات کس طرح بول رہا تھا یہ بس اسکا دل ہی جانتا تھا

.. جبکہ وجدان کے الفاظ سن کر سادیہ بیگم کے کمرے میں آتی حرم کے قدم وہیں جم گئے تھے

اسکو لگا تھا کہ وہ اب اک قدم بھی نہیں چل پائے گی۔۔

.. کیا اسکے ظلم میں کچھ کمی رہ گئی تھی جو وہ پھر سے اسکو تقلیف دینے کے بارے میں سوچ رہا تھا

تم نے مجھ سے پوچھ کر سمن کو وعدہ نہیں کیا تھا دوسری بات میں تمھیں حرم کو یوں اس طرح سے تقلیف دینے کی اجازت بلکل بھی نہیں دوں گی۔

...وجدان کی بات سن کر انکا ارادہ اسکو زوردار تھپڑ مارنے کا تھا مگر وہ خود پر ضبط کیے ہوئے کھڑی تھی

کتنی خوش تھی وہ اپنی بہن کے ٹھیک ہونے پر انکے بیٹے نے صحیح سے انکو خوش ہونے بھی نہیں دیا تھا ورنہ

.... انکا ارادہ تھا کہ وہ اب حرم کے بارے میں انکو بتا دیں گی

.. مگر انکے بیٹے نے اب انکو خاموش رہنے پر مجبور کر دیا تھا

... مام میں نے جو کہنا تھا میں کہہ چکا ہوں بہتر ہے آپ بھی سمجھ جائے

.. اب وہ مزید وہاں کھڑا نہیں رہ سکتا تھا

اسکا دکھ ہو رہا تھا اپنی ماں کو یوں تقلیف دے کر

وہ بغیر انکی طرف دیکھے کمرے سے نکلا دروازے میں کھڑی حرم کو دیکھ کر وہ اک پل کے لئے رکا اور اک

.. نظر اسکے چہرے پر ڈالی تھی

.. اسکا چہرہ دیکھ کر پہلی بار اسکو خود پر بے انتہا غصّہ آیا تھا

.. حرم نے صرف اک نظر اسکی طرف دیکھا تھا

.. کیا کچھ نہیں تھا اسکی ایک نظر میں

.... غصّہ.....درد.....نفرت

.. حرم بس اک نظر اسکو دیکھ کر وہاں سے تیزی سے اپنے روم کی طرف بھاگی تھی

.. وہ بس کھڑا اسکو خود سے دور جاتا دیکھتا رہا تھا

❤❤❤

.. سمن بیٹا یہ سب میں کیا سن رہا ہوں

? جو کچھ بھی میں سن رہا ہوں کیا سچ ہے سب

ہاشم صاحب آج پھر سے پریشے سے ملنے آئے تھے مگر انہوں نے ہر بار کی طرح آج بھی ان سے ملنے سے

.. انکار کر دیا تھا

جبکہ کل صفدر صاحب انکے پاس معافی مانگنے کے لئے آئے تو انہوں نے انکو تو معاف کر دیا تھا

لیکن وہ ہاشم صاحب کو معاف کرنا تو دور ان سے مل بھی نہیں رہیں تھی .

ہر روز کی طرح وہ آج بھی واپس اداس لوٹ رہے تھے مگر جو خبر انہوں نے سادیہ بیگم سے سنی .

اس خبر کو سن کر انکی اداسی مزید بڑھ گئی تھی

صرف انکی وجہ سے حرم کو کتنا کچھ برداشت کرنا پڑ رہا تھا ..

انکو خود پر پہلے سے بھی زیادہ غصّہ آنے لگا تھا

حرم کے دکھ کا قصوروار وہ خود کو ہی مان رہے تھے ..

وہ پہلے ہی بہت کچھ سہ چکی تھی انکی وجہ سے

اب وہ اسکو مزید تقلیف میں نہیں دیکھنا چاہتے تھے .

جی ڈیڈ آپنے بلکل ٹھیک سنا ہے ..

سمن بےزاری سے بولی تھی

آج سادیہ بیگم اسکو صبح سے سمجھانے کی کوشش کر رہیں تھی ..

مگر اس نے ساری بات وجدان پر ڈال دی یہ کہہ کر کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے سب وجدان کی مرضی سے ہو رہا ہے ..

جبکہ یہ بات الگ تھی کہ وہ جو کچھ بھی کر رہا ہے صرف اسکے کہنے پر کر رہا تھا

اس نے مجبور کیا تھا وجدان کو اپنی باتوں سے ..

... تو بیٹا تم منع کر و نہ اسکو '

.. حرم اسکے نکاح میں ہے اور تم کیسے ی سب جاننے کے بعد اس سے نکاح کر سکتی ہو

.. انہوں نے اک اور کوشش کی تھی اسکو سمجھانے کی '

.. شاید وہ انکی بات سن لے مگر ایسا نہیں تھا

. ڈیڈ آپ اور ہم سب بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ نکاح کن حالا تو میں ہوا ہے " '

.. جب وجدان ہی ی رشتہ رکھنا نہیں چاہتا ہے تو ہم کون ہوتے ہیں بولنے والے

یہ صرف سمن کی سوچ تھی وہ اس وقت اتنی خود غرض بنی ہوئی تھی

.. اسکو صرف اپنی خوشی کی فکر تھی

.. سمن کی بات پر ہاشم صاحب بس خاموشی سے اسکو دیکھتے رہ گئے تھے '

" کیا ہو رہا تھا انکی دونوں بیٹیوں کے ساتھ

.. اگر اک کو خوشی مل رہی تھی تو دوسری کی خوشیاں اسکی زندگی برباد ہو رہی تھی '

.. اس وقت سب کچھ انکی بس سے باہر تھا وہ اور سادیہ بیگم خود کو بے بس محسوس کر رہے تھے

.. وہیں دوسری طرف حرم تھی

.. اسکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ہو رہا تھا اور کسی نے اس سے پوچھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا

.. وہ کیا چاہتی ہے اسکی کیا مرضی ہے

. کسی کو کوئی فکر نہیں تھی

.اس وقت حرم کی بس یہ ہی سوچ تھی

..اور کہیں نہ کہیں اسکی ی سوچ غلط بھی نہیں تھی

نہیں میں اپنی زندگی کا فیصلہ اب خود کروں گی

.. بس بہت ہو گیا

.. جس نے مجھ جتنی اپنی مرضی چلانی تھی چلالی

... اب اور نہیں

... میں یوں اس طرح سے اپنی زندگی کا مذاق نہیں بننے دوں گی

.. وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنے بیڈ سے اٹھی تھی

چند لمحے لگے تھے اسکو فیصلہ کرنے میں

.... اور اس نے فیصلہ کر لی تھا جو اسکو اپنے لئے بہتر لگا تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

.. میں تم لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آخر تم سب کہاں تھے اس وقت جب وہ یہاں سے جا رہی تھی " '

. تم میں سے کسی نے اسکو روکا کیوں نہیں "

.. جواب دو مجھے "

.... اسکی دہاڑ اس وقت پورے لاؤنج میں گونج رہی تھی ' "

.. جبکہ اسکے غصّے سے سارے ملازم ایک کونے میں سہمے کھڑے تھے "

.. میں تم لوگوں سے کچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو مجھے ' "

وہ اک بار پھر غصّے میں بولا تھا '"

... اس وقت اسکی رگے تنی ہوئی تھی جبکہ ضبط کی وجہ سے آنکھیں لال ہو چکی تھی

.. اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے سامنے کھڑے وہ سارے ملازموں کا قتل ہی کر دیتا " '

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ آفس سے لوٹا تھا مگر حرم اسکو کہیں نہ ملی پورا گھر ڈھونڈھ لینے کے بعد اس نے . سارے ملازموں کو بلایا تھا

.. سادیہ بیگم اور سمن پریشے کے پاس تھی اس لئے وہ انکے پاس نہیں گیا تھا
....کیونکہ وہ ابھی بھی حرم کے بارے میں نہیں جنتی تھی

اسکی دہاڑ پر سارے ملازم اک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تھے " '
... کسی میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ اسکی بات کا جواب دے سکے

... میں نے منع کیا تھا ان لوگوں کو کہ اسکو جانے سے کوئی نہ روکے " '

وہ کھڑا خونخار نظروں سے ان سب کو دیکھ رہا تھا جب اسکو اپنے پیچھے سے صادیہ بیگم کی آواز سنائی دی " ' .. تھی

..انکی بات سن کر وہ یکدم سے انکی طرف مڑا تھا " '

.. اس بیچ سادیہ بیگم سبھی ملازموں کو وہاں سے جانے کہ اشارہ کر چکی تھی "

مام آپنے اسکو کیسے جانے دیا یہ جاننے کے باوجود بھی کہ میں اسکے بغیر ادھورا ہوں " '
.. نہیں رح سکتا میں اسکے بنا

..وہ بے یقینی سے انکی طرف دیکھا ھوا بول رہا تھا "

اسکی بات سن کر وہ حیران ہوئی تھی
.. یہ کیا کہہ رہا تھا انکا بیٹا
... اگر اتنی ہی محبت تھی تو کیوں کر رہا تھا یہ سب اسکے ساتھ

تم نے اج تک اسکے ساتھ جو بھی کیا ہے میں خاموشی سے دیکھتی رہی ہوں دانی " '

.. اور آج اس نے پہلی بار مجھ سے کچھ مانگا تھا میں انکار نہیں کر سکی ..

وہ اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے بول رہیں تھی وہ جانتی تھی کہ انہوں نے اسکے ساتھ غلط کیا ہے مگر وہ " '
اپنے بیٹے کو اسکی غلطیوں کا احساس دلانا چاہتی تھی

.. اس لئے یہ کرنا بہت ضروری تھا ' "

.. مام یہ آپنے اچھا نہیں کیا ہے ' "
.. سادیہ بیگم کی بات پر وہ دکھ سے انکی طرف دیکھتا رہ گیا تھا

.. مگر میں اسکو اتنی آسانی سے جانے نہیں دوں گا

.. آپ مجھے بس اتنا بتا دیں کہاں گئی ہے وہ

.. اس بار وہ نرم انداز میں بولا تھا

.. مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئی ہے کس کے پاس گئی

'' اس نے صرف مجھسے یہاں سے جانے کی اجازت مانگی اور میں اسکو منع نہیں کر سکی تھی

... وہ اک شکوہ بھری نگاہ ان پر ڈالتا باہر کی طرف بڑھا تھا '' '

دانی رک جاؤ تم پہلے ہی اسکے ساتھ بہت کچھ غلط کر چکے ہو مگر اب نہیں '' '

.. اسکو وقت دو وہ شاید خود ہی واپس آجائے گی

. مگر تم پھر سے اسکے ساتھ زبردستی مت کرو '' '

.. وہ اسکو باہر کی طرف بڑھتا ھوا دیکھ کر بولی تھی '' '

. جانتی تھی اپنے بیٹے کو جو وہ کہتا ہے اسکو پورا کر کے ہی رہتا تھا '' '

.. پھر چاہے سامنے والے کی اس چیز میں مرضی ہو یا نہ ہو

نہیں مام وہ ایسے نہیں جا سکتی اسکو یہیں واپس آنا ہے '' '

.. کیونکہ وہ میری ہے صرف میری

... اور جب وہ میری ہے تو اس میں زبردستی کیسی " '

. اپنی بات کہہ کر وہ رکا نہیں تھا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا "

... جبکہ سادیہ بیگم خاموشی سے بس اسکو جاتا دیکھتی رہیں تھیں "

.. وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف آیا اور جلدی سے بیٹھ کر کار اسٹارٹ کی تھی ' "

... وہ اسکو اتنی آسانی سے خود سے یوں دور جانے نہیں دیگا " ""

.. اسکے دماغ میں بر بار سادیہ بیگم کے الفاظ گونج رہے تھے

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہیں تھی " '

کتنی تقلیف دی تھی اس نے اج تک اسکو

.. بلکہ وہ اک اور نئی تقلیف اسکو دینے جارہا تھا

.. یہ جاننے کے باوجود بھی کہ اسکو کتنا دکھ ہوا ہوگا اسکے اس فیصلے سے "

پانچ ماہ صرف پانچ ماہ پہلے وہ جس لڑکی سے بے پناہ نفرت کا اظہار کرتا تھا مگر ان پانچ مہینوں میں اسکی یہ ' "

.. نفرت کہیں کھو سی گئی تھی

. وہ اس سے عشق کرنے لگا تھا "

کبھی کبھی تو وہ سوچتا تھا کہ وہ اسکو یوں اس طرح نا ملی ہوئی ہوتی کاش وہ اسکو الگ جگہ الگ حالات میں ملی

... ہوتی تو اسکی زندگی کتنی حسین ہوتی

SHAHEEN EBOOKS

مگر ایسا نہیں تھا وہ اسکو غلط وقت پر ملی تھی اور اسی کی سزا وہ اسکو دیتا آیا تھا یہ جاننے کے باوجود بھی کہ وہ " بے قصور تھی ..

" وہ اب صرف پچھتانے کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتا تھا ' "

سب سے پہلے وہ ہاشم صاحب کے گھر گیا تھا مگر ان لوگوں کو بھی حرم کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا ..

بلکہ اسکے جانے پر وہ لوگ بھی پریشان ہو گئے تھے وہاں سے وہ دیر رات تک وہ اور ولید سڑکوں پر اسکو تلاش کرتا رہا مگر وہ اسکو کہیں نہ ملی تھی

لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ حرم کو ڈھونڈھ کر اسکو اک دن واپس ضرور لے آئے گا.

❤❤❤

بھائی صاحب آپکو کیا لگتا ہے " ' ..
ہم لوگ جو کر رہے ہیں وہ ٹھیک تو کر رہے ہیں نہ ..

اگر وجدان کو معلوم ہو گیا تو کیا ہو گا ..

سادیہ بیگم فکر مندی سے ہاشم صاحب کی طرف دیکھ کر بولی تو انکی بات پر ہاشم صاحب ہولے سے مسکرا دیے تھے ...

وہ آئے تو تھے اپنی پری سے ملنے مگر آج بھی پریشے ان سے ملی نہ تھی ..
سادیہ بیگم کو برا لگتا تھا مگر وہ کر بھی کیا سکتی تھی ..

. اس لیے وہ انکی اداسی کم کرنے کے لئے حرم کے بارے میں بات کرنے لگی
.. لیکن حقیقت میں وہ بہت فکر مند تھی حرم اور وجدان کے بارے میں سوچ کر

. آپ مسکرا رہے ہیں اور مجھے وجدان کے بارے میں سوچ کر فکر ہو رہی ہے
سادیہ بیگم انکو مسکراتا دیکھ کر خفگی سے بولی

اتنا کچھ ہو رہا تھا پچھلے اک ہفتے سے انکا بیٹا پاگلوں کی طرح حرم کی تلاش میں لگا ہوا تھا مگر اسکا کچھ پتہ نہیں '
.. چل پا رہا تھا

... اور وہ لوگ سب جاننے کے بعد بھی اسکے سامنے انجان بنے رہتے تھے اس بات سے
... بس اسکی سامنے حرم کے لئے جھوٹی فکر مندی دیکھاتے رہتے تھے

. کچھ معلوم نہیں ہو گا کہ حرم کہاں ہے '
.. ویسے بھی میں اور آپ ہی اس بات سے واقف ہیں کہ حرم اس وقت کہاں موجود ہے

... اور اگر وجدان نے حرم کو ڈھونڈھ بھی لیا تو حرم کبھی نہیں بتائے گی کہ ہم لوگ سب جانتے تھے
.. اس لئے آپ بے فکر رہو

اور اسکو حرم کے لئے پریشان ہوتا دیکھتی رہو جب تک اسے اپنی غلطیوں کا احساس نہیں ہو جاتا کہ وہ " '
.. کیا کچھ کر چکا ہے اور کیا کرنے جا رہا تھا
.. تب تک ہم اسکو کچھ نہیں بتایں گے

اور آپ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتی اسکی آنکھوں میں حرم کے لئے تڑپ اور محبت دیکھ کر مجھے کتنا ''
سکون ملا ہے ...

آپ دیکھ لینا وہ اپنا فیصلہ بدلنے پر بھی مجبور ہو جائے گا ..
ہاشم صاحب بول رہے تھے اور سادیہ بیگم انکی بات سن کر فکر مندی کم ہوتی جا رہی تھی ..

حرم کو جانے کی اجازت انہوں نے صرف اس شرط پر دی تھی کہ حرم انہیں بتا کر جائے کہ وہ کہاں جا رہی
ہے ..
اور حرم نے بھی ان سے وعدہ لیا تھا کہ وہ وجدان کو بلکل نہیں بتایں گی کہ وہ کہاں ہیں ..

اور انہوں نے وعدہ کر بھی لیا تھا کیونکہ انکو حرم کا فیصلہ بلکل صحیح لگا تھا .
اگر وجدان کے دل میں حرم کے لئے ذرا بھی قدر ہو گی یا اس رشتے کی تو وہ پریشان ضرور ہو گا اسکے لئے ..

مگر وجدان کی آنکھوں میں حرم کے لئے تڑپ اور محبت دیکھ کر جہاں وہ حیران ہوئی تھیں وہیں بہت خوشی
بھی ہوئی تھی انکو ....

بس انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ تب نہیں بتایں گی جب تک وہ اپنا فیصلہ نہ بدل لے ...
کیونکہ وجدان کے اس فیصلے سے ان تینوں کی زندگی برباد ہونی تھی ..

انکو سمن کے لئے بھی برا لگ رہا تھا مگر حرم اسکی بیوی تھی
اک رشتے کو جوڑنے کے لئے وہ دوسرے رشتے کو توڑوانا نہیں چاہتی تھیں ...

.. جی بھائی صاحب آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں '

... وجدان کی آنکھوں میں حرم کے لئے محبت دیکھ کر سمن بھی سمجھ جائے گی

اور وہ خود بھی اس رشتے سے منع کر دیگی

... یہی ان تینوں کے لئے بہتر ہو گا

.. جی بلکل درست کہا آپنے

.. ہاشم صاحب کو بھی انکی بات ٹھیک لگی تھی

سمن کی طرح حرم بھی میری بیٹی ہے

... اور میں یہ بلکل برداشت نہیں کر سکتا کہ اک بہن دوسری بہن کے گھر ٹوٹنے کی وجہ بنے

... جی بھائی صاحب آپ " '

اس سے پہلے کہ سادیہ بیگم انکی بات کا کوئی جواب دیتی انکی نظر گھر میں داخل ہوتے وجدان پر پڑی تھی

...

.. بیٹا کچھ پتہ چلا میری بیٹی کا " '

... وہ ان دونوں کو سلام کرتا اپنے روم کی طرف جا رہا تھا جب ہاشم خان نے اسکو روکا تھا

... نہیں انکل...کچھ معلوم نہیں ہوا پتہ نہیں کہاں چلی گئی ہے

.. اسکے لہجے میں حرم کے لئے فکر تھی

مل جائے گی بیٹا وہ بچی نہیں ہے

.. سادیہ بیگم نے ہاشم صاحب کی طرف دیکھا تھا

.. ہاں مام وہ بچی نہیں ہیں لیکن اس نے اس طرح گھر سے جا کر بچوں والی حرکت کی ہے

... اسکا لہجہ تھکا ہوا سا لگا تھا انہیں

.. سادیہ بیگم نے اک نظر اپنے بیٹے کی طرف دیکھا جسکے چہرے پر اس وقت اداسی تھی

.. صرف اک ہفتے میں کیا حالت ہو گئی تھی اسکی

... ان دونوں کو دکھ ہوا تھا اسکی حالت دیکھ کر مگر یہ سب بھی اسکے لئے ضروری تھا

.. وہ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر تھکا ہارا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا

❤❤❤

وہ نہ جانے کب سے یونہی بیٹھی ہوئی پارک میں بچوں کو کھیلتے اور لوگوں کو ادھر سے ادھر ٹہلتا ہوا دیکھ " '
... رہی تھی

.. کتنے خوش تھے یہ سب

.. اپنی زندگی میں مطمعین

..اک وہ تھی پوری فیملی ہونے کے باوجود بھی بلکل تنہا '

.. لیکن تنہا رہنے کا فیصلہ بھی تو اسکا خود کا تھا

اور وہ اپنی جگہ بلکل صحیح بھی تھی

... آخر کیوں رہتی وہ وہاں اس شخص کے پاس جسکے دل میں نہ تو اسکے لئے کوئی قدر ہے نہ اس رشتے کی

اور اک وہ تھی جو کب کا اس رشتے اور اس ظالم شخص کو قبول کر چکی تھی بلکہ اس سے محبت بھی کرنے لگی تھی ...

. محبت ....ہاں محبت کرنے لگی تھی وہ اس شخص سے جو ہمیشہ ہی اسکی تقلیف کی وجہ رہا ہے

... لیکن وہ وہاں رہ کر اپنی محبت کی اور اس رشتے کی توہین ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی

یہ فیصلہ اسکے لئے بہت مشکل تھا

.. اس شخص سے دور جانا جس کی محبت میں پوری طرح گرفتار ہو چکی تھی

... یہ جاننے کے باوجود بھی کہ اس شخص کی نظر میں اسکے احساسات کی شاید کوئی اہمیت ہی نہیں ہو گی

.. پر وہ آگئی تھی وہ گھر چھوڑ کر .. وہ شہر چھوڑ کر

.. کبھی واپس نہ جانے کے لئے

ایک پورا ہفتہ تو گزر چکا تھا اسکو یہاں آئے ہوئے بس اب جلد سے جلد یہ شہر بھی بدل دینا چاہتی تھی ..

.. کیونکہ اسکو ڈر تھا کہ کہیں سادیہ بیگم اور اسکے ماموں وجدان کو بتا نہ دیں وہ کہاں ہیں '

.. اور وہ اسکے پاس ضرور آئے گا وہ یہ بات بہت اچھی طرح سے جانتی تھی

لیکن وہ اب کبھی واپس نہیں جائے گی یہ تو اس نے سوچ ہی لیا تھا ' ..

اپنے ماموں اور سادیہ بیگم کو فلحال تو اس نے بتا دیا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے ..

تا کہ وہ لوگ اسکے لئے پریشان نہ ہو لیکن وہ اب اس جگہ بھی مزید رکنا نہیں چاہتی تھی ..

کچھ دیر اور ایسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اسکا ارادہ تھوڑی سی شاپنگ کے بعد گھر " ' '
جانے کا تھا ...

وہ ابھی جس گھر میں رہ رہی تھی یہ اسکی دوست کا گھر تھا جو لندن میں اسکے ساتھ پڑھ چکی تھی اس لئے اسکو
گھر کو لیکر زیادہ پریشانی نہیں ہوئی تھی ..

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی سڑک کی طرف آئی تھی.

❤❤❤

دانی کیا بات ہے ...
میں کچھ دن سے دیکھ رہی ہوں تم بہت پریشان رہنے لگے ہو ...

کہیں اسکی وجہ حرم تو نہیں ہے ' ..
سمن کا لہجہ چبھتا ہوا سا تھا جو وجدان کو بلکل پسند نہیں آیا تھا ..

ویسے بھی اسکو شروع سے ہی سمن کی بہت سی باتیں پسند نہیں آتی تھی ' ..
لیکن وہ ہر بار برداشت کر لیتا تھا ..

جب وہ حرم کو زبردستی نکاح کر کے لایا تھا .

تو تب بھی وہ اک لڑکی ہونے کے باوجود بھی کچھ نہ بولی تھی حرم کے لئے کہ وہ اک لڑکی کے ساتھ ایسا نہ کرے ...

بلکہ وہ تو اس وقت بھی صرف اپنے بارے میں سوچ رہی تھی ...

مگر اس وقت وہ خود بدلے کی آگ میں جل رہا تھا تو اسکو سمن کی بات بری نہیں لگی تھی ..

لیکن پھر آہستہ آہستہ اسکو اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا ..

پر وہ جب بھی اپنی آنی کو دیکھتا تھا تو حرم پر غصّہ مزید بڑھتا تھا .

تمہاری اس خاموشی کا میں کیا مطلب سمجھوں ?

وہ اسکو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر پھر سے بولی

وہ پچھلے دنوں سے وجدان کی اک اک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی ...

حرم کے جانے کے بعد سے وہ خاموش اور غصّے میں رہنے لگا تھا ..

ذرا ذرا سی بات پر غصّہ آجاتا تھا اسکو ..

تمھیں جو سمجھنا ہے تم سمجھ لو سمن " " .

اگر تم یہ سننا چاہتی ہو کہ میں حرم کے لئے فکر مند ہوں تو سنو ..

ہاں ہوں میں اسکے لئے فکر مند '

جب تک مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے تب تک میری پریشانی میری فکر ختم نہیں ہوگی ..

... وہ بس مجھے اک بار مل جائے بس اک بار

... میں

.. وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا تھا

اسکے ہر انداز سے حرم کے لئے فکر جھلک رہی تھی لیکن فکر کے ساتھ ساتھ کچھ اور بھی تھا جسے محسوس کر کے سمن پوری طرح سے تلملا کر رہ گئی تھی..

.. تو اس میں اتنی فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے

.. بلکہ یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ وہ خود ہی چلی گئی ہے

... اب ہمیں بھی کسی بات کی فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

.. سمن اپنے اندر کا غصّہ ضبط کرتی ہوئی بولی تھی

سمن کی بات سن کر اس نے بہت مشکل سے خود کو کہنے سے روکا تھا

.. اور غصّے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی

سمن تم پلیز اس وقت یہاں سے چلی جاؤ ویسے بھی کچھ دیر بعد میری میٹنگ ہے مجھے اسکے لئے بھی تیاری کرنی ہے ...

.. وہ ٹیبل سے فائل اٹھاتا ہوا بولا تو سمن بس اک نظر اسکی طرف دیکھ کر روم سے بہار نکلی تھی

. سمن کے جانے کے بعد اس نے غصّے میں فائل زور سے ٹیبل پر پٹخی تھی

❤❤❤❤

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

. شام کا وقت تھا وہ گلاس وال کے پاس کھڑی لان میں دیکھ رہیں تھیں " '

.. انکے روم سے لان کا سارا منظر صاف دکھائی دیتا تھا

شام کے وقت تو یہ نظارہ اور بھی خوبصورت لگتا تھا

. وہ تو جیسے اس منظر میں کہیں کھو سی گئیں تھی

.. وہ یوں ہی کھڑی رہتیں جب جب انکے کمرے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا '

آپی اگر آپ یہ کہنے آئی ہیں کہ وہ پھر سے مجھسے ملنے آئے ہیں تو کہ دیجئے ان سے کہ میں فلحال ملنا نہیں " '

.. چاہتی ہوں

وہ واپس لوٹ جائیں۔۔

پریشے بغیر اپنا رخ پھیرے بولی تھی '

.. وہ سمجھی تھیں کہ روز کی طرح آج بھی اسکی آپی یہ ہی خبر دینے آئی ہو گی

.. وہ ابھی ان سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی '

اسکو یہ سب بھولنے میں تھوڑا وقت چاہیے تھا

...ویسے بھی وہ سب تلخ باتیں بھولنا اتنا آسان بھی نہیں تھا

.. جب جب وہ لمحے یاد کرتی تو اک درد سا اسکے سینے میں اٹھتا ہوا محسوس ہوتا تھا

اور دوسری وجہ ان سے نہ ملنے کی یہ بھی تھی کہ اگر اک بار بھی انکو دیکھ لیتی تو وہ خود پر کیا ہوا ضبط کھو دیتی

...

... انکی شکل دیکھنے کے بعد تو وہ ان سے زیادہ دن ناراض بھی نہیں رہ سکتی تھی

.. لیکن میں تو پھر سے تمہارا پاس لوٹنا چاہتا ہوں پری '

... مجھے واپس مت لوٹنے دو

... میں ٹوٹ جاؤں گا... بکھر جاؤں گا

.. ہاشم صاحب کا لہجہ ٹوٹا ہوا سا تھا

... آج انہوں نے بھی سوچ لیا تھا کہ وہ آج اپنی پری سے بات کر کے ہی واپس جائے گے

.. سادیہ بیگم کی جگہ ہاشم صاحب کی آواز سن کر پریشے یکدم سے پلٹی تھیں " '

. ان کے لہجے میں جتنا درد تھا اس سے کہی زیادہ درد وہ انکے چہرے پر محسوس کر سکتی تھیں '

. اس دن کے بعد سے آج انہوں نے پہلی بار ہاشم صاحب کا مکمل جائزہ لیا تھا '

.. انکو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ وقت بس انکو چھو کر گزرا ہو

.. جبکہ وہ اپنی بیماری کی وجہ سے کافی کمزور ہو چکی تھی '

اور میں جو ٹوٹی تھی اسکا کیا ہاشم ' ...

آپکی بے اعتباری نے مجھے مار دیا تھا میری روح تک کو زخمی کیا تھا ..

میرے لئے وہ اذیت بھولنا اتنا آسان نہیں ہے ہاشم

اپنی بات ختم کر کے انہوں نے پھر سے اپنا رخ گلاس وال کی طرف کیا تھا" ..

میرا حال تم سے مختلف نہ تھا پریشے '

میں نے بھی درد میں زندگی گزاری ہے .

ٹوٹا میں بھی تھا ..

میں اپنی غلطی تسلیم کرتا ہو...

مجھے تم پر اعتبار کرنا چاہئے تھا ....

لیکن اب تو تمھیں سب کچھ معلوم ہو چکا ہے ' ..

کیا پھر بھی معاف نہیں کرو گی مجھے ?

جبکہ تم اسکو معاف کر چکی ہو جسکی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے ' ..

بس اک میں ہی رہ گیا ہوں جس سے تم ناراض ہو ...

بس اب ختم کرو یہ سزا معاف کر دو مجھے ' .

میں تھک گیا ہوں اکیلے رہتے رہتے ..

بس اب لوٹ آؤ میرے پاس ...

وہ پریشے کی پشت کو دیکھ کر بول رہے تھے''

.. وہ چاہتے تھے کہ اک بار پری انکی طرف دیکھ انکی آنکھوں میں جو درد ہے اسکو محسوس کرے

.. لیکن وہ ایسے ہی کھڑی انکو سن رہیں تھیں

.. جبکہ انکے اک اک لفظ سن کر اس میں چھپے درد کو محسوس کر کے پریشے کی آنکھیں نم ہوئی تھی '

... اور جانے کتنے ہی آنسوں بہت خاموشی سے انکی آنکھوں سے گرے تھے

ہاشم آپ پلیز یہاں سے چلے جائں۔

..... مجھے اکیلا چھوڑ دیں..پلیز

.. پریشے نے بہت ہی مشکل سے یہ الفاظ کہے تھے

میں اب تو چلا جاؤں گا پری ''

... لیکن ہر روز میں اسی طرح سے تم سے معافی مانگنے آتا ہوں گا

. جب تک تم مجھے معاف نہیں کر دیتی

... اور دیکھنا تم خود اک دن مجبور ہو جاؤ گی مجھے معاف کرنے کے لئے

... اور وہ دن بھی انشاءللہ جلد ائے گا جب تم پھر سے میری زندگی میں لوٹ آؤ گی

... ہاشم صاحب اپنی بات مکمل کر کے وہاں رکے نہیں تھے '

. انکے جانے کے بعد پریشے نے بھیگی آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھا تھا '

.. وہ جانتی تھی کہ ہاشم بہت شرمندہ ہیں انکا کہا ایک ایک لفظ میں انکے لئے بے پناہ محبت ہے

. آج ہاشم خان سے اپنے سارے شکوے کرکے وہ اک سکون سا محسوس کررہیں تھیں اپنے اندر '

.. اور یہ بات تو خود بھی جانتی تھیں کہ وہ اپنے ہاشم سے زیادہ دن تک ناراض نہیں رہ سکتی تھیں

❤❤❤

دانی بیٹا کیا ہوا آپ کھانا کیوں نہیں کھارہے ہو " '

.. جبکہ آج تو سب کچھ تمہاری ہی پسند کا بنا ہوا ہے

سادیہ بیگم فکرمندی سے وجدان کی طرف دیکھ کر بولی تھیں جو کھانا چھوڑ کر بس ایک ٹک اپنے موبائل کو '

.. دیکھ رہا تھا

. جیسے اسکو کسی خاص کال کا انتظار ہو

.... یا شاید تھا اسکو کسی کی کال کا انتظار

...جبکہ سادیہ بیگم کی بات سن کر کھانا کھاتی سمن اور پریشے نے بھی اسکی طرف دیکھا تھا

.. بس مام میرے فلحال کچھ بھی کھانے کا دل نہیں کررہا ہے " '

... وہ انکو جواب دیکر اپنے موبائل میں کچھ چیک کرنے لگا تھا

کیوں بیٹا دل کیوں نہیں کر رہا ہے تمہارا '
.. تھوڑا سا تو کھا لو

. ویسے بھی میں دیکھ رہی ہوں کہ تم کچھ دنوں سے بہت ہی خاموش رہنے لگے ہو
... بلکہ کھانا بھی تم نے بہت کم کر دیا ہے

.. اور چھوٹی والے دن بھی تم زیادہ اپنے کمرے میں ہی رہتے ہو '
... کوئی پریشانی ہے تو بتاؤ ہم سب تمہارے اپنے ہی ہے

.اس بار پریشے اسکی طرف دیکھ کر بولی وہ جب سے ٹھیک ہوئی تھی وجدان پر بہت غور کر رہیں تھیں " '
.. وہ ان سے بھی زیادہ بات نہیں کرتا تھا '

نہیں آنی ایسی کوئی بات نہیں ہے بس کام کی وجہ سے تھوڑا مصروف رہتا ہوں اس لئے وقت کم ہوتا " '
... ہے میرے پاس

پریشے کی بات پر وہ تھوڑا شرمندہ ہوا تھا " '
.. حرم کی وجہ سے وہ اپنی آنی کو بھول ہی چکا تھا

.. اسکی بات پر سمن اور سادیہ بیگم بس خاموشی سے اسکی طرف دیکھ کر رہ گئی تھیں '
... کیونکہ وہ دونوں اچھے سے جانتی تھی کہ آج کل اسکی مصروفیت کیا تھی

.. وہ انکو جواب دیکر اپنی جگہ سے اٹھ ہی رہا تھا کہ ٹیبل پہ رکھا اسکا فون یکدم سے بجا تھا

... اسکرین پر احمد کا نام دیکھ کر اس نے اک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر کال پک کی تھی

.. ہاں بولو احمد '

... اسکے بولنے سے پہلے ہی وہ یکدم سے بولا تھا

تم نے ٹھیک سے پتہ کیا ہے نہ "'

... مجھے کوئی غلطی نہیں چاہیئے

... احمد کی بات سن کر اسکو خوشی تو ہوئی تھی مگر وہ پوری طرح سے کنفرم کرنا چاہتا تھا

ٹھیک ہے مجھے ایڈریس سینڈ کرو "'

.. میں ابھی نکلتا ہوں

.. وہ جلدی سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا

.. آخر اتنے دنوں بعد اسکو اچھی خبر ملی تھی اسکو بس جلد سے جلد وہاں جانا تھا '

کیا بات ہے اتنی جلدی میں کہاں جا رہے ہو بیٹا "'

... اسکو تیزی سے وہاں سے اٹھتا دیکھ سادیہ بیگم پریشان ہوئی تھی

... مام میرے پاس فلحال وقت نہیں ہے میں آپکو بعد میں بتا دوں گا '

.. اور ہاں آپ پریشان نہ ہو پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے

وہ انکو جواب دیتا تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا

.... اور کچھ دیر بعد اپنا کچھ ضروری سامان لئے انکو سلام کرتا اپنی کار کی طرف بڑھا تھا

.. اسکی اتنی جلد بازی نے سمن کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا " '

❖❖

وہ جب سے پریشے کے پاس سے آئی تھے بس تب سے لاؤنج میں اک ہی پوزیشن میں بیٹھے ہوئے تھے " '

..

. اس وقت انکی سوچوں میں پریشے تھی '

.. انکی پریشے

" آج پری کا کہا اک اک لفظ ابھی بھی انکے کانوں میں گونج رہا تھا

. کتنے سالوں بعد آج انہوں نے اپنی پری کی آواز سنی تھی " '

... اس سے بات کی تھی

.. اب انکو پوری امید تھی کہ پریشے انکو دیکھنے اور انکی بات سن لینے کے بعد ضرور معاف کر دیگی '

.. پتہ نہیں کیوں لیکن انکو اس بات کا یقین تھا کہ پری کا دل انکو دیکھ کر ضرور پگھل جائے گا " '

.. آج پریشے سے بات کر کے انہیں اور انکے دل کو کچھ سکون ملا تھا " '

.. تایا جان '

.. آپ فکر نہ کریں ہم حرم کو جلد تلاش کر لیں گے

.. وجدان اور میں ہم دونوں اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں

.. انشاءاللہ ایک دو دن میں حرم کے بارے میں ہمیں معلومات ضرور ملے گی '

.. ولید انکو لاؤنج میں اکیلا بیٹھا دیکھ کر انکے پاس آتا تھا '

.. اسکو لگا کہ وہ حرم کی وجہ سے پریشان بیٹھے ہیں " '

اسکے پیچھے صفدر صاحب بھی انکے پاس آئے تھے۔

وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر چکے تھے لیکن ابھی بھی سب کچھ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا تھا " '

...

.. اور سب کچھ ٹھیک ہونے میں تھوڑا تو وقت لگنا تھا " '

.. مگر فلحال تو انکے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ پریشے انکو معاف کر چکی ہے

.. بس جب پریشے انکے بھائی کو معاف کر دیگی تو تب شاید انکا بھائی بھی انہیں معاف کر دیں " '

... صفدر صاحب کی یہ سوچ تھی جو کچھ حد تک صحیح بھی تھی '

ولید کی بات پر نظریں اٹھا کر انہوں نے ولید کو دیکھا اسکے پیچھے کھڑے اپنے بھائی کو دیکھ کر انہوں نے پھر سے '
... اپنی نگاہ ولید کی طرف کی تھی

.. نہیں بیٹا میں حرم کے لئے فکر مند نہیں ہوں کیونکہ حرم کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے '
... جو یوں اس طرح سے کہیں بھی چلی جائے گی

کچھ سوچ کر ہی اس نے یہ فیصلہ لیا ہے '

... اور اگر تم لوگوں کو وہ مل جائے تو اس سے اچھی بات میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے

.. وہ ولید کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا مسکرائے تھے '

جو بھی تھا وہ انکو اپنے بیٹے کی طرح عزیز تھا ویسے بھی اسکی اتنی بھی بڑی غلطی نہیں تھی کہ وہ اسے معاف نہ کرتے ...

... چلیں یہ تو اچھی بات ہے " '

اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کوئی ٹینشن نہ لیں۔

... میں نے صحیح کہا نہ ڈیڈ

.. وہ دوسرے صوفہ پہ بیٹھے اپنے ڈیڈ سے مخاطب ہوا تو انہوں نے اسکی بات پر ہاں میں گردن ہلائی تھی " '

... اچھا بیٹا میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں آرام کرنے اور تم بھی جاؤ" '

.. پورا دن کام اور حرم کی وجہ سے پریشان رہتے ہو

... تم بھی جا کر تھوڑا آرام کر لو

... ہاشم صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور اپنے کمرے کی طرف چل دئے تھے

.. وہ جانتے تھے کہ ولید بھی آج کل حرم کے لئے کافی پریشان رہتا ہے

.. اس لئے انکے لہجے میں اسکے لئے فکر تھی

... انکی بار سن کر ولید بھی وہاں سے چلا گیا تھا

... ان دونوں کے جانے کے بعد صفدر خان لاؤنج میں اکیلے رہ گئے تھے

❤❤❤

.. وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے فلیٹ کی طرف جارہی تھی "

.. اندھیرے کی وجہ سے اب سڑکوں پر لائٹ جل چکی تھی

.. آج اسکو پارک میں بیٹھے بیٹھے بہت دیر ہو گئی تھی " '

.. پھر کچھ ضروری چیزوں کی شاپنگ بھی کرنے کی وجہ سے اسکو واپسی پر آج دیر ہو گئی تھی

اب جب وہ یہاں رہ رہی تھی تو بہت سی ایسی چیزیں تھی جنکی اسکو ضرورت ہوتی رہتی تھی اس لئے ' ... دھیرے دھیرے سب خرید رہی تھی

... اسکو شروع سے ہی اکیلے رہنے کی عادت تھی اس لئے یہاں اسکو کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی " '

... فلیٹ میں داخل ہو کر اس نے اچھی طرح سے دروازہ لاک کیا اور سامان لیکر کچن کی طرف بڑھی '

سامان کچن میں رکھ کر لاؤنج میں آئی اور اپنی چادر اتار کر وہاں موجود صوفہ پر ڈال کر کمرے کی طرف ' ... بڑھی تھی

.. یہ فلیٹ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن اسکے رہنے کے لئے کافی تھا " '

کمرے میں جا کر اسکا ارادہ تھوڑی دیر آرام کرنے کا تھا " '

... کھانا اس نے تھوڑی دیر بعد اٹھ کر بنانے کے بارے میں سوچا تھا

' " مگر وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی اپنے بیڈ پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی

..

' " آپ...یہاں کیسے ?

..اسکے ہونٹوں سے بہت ہی آہستہ سے صرف یہ لفظ ادا ہوئے تھے

... جس شخص کو کبھی نہ دیکھنے کے بارے میں سوچا تھا

... آج وہ اسکے سامنے موجود تھا

' " .. پورے بیس دن پندرہ گھنٹے دس منٹ اور بارہ سیکنڈ

.. صرف اتنے دن میں بھول گئی کہ میں کون ہوں

' " ... میرے لئے کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے

..وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسکے قریب بڑھ رہا تھا جبکہ اسکی نظریں حرم کے چہرے پر جمی ہوئی تھی

' " .. اسکی شکل دیکھ کر کتنا سکون ملا تھا اسکو

" آپ کیوں آئے ہیں یہاں ?

.. اسکو اپنی طرف بڑھتا دیکھ حرم کی دھڑکنے یکدم سے تیز ہوئی تھی

' " گھر چھوڑ کر کیوں آئی تم ?

... اس نے حرم کے سوال میں اپنا سوال کیا تھا

.. میری مرضی میں کہیں بھی جاؤ آپ مجھے روکنے والے کون ہوتے ہیں ''

... وجدان کا سوال اسکو غصّہ دلا گیا تھا

اس نے ہی تو مجبور کیا تھا اسکو وہ گھر چھوڑنے پر اوپر سے اب انجان بن کر پوچھ رہا تھا کہ وہ کیوں آئی وہاں سے ...

حرم کی بات اور اسکے چہرے پر غصّہ دیکھ کر وہ مسکرایا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے حرم کو بازو سے پکڑ کر " ' اپنی طرف کھینچا تھا ...

.. حرم جو آرام سے کھڑی تھی وجدان کے کھینچنے پر سیدھا اسکے سینے سے آن لگی تھی " '

... اب چہرے پر غصّے کی جگہ شرم اور گھبراہٹ نے لے لی تھی

میں تمہارا کون ہوں اس بات کا جواب میں تمھیں اپنے طریقے سے دے سکتا ہوں " '

مگر تمھیں میرا طریقہ شاید پسند نہ آئے۔

.. وہ اسکو گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا

.. اسکا دل تو چاہ رہا تھا کہ اسکو بتا دیں لیکن خود پر ضبط کرنا پڑا تھا '

جبکہ اسکی بات اور وجدان کی گہری بولتی ہوئی نظروں سے حرم کا حلق تک خشک ہوا تھا اسکو اس وقت " '

.. اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا

.. کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئی " '

.. ابھی تو میں نے صرف ایک بات ہی بولی ہے

وہ اسکی حالت سے لطف لیتا ہوا بولا

.. اسکی نظریں حرم کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھی اور حرم کا بازو ابھی بھی اسکی گرفت میں تھا

... آپ ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے چلے جائے ورنہ میں " '

... حرم بات پر اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کراتی ہوئی بولی تھی

.. آج وجدان کی باتیں اسکی حالت خراب کڑ رہی تھی" '

? ورنہ کیا " '

.. مجھے گھر سے نکال دو گی "

اس نے آپنا بازو آزاد کراتی حرم کو دیکھا اور اپنا دوسرا ہاتھ اسکی کمر مین ڈال کر اسکو خود سے مزید قریب کیا تھا...

... جی صحیح لگا آپکو' "

.. اور چھوڑے مجھے یہ سب کر کے آپ آخر ثابت کیا کرنا چاہ رہے ہیں

. وہ اسکی پکڑ میں بری طرح مچلتی خود کو آزاد کرانے کی اپنی سی کوشش کر رہی تھی "

... مگر وجدان کی مضبوط پکڑ کے آگے اسکی کوشش ناکام ھو رہی تھی

چلو میں تمہاری یہ غلطفہمی بھی دور کر دیتا ہوں کہ اس وقت تم جہاں کھڑی ہو نہ وہ میرا گھر ہے " '

.. میں تمہاری دوست سے خرید چکا ہوں

.. اس نے جیسے بم سا پھوڑا تھا حرم کی سر پہ

...ہاں وہ وجدان شاہ تھا اسکے لئے تو کچھ بھی ممکن تھا "

.. اور دوسری بات میں فلحال تو کچھ ثابت نہیں کرنا چاہ رہا ہوں " '

... جب کروں گا تو تمھیں بتا دوں گا

... وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر جتانے والے انداز میں بولا اور یکدم سے اسکو اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا "

..اب جاؤ یار جلدی سے کچھ بنا کر لے آؤ بہت بھوک لگی ہے مجھے باقی باتیں کھانے کے بعد کرتے ہیں " '

.... وہ دوستانہ انداز میں بولتا بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا تھا

حرم اسکی حرکت دیکھ رہی تھی " '

... اسکو لگا تھا کہ وہ شاید اس سے معافی مانگنے آیا ہے مگر یہ اسکی خوش فہمی تھی جو اس نے دور کر دی تھی

.. اور سنو یار جلدی آنا " '

... وہ کمرے سے باہر نکل رہی تھی جب وہ اسکو دیکھ کر بولا

مگر وہ اسکی بات کا کوئی جواب دئے بغیر کمرے سے نکلی تھی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک
بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی
تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفکیٹ
دیا جائے گا۔ اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو
بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔ پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
واٹس ایپ : 923135408491
ای میل : shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com
Imagitor

❤❤❤

' یہ کیا کررہی ہو تم ?

. وہ لاؤنج میں موجود صوفہ پہ اپنا بستر کرتی حرم کی پشت کو دیکھ کر بولا تھا

.. جبکہ اسکی آواز اپنے پیچھے سن کر بھی وہ ان سنی کرتی اپنے کام میں مصروف رہی تھی

. جب سے وہ یہاں آیا تھا تب سے ہر بات پر اسکو حکم چلا رہا تھا '

.. پہلے تو کھانے کی فرمائش اسکے بعد چائے کی

.. پچھلے تین گھنٹوں سے وہ وہ اسکو کوئی نہ کام بتا کر اسکو پریشان کر رہا تھا '

.. اور وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسکے کام کر رہی تھی

.. اس نے بھی سوچ لیا تھا کہ صبح اٹھتے ہی سب سے پہلے اسکو یہاں سے نکلنا تھا '

... اس تو وہ پوری طرح سے تھک چکی تھی اور بس وہ سونا چاہتی تھی

... لیکن وہ پھر سے اسکے سر پہ آن کھڑا ہوا تھا '

.. میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے کیا کر رہی ہو " '

... وجدان نے اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا

سونے جا رہی ہوں کیونکہ اس وقت مجھے بہت تیز نیند آ رہی ہے " '

.. آپکو جو بھی کام ہے خود کر لیں '

... ویسے بھی میں آج بہت تھک چکی ہوں

.. اس نے بے زاری سے کہتے ہوئے اپنا بازو آزاد کرایا اور صوفہ پہ بیٹھی تھی

... اگر نیند آ رہی ہے تو کمرے میں جا کر سو جاؤ یہاں کیوں سو رہی ہو '

.. چلو اٹھو کمرے میں چل کر آرام سے سونا

... وہ نرم لہجے میں بولتا اسکو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا ''

. جبکہ اسکے لمس پر حرم پوری طرح سلگ گئی تھی

.. نہیں جانا مجھے کمرے میں '

.. میں یہیں پر ٹھیک ہوں آپکو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

.. وہ اس بار صوفہ پر لیٹتے ہوئے بولی اور اپنے اوپر اچھی طرح سے بلینکٹ لیا تھا '

... حرم کی اس حرکت پر اسکو غصّہ تو بہت آیا تھا مگر ضبط کر گیا تھا

.. جو بھی تھا وہ اپنی جگہ بلکل ٹھیک تھی اسکا بے زار ہونا بنتا تھا " '

.. لیکن وہ بھی وجدان شاہ تھا کہاں اسکی سننے والا تھا

. میں نے کہا نہ اٹھو چل کر کمرے میں آرام سے بیڈ پر لیٹو
یہاں تمھیں آرام سے نیند نہیں آئے گی۔

وہ اسکے منہ پر سے بلینکٹ ہٹاتا ہوا بولا مگر حرم ایسے ہی آنکھیں بند کئے لیٹی رہی تھی جیسے وہ کسی اور سے بات کر رہا ہو ..

... ایسے نہیں تو پھر ویسے سہی '
.. وہ اسکی بند آنکھوں کو دیکھتا ہوا بولا اور جھک کر لیٹی ہوئی حرم کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا

حرم جو آنکھیں بند کئے ہوئے آرام سے لیٹی تھی خود کو وجدان کی باہوں میں محسوس کرکے اس نے یکدم سے اپنی آنکھیں کھولی تھی ..

یہ کیا کر رہے ہیں آپ
.. نیچے اتاریں مجھے
وہ اسکے سینے پر ہاتھ مارتی ہوئی چلائی تھی
.. مگر اس پر کہاں فرق پڑنے والا تھا

.. وہ یوں ہی آرام سے اسکو اپنی باہوں میں اٹھائے کمرے کی طرف بڑھا تھا

... میں نے کہا نہ کہ مجھے نہیں سونا یہاں چھوڑے مجھے
.. وہ بولے جا رہی تھی مگر وجدان اسکی بات ان سنی کرتا اسکو بیڈ پر لیٹا چکا تھا

.. جب میں کہہ رہا ہوں کہ تم یہاں لیٹ جاؤ تو اک بات سمجھ میں نہیں آتی تمھیں

.. وہ اسکے اوپر جھکتا ہوا بولا

.. وجدان کو خود کے اتنے قریب دیکھ کر حرم کو بولتی یکدم سے بند ہوئی تھی

.. کچھ دیر وہ ایسے ہی اسکو خاموشی سے دیکھتا رہا پھر اٹھ کر اسکے قریب ہی آں لیٹا تھا '

... اسکے اپنے قریب لیٹنے پر حرم نے یکدم سے اٹھنا چاہا مگر وہ اسکا ارادہ بھانپ کر اسکی کلائی تھام چکا تھا

.. اگر تم چاہتی ہو کہ میں کوئی اور زبردستی نہ کروں تو آرام سے لیٹ جاؤ

ویسے بھی میں بہت تھک چکا ہوں

... اس لئے مجھے پریشان مت کرو

.. وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا اور اپنی بات کہہ کر آنکھیں بند کر کے لیٹ چکا تھا

.. جبکہ حرم اسکی بند آنکھوں کو دیکھتی ہوئی یہ سوچ رہی تھی کہ اس نے کب پریشان کیا اسکو

.. بلکہ پریشان تو کر رہا تھا اسکو جب سے آیا تھا

.. بہت ہی عجیب انسان ہے '

... حرم بس سوچ کر رہ گئی تھی

'❤❤❤

' "آپ میری بات سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں میں ایسے آپکو اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتی ہوں

.. کیونکہ سر ابھی بہت امپورٹنٹ میٹنگ میں بیزی ہیں

' " .. آپکو تھوڑا انتظار کرنا ہو گا

.. ویسے بھی میٹنگ ختم ہونے والی ہیں

''' . ولید کی سیکٹری نے یہ بات دوسری بار دوہرائی تھی

. مگر وہ بھی سمن تھی جو کسی کی نہ سننے والی

''' .. تم شاید مجھے نہیں جانتی ہو

.. میں اس کمپنی کے مالک ہاشم خان کی بیٹی ہوں

.. اس لئے تمہارے لئے اچھا ہو گا تم مجھے جانے دو

' " .. سمن اسکو سخت نظروں سے گھورتی ہوئی بولی تھی

.. اسکو کل وجدان کے یوں اچانک جانے پر کچھ ٹوگڑبڑ کا احساس ہوا تھا

' " اسکو کہیں نہ کہیں یہ شق ہوا تھا کہ وجدان کو حرم کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے جس وجہ سے کل وہ

... اتنی جلدی میں گھر سے نکلا تھا اور اب تک واپس نہیں آیا تھا

' " .. وہ اس بات کو کنفرم کرنے کے لئے ولید سے ملنا چاہتی تھی

. کیونکہ وجدان کے ساتھ ولید بھی حرم کی تلاش میں لگا ہوا تھا اور وہ ضرور کچھ جانتا ہو گا اس بارے میں

یہ ہی وجہ تھی کہ وہ آج پہلی بار اپنے باپ کی کمپنی میں آئی تھی اور پچھلے پندرہ منٹ سے ولید کی سیکٹری "' ..کے سر پہ کھڑی تھی

?ارے سمن تم یہاں '

وہ ابھی اسکو کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اپنے برابر سے ولید کی آواز سنائی دی تو اسکی آواز پر وہ ولید کی طرف پلٹی ..تھی

..سمن کو اپنے آفس میں دیکھ کر ولید کو خوشی ہوئی تھی

...جب بھی وہ گھر آتی تھی تو تب بھی اس سے تھوڑی بہت بات ہو جاتی تھی اسکی

..ویسے بھی وہ اسکے ہاشم تایا جان کی بیٹی تھی اس لئے وہ اسکی بہت عزت کرتا تھا

.شکر ہے تمہاری میٹنگ تو ختم ہوئی مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی "
....وہ ولید کی طرف دیکھ کر بولی تھی

ہاں ہاں کیوں نہیں میرے آفس میں چل کر بات ہیں وہ اسکو اپنے روم کی طرف آنے کا اشارہ کرتا "'
..آگے بڑھا تھا

..اسکی بات سن کر سمن اسکے پیچھے چل دی تھی

..ہاں اب بولی ایسی کیا ضروری بات تھی جو تم یوں اچانک آفس چلی آئی
...وہ اسکو چیئر پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود بھی اپنی جگہ پر بیٹھا تھا

.. مجھے بس اتنا جاننا تھا کہ تمھیں حرم کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے کیا... کہ وہ کہاں ہے '

.. وہ سیدھا اپنی بات پر آئی تھی

.. ہاں وجدان کو حرم کے بارے میں پتہ چلا تھا اس لئے وہ کل ہی وہاں گیا ہے

... پر تم ابھی کسی کو مت بتانا وہ آنٹی کو سرپرائز دینا چاہتا ہے

.. ولید بول رہا تھا اس بات سے انجان کہ اسکی بات سن کر سمن کا خون کھول اٹھا تھا

... تم خاص مجھسے ملنے آئی یہ بات جاننے کے لئے اس لئے میں نے تمھیں بتا دیا ہے

... ورنہ وجدان نے مجھے منع کیا تھا کہ میں کسی کو بھی نہ بتاؤں

... وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا مگر سمن کو اب وہاں بیٹھنا مشکل لگ رہا تھا

.. اچھا ولید تمہارا بہت شکریہ بتانے کے لئے اب میں چلتی ہوں مجھے کوئی ضروری کام ہے '

.. سمن یکدم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی

... ولید اسکو روکنا چاہتا تھا مگر اسکی جلد بازی دیکھ کر خاموش رہ گیا تھا

.. وہ اسکے روم سے نکل کر تیزی کمپنی سے باہر نکلی تھی

.. ہاشم صاحب جو ولید کے پاس جا رہے تھے سمن کو اسکے روم سے نکلتا دیکھ کر حیران ہوئے تھے

.. مگر انکو خوشی بھی ہوئی تھی کہ سمن ان سب سے اچھی طرح گھل مل گئی ہے

.. وہ جب بھی سمن کو دیکھتے ہیں انکو ولید کا ہی خیال آتا ہے

. مگر وہ سمن کی ضد کے آگے بے بس تھے

.. لیکن انہیں اب ولید سے بہتر سمن کے لئے کوئی اور نہیں لگتا تھا

' ❤❤❤

. وہ جلدی جلدی سے ہاتھ چلاتی اپنی ساری چیزیں بیگ میں ڈال رہی تھی

.. اسکے پاس وقت بہت کم تھا

.. وہ کبھی بھی واپس آ سکتا تھا اور اسکو وجدان کے واپس آنے سے پہلے اس فلیٹ سے نکلنا تھا '

. اسکی موجودگی میں تو یہاں سے نکلنا اسکے لئے مشکل تھا '

.. رات ہی اس نے ساری پلاننگ کر لی تھی

... صبح سے وہ وجدان کے باہر جانے کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ کہیں جانے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

تھک ہار کر اسکو وجدان کو مخاطب کرنا ہی پڑا تھا '

.. اور اسکو کچھ چیزیں لانے کے لئے کہا

پہلے تو وجدان نے انکار کر دیا۔

مگر جب اس نے خود باہر جانے کے بارے میں کہا کہ وہ لے آئے گی تو اک نظر حرم پر ڈالتا خود گھر سے باہر

.. چلا گیا تھا

.. سارا سامان رکھنے کے بعد وہ اک نظر کمرے پر ڈالتی جلدی سے باہر کی طرف بڑھی تھی ""

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا

. اسکے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی وجدان دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا

.. اسکو اپنے سامنے دیکھ کر حرم اپنی جگہ ڈری اور بیگ ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گرا تھا

.. اسکے ہاتھ میں بیگ دیکھ کر وجدان کے ماتھے پر بل پڑے تھے

? کہاں جا رہی تھی تم '

.. وہ دروازہ اچھی طرح سے بند کرتا ماتھے پر بل ڈالے اسکی طرف بڑھا تھا " '

... اسکے سخت لہجے اور آنکھوں میں غصّہ دیکھ کر حرم ڈر کے اس سے دو قدم پیچھے ہوئی تھی

.. میں کہیں بھی جاؤ آپکو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے " '

.. مجھے میری زندگی آرام سے جینے دیں

. اسکو اپنی طرف بڑھتا دیکھ حرم اپنے ڈر پہ قابو کرتی ہوئی بولی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی " '

.. مگر اسکو دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ وجدان اتنی ہی تیزی سے اسکے سامنے آیا تھا

.. کیوں کر رہی ہو تم ایسا '

? بار بار مجھسے یوں دور جا کر آخر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو

. وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا تھا '

اس بار اسکے لہجے میں حرم کے لئے تڑپ تھی محبت تھی جو غصّے میں ہونے کی وجہ سے حرم محسوس نہیں کر پائی تھی ..

. میں کچھ ثابت نہیں کرنا چاہ رہی ہوں بلکہ میں خود کو آپکے ظلم سے بچا رہی ہوں '

.. آج تک آپنے میرے بے قصور ہونے کے باوجود بھی کتنا غلط کیا

پر اب میں مزید آپکا ظلم برداشت نہیں کر سکتی '

.. بولتے بولتے یکدم سے اسکا لہجہ نم ہوا تھا آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا

پر نہیں اب میں خود کو آپکا کھلونا نہیں بننے دوں گی کہ جب آپکے دل چاہے آپ کچھ بھی کریں اور میں " ' ... خاموشی سے دیکھتی رہوں

.. نہیں اب میں آپکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہوں میں آپکو

. حرم بس اب خاموش ہو جاؤ آج کے لئے بس اتنا کافی ہے " '

اسکو مسلسل بولتا دیکھ کر وجدان نرم لہجے میں بولا

وہ اسکے احساسات کو بہت اچھے سے سمجھتا تھا کہنا تو وہ بھی بہت کچھ چاہتا تھا اس سے

.. لیکن حرم اس سے بہت غصّہ تھی

.. وہ پہلے اسکا غصّہ کم کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ آرام سے اسکی اک اک بات سنے

.. کیونکہ غصّے میں انسان غلط ہی فیصلے لیتا ہے

.. اور وہ اب اپنے اور حرم کے بیچ کوئی غلطی کوئی غلط فیصلہ نہیں ہونے دے سکتا تھا

.. نہیں ہونا مجھے خاموش اور نہ میں اک پل مزید یہاں رکنا چاہتی ہوں '

.. مجھے بس یہاں سے جانا ہے آپ سے دور

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی وجدان نے اک جھٹکے میں حرم کو بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور '''

.. اس کے ہونٹوں پہ جھک کر اسکی سانسوں کو خود میں قید کر چکا تھا

وجدان کی اس گستاخی پر حرم نے واجد کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکو خود سے دور کرنا چاہا مگر مگر نے اسکی کمر

.. میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے مزید قریب کیا تھا

وہ اس پہ جھکا اپنی محبت کا احساس دلانا چاہ رہا تھا جبکہ حرم اسکی مضبوط پکڑ سے خود کو آزاد کرانا چاہ رہی تھی جو

... فلحال ناممکن تھی

کچھ لمحوں بعد اسکو حرم پر ترس آگیا تھا اس نے حرم کو آزاد کیا تو وہ شرم سے لال پڑتے چہرے کے '''

.. ساتھ اپنی سانسیں درست کر رہی تھی

.. اور وہ اسکی غیر ہوتی حالت کو بہت ہی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

.. یہ کیا حرکت تھی '

.. وہ اپنی حالت ٹھیک کرتی بمشکل بول پائی تھی

.. جب تم خاموش نہیں ہو رہی تھی تو یہ میرا طریقہ تھا تمھیں خاموش کرنے کا '

اور میں نے تو پہلے ہی کہا تھا تمھیں میرے طریقے پسند نہیں آئے گے۔

وہ اسکی طرف دیکھتا دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو حرم سچ میں جل گئی تھی اسکی مسکراہٹ دیکھ کر ...

اب چپ چاپ جاؤ یہ سارا سامان اپنی جگہ پر رکھو اور اگر دوبارہ یہ حرکت کی نہ تو " '
بس اتنا سوچ لینا میری جان یہ جو ابھی کیا ہے نہ یہ کچھ نہیں تھا ...

وہ اس پر پھر سے جھکا اسکے کان میں سرگوشی کے انداز میں بولا اسکے ہونٹھ حرم کی کان کی لؤ کو چھو رہے تھے ..

وجدان کی بات پر حرم پوری جان سے کانپ اٹھی
اسکی گرم سانسیں اور اسکے ہونٹوں کا لمس اپنے کان پر محسوس کر کے حرم دھڑکنے بے ترتیب ہوئی تھی ...

مجھے امید ہے تم میری بات سمجھ گئی ہو نگی اور آگے سے ایسی حرکت دوبارہ نہیں کرو گی ' ..
ورنہ ....

وہ اپنی بات کہہ کر پھر سے اس پر جھکا تو اسکو پھر سے کوئی حرکت کرتے دیکھ حرم تیزی سے وہاں سے ""
کمرے کی طرف بھاگی تھی ...

اسکی جلدبازی پر وجدان مسکرائے بغیر نہ رہ سکا تھا " ' ...

تمہاری یہ سزا اور کتنے دن تک چلے گی پریشے ""

.. تم انکو تو تڑپا رہی ہو لیکن سکون سے خود بھی نہیں ہو

.. معاف کر دو انہیں اور ختم کر و یہ بے سکون اپنی زندگی سے

غلطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں

.. تم اپنا دل بڑا کرو اور معاف کر دو انہیں

.. تمہاری معافی کے طلبگار ہیں وہ '

.. سادیہ بیگم خاموش بیٹھی پریشے کی طرف دیکھ کر بولی تھیں

وہ دیکھ رہیں تھیں جب سے ہاشم صاحب انکے پاس سے گئے تھے انکی بہن تب سے اور خاموش ہو گئی تھی '

..

. سارا دن خاموش ہی رہتی تھی یا دروازے کو دیکھتی رہتیں تھیں جیسے انہیں کسی کے آنے کا انتظار ہو

.. اور انہیں تھا انتظار

.. ہاشم خان کا

.. وہ اس دن کے بعد سے پھر ان سے ملنے نہیں آئے تھے

.. پریشے روز ہی انکی وجہ سے بے چین رہتیں تھیں

.. مگر وہ یہ بات تسلیم نہیں کرنا چاہ رہیں تھیں کہ انہیں ہاشم خان کا انتظار تھا

.. نہیں آپی آپکو غلط لگ رہا ہے '
. میں تو بہت سکون سے ہوں کیونکہ میں نے کسی کا اعتبار نہیں توڑا ہے

.. وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھیں
.. اگر ایسی بات ہے تو تم بات کرتے ہوئے مجھسے نظریں کیوں چرا رہی ہو '

.. میری طرف دیکھ کر بات کرو نہ
..سادیہ بیگم بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر اسکے پاس آئی تھی

.. انہوں نے پریشے کا رخ اپنی طرف کیا تھا
... بولو اب کہ تم بہت سکون سے ہو تمھیں کوئی فرک نہیں پڑتا ہے '

.. میں جانتی ہوں یہ سب جھوٹ ہے '
.. کیونکہ میں تمہاری آنکھوں میں ہاشم کے لئے محبت تڑپ دیکھ سکتی ہوں

میں تمہاری بڑی بہن ہوں آج تک تم مجھسے کچھ نہیں چھپا پائی ہو
.. اور نہ کبھی چھپا سکتی ہو
.. وہ پریشے کے جھکے سر کو دیکھتی ہوئی بول رہیں تھیں

.. سچ کہا نہ میں نے '
.. انہوں نے پریشے کا چہرہ اوپر کیا جو اس وقت آنسوں سے بھیگا ہوا تھا

.. سادیہ بیگم کی بات پر پریشے یکدم سے انکے گلے لگ کر زور زور سے رونے لگیں تھیں '

.. جی آپی میں انکو دکھ میں دیکھ کر سکون سے نہیں ہوں '

... اور نہ میں ان سے ناراض ہوں

جانتی ہیں میرے دل نے تو انہیں تب ہی معاف کر دیا تھا جب ہسپتال میں آنکھ کھلنے پر میری سب سے '
... پہلی نظر ان پر پڑی تھی

..بس تھوڑا ناراض تھی ان سے اور یہ ناراضگی بھی اس دن ختم ہو گئی جب وہ میرے کمرے میں آئے تھے '

..وہ روتے ہوئے اپنا درد اپنی بہن کو سنا رہیں تھیں " '
.. میں جانتی ہوں پری بس یہ سب تمہارے منہ سے سننا چاہتی تھیں

.. اور اب جو سکون مجھے ملا ہے نہ میں تمھیں بتا نہیں سکتی ہوں " '
وہ پریشے کے آنسوں صاف کرتی ہوئی بولی تھی انکے ساتھ ساتھ پریشے کو بھی سکون ملا تھا اپنی بات کہہ کر
...

.. اور اب یہ سب ان سے بھی کہہ دینا جن کی وجہ سے تم نے اپنا سکون خراب کیا ہوا ہے "'-
... وہ تھوڑا سا مسکرائی تو انکی بات سن کر پریشے ہاں میں گردن ہلا کر مسکرا دی تھیں

❤❤❤

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

❤❤❤

" " اب اور کتنے گھنٹے اس کمرے میں قید رہنے کا ارادہ ہے تمہارا ..

صبح سے شام ہو گئی ہے ...

" " تمھیں خود کا تو کچھ خیال نہیں ہے کم از کم اپنے شوہر کا ہی کچھ خیال کر لو ..

"" وجدان کمرے میں داخل ہوتے ہی بیڈ پر بیٹھی حرم کی طرف دیکھ کر بہت نارمل انداز میں بولا تھا ..

ایسے جیسی کچھ دیر پہلے ان دونوں کے درمیان کچھ ہوا ہی نہ ہو ...

" " جبکہ اسکی بات سن کر حرم نے اک نظر اسکی طرف دیکھ کر اپنا رخ دوسری طرف کر لیا تھا ..

اک تو وہ پہلے ہی یہاں سے نہ نکلنے کی وجہ سے غصّہ تھی ..

اوپر سے اسکی بات نے حرم کا غصّہ مزید بڑھا دیا تھا ..

" " یار میں تم سے کہہ رہا ہوں اٹھو اور چل کر کچھ بناؤ میرے لئے .

صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے میں نے ..

کیسی بیوی ہو تم جسے اپنے شوہر کی بھوک کا بلکل خیال نہیں ہے ..

وجدان اسکو بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتا ہوا بولا تھا ..

" " آپ آخر کیوں کر رہے ہیں یہ سب

چاہتے کیا ہیں آپ مجھے بس اتنا بتا دیں ..

حرم اسکی گرفت سے اپنا بازو ایک جھٹکے میں آزاد

کراتی ہوئی بولی تھی ..

... اگر کوئی ویا حالات ایسے نہ ہوتے تو وہ کتنا خوش ہوتی کہ اسکا شوہر اس سے کسی چیز کی خوائش کر رہا ہے

.. لیکن انکے درمیان کچھ نارمل نہیں تھا کچھ ٹھیک نہیں تھا

.. میں چاہتا تو بہت کچھ ہوں تم سے لیکن فلحال جو کہہ رہا ہوں وہ کرو " "
..وقت آنے پہ بھی بتا دوں گا میری اور کیا خوائشیں ہیں

.. وہ اسکو اپنے قریب کرتا گہری نگاہوں سے اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا تھا
.. اسکی آنکھوں میں تپیش سے حرم کا دل یکدم سے تیزی سے دھڑکا تھا

نہیں مجھے آپ ابھی اور اسی وقت بتایں کہ کیوں کر رہے ہیں یہ سب کیوں آئے ہیں یہاں میرے پیچھے " "
.. جبکہ آپکا تو راستہ بلکل صاف ہو چکا تھا

.. آپکی جو مرضی تھیں آپ وہ کرتے تو پھر کیوں بتایں مجھے
.. حرم اپنی حالات پر قابو کرتی ہوئی بولی تھی

کیونکہ اسکو لگ رہا تھا کہ اگر وہ اب بھی خاموش رہی تھی کبھی نہیں بول پائے گی۔۔

میرا دل چاہنے لگا ہے تمھیں '
.. محبت ہو گئی ہے مجھے تم سے
.. اس لئے کر رہا ہوں یہ سب اس لئے یہاں آیا ہوں

. اب خوش مل گیا تمھیں اپنا جواب "

.. چلو اب کچن میں

.. اس نے بہت ہی نارمل انداز میں اپنی محبت کا اظھار کیا تھا

. جبکہ وجدان کے منہ سے یہ الفاظ سن کر حرم بے یقینی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی "

.. وہ جو کہہ رہا تھا کیا وہ سچ تھا

.. کیا محبت کے اس سفر میں وہ اکیلی نہیں تھی

...ایسے جیسے کتنے ہی سوال اسکے دل میں آئے تھے

.. نہیں یہ سب جھوٹ ہے "

.. اس نے صرف بدلے کے لئے اس سے شادی کی تھی وہ تو سمن سے شادی کرنا چاہتا ہے

..یہ ضرور کوئی نیا طریقہ ہے مجھے تکلیف دینے کا

.. اسکے دماغ نے دل کی بات کو رد کیا تھا

... نہیں " '

.. جھوٹ ہے یہ سب

.. نہ مجھے آپ پر بھروسہ ہے نہ آپکی کہی اک بھی بات پر

.. وہ اپنی بات کہہ کر غصّے میں پلٹی تھی مگر وجدان اسکی کلائی اپنی گرفت میں لے چکا تھا

.. حرم کی بات سے اسکو تکلیف تو ہوئی تھی لیکن وہ اپنی اپنی محبت کا یقین دلانا چاہتا تھا اسکو
... وہ سمجھتا تھا کہ حرم کے لئے اس بات پر یقین کرنا مشکل تھا

.. تمھیں میری باتوں پر بھروسہ نہیں ہے نہ چلو کوئی بات نہیں '
.. لیکن تم اسکی بات پہ تو بھروسہ کر سکتی ہو نہ
.. اس نے حرم کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر دل کی جگہ پہ رکھا تھا

.. سنو انکو محسوس کرو یہ کیا کہہ رہی ہیں تم سے " '
.. وجدان نے اسکے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا تھا
.. اپنی ہتھیلی کے نیچے اسکی دھڑکنے محسوس کر کے حرم نے یک سے اسکی طرف دیکھا تھا

وجدان آنکھوں میں محبت لئے اسی کو دیکھ رہا تھا
.. کچھ لمحے دونوں یوں اک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کہیں کھو سے گئے تھے

اپنے ہاتھ کے نیچے اسکا دھڑکتا ہوا دل اور اوپر وجدان کے ہاتھ کا نرم گرم لمس محسوس کر کے اسکی خود " '
.. کی دھڑکنے بے ترتیب ہوئی تھی

..بولو حرم کیا تمھیں اب بھی یہ سب جھوٹ لگ رہا ہے '
.. کیا ابھی بھی میری بات پر بھروسہ نہیں ہے
... وجدان کی آواز نے ان دونوں کے بیچ کی خاموشی کو توڑا تھا

.. اسکی آواز پر حرم جیسے اک سحر سے باہر نکلی تھی " '

.. اور جھٹکے میں اسکے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالا تھا

... جی ابھی بھی مجھے یقین نہیں ہے نہ آپ پر اور نہ آپکی باتوں پر " '

.. وہ اس سے کچھ قدم دور ہوئی تھی

.. کوئی بات نہیں میرے ساتھ رہو گی تو میں تمھیں یقین بھی دلا دوں گا

.. وجدان کو برا تو لگا تھا مگر اسکی بے رخی نظر انداز کرتا ہوا بولا تھا

.. آپ کتنی بھی کوشش کر لیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہو گا " '

. وہ اپنی بات کہہ کر کمرے میں رکی نہیں تھی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی

.. جانتی تھی کہ اگر وہ مزید کچھ دیر وہاں رکی تو یقینن اسکا بھروسہ کر لے گی

لیکن وہ ابھی اسکے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی

... اتنی آسانی سے کیسے یقین کر لے اس پر

اور اس بار وجدان کو اسکا اس طرح سے جانا برا نہیں لگا تھا کم از کم وہ کمرے سے تو باہر نکلی تھی فلحال تو اسکے لئے یہ ہی کافی تھا ..

. تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ہو وجدان بلکل بھی نہیں " '

. میں حرم نہیں ہوں جو تم میرے ساتھ کچھ بھی کر لو گے

.. اور میں خاموشی سے سب دیکھتی رہوں گی

... بلکل بھی نہیں " '

.. اس نے اپنے ہاتھ میں موجود موبائل غصّے میں بہت زور سے دیوار پہ دے مارا تھا

..جب بھی اسکا غصّہ کم نہیں ہوا تو وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی ہوئی کوئی چیز تلاش کرنے لگی تھی '

.. جسے توڑ کر وہ اپنا غصہ کم کر سکے

جب سے وہ ولید کے پاس سے آئی تھی تب سے اسکا غصّے سے برا حال تھا

.. وہ بہت پہلے ہی وجدان کی آنکھوں میں حرم کے لئے محبت دیکھ چکی تھی

.. اور یہ سب دیکھ کر اسکے دل میں حرم کے لئے نفرت مزید بڑھ گئی تھی

جبکہ اسکو اس بات کا احساس تک نہ تھا کہ حرم کے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اسکی ماں کی وجہ سے ہو رہا ہے

..

.. کبھی اس نے حرم کے لئے ہمدردی محسوس نہیں کی تھی

.. جبکہ وہ بہت معصوم اور بے قصور تھی

اسکو شروع سے ہی حرم کی خوبصورتی دیکھ کر یہ لگتا تھا کہ وہ وجدان کو اس سے چھین لے گی '

.. اور اب ایسا ہی ہوا تھا

اسکی سوچ سچ ثابت ہو گئی تھی

آج اسکا ڈر اسکے سامنے آ گیا تھا ...

میں تمھیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی وجدان کسی کا بھی نہیں ..

ابکہ بار گلاس ٹوٹنے کی باری آئی تھی ...

یہ کیا ہو رہا ہے سمن '

کیوں اتنے غصے میں ہو تم ?

اپنے پیچھے سادیہ بیگم کی آواز سن کر وہ انکی طرف پلٹی تھی ..

انہوں نے اک نظر کمرے میں ڈال کر اسکی طرف دیکھا تھا .

وہ ابھی پریشے کے کمرے سے اپنے کمرے میں جا رہیں تھیں جب سمن کے کمرے سے انکو چیخنے اور کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تو وہ فکرمندی سے اسکے روم میں آئی تھی ..

خالہ وہ چلا گیا ..

میں اسکو ایسا نہیں کرنے دوں گی ..

وہ انکی طرف دیکھ کر بولتی غصّے سے بڑھی تھی.

جبکہ سادیہ بیگم اسکی بات سمجھ نہیں پائی تھی

کیا کہہ رہی ہو بیٹا ..

.. کس کو ایسا نہیں کرنے دو گی

. وہ پریشانی سے اسکی طرف دیکھ کر بولی

... وجدان " '

خالہ وہ چلا گیا مجھے چھوڑ کر اس حرم کے پاس

.. وہ مجھ سے نہیں اس حرم سے محبت کرتا ہے

.. دیکھا نہیں آپنے اس دن کس طرح دوڑتا ہوا یہاں سے گیا تھا

.. سمن کا غصّہ کسی بھی طرح کم نہیں ہو رہا تھا

.. جبکہ سمن کی بات سن کر سادیہ بیگم اپنی جگہ خوش ہوئی تھی

.. جیسا انہوں نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا تھا

. وجدان حرم سے محبت کرتا ہے

... حرم کے پاس جا کر اس نے اپنا فیصلہ لے لیا ہے

.. سمن بیٹا خاموش ہو جاؤ آؤ بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہیں

... سادیہ بیگم کو ڈر ہوا تھا کہ کہیں اسکی آواز سن کر پریشے یہاں نہ آجائے

.. نہیں ہونا مجھے خاموش "

.. اور نہ میں ایسا ہونے دوں گی

وجدان کو حرم کو چھوڑنا ہی ہو گا ...

اس نے بری طرح سے سادیہ بیگم کے ہاتھ جھٹکے تھے ....

" کیا نہیں ہونے دو گی تم .. "

کس کو چھوڑنے کی بات کر رہی ہو تم ?

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی پریشے کی آواز پر دونوں نے اک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا تھا ...

" پریشے کو دروازے میں کھڑا دیکھ کر دونوں اپنی جگہ کھڑی رہ گئی تھی ... "

❤❤❤

" سمن پلیز اک بار میری بات سن لو میں تمھیں سب سمجھا دوں گا .. "

بس تم خود کو کچھ کرنے کی کوشش مت کرنا پلیز..

وہ پریشانی میں فون پر موجود سمن سے بولا تھا وہ بات ہی ایسی کر رہی تھی کہ اسکا پریشان ہونا لازمی تھا ..

اتنی دور سے بس وہ فون پر اسکو اپنی بات سمجھا سکتا تھا ...

دوسری طرف اسکو آنی کی بھی فکر ہو رہی تھی کیونکہ ابھی اسکی اپنی مام سے بات ہوئی تو ان سے اسکو ساری خبر مل چکی تھی ...

وہ اس پر غصّہ بھی ہوئی تھی کہ اس نے انکو کیوں نہیں بتایا کہ وہ حرم کے پاس جا رہا ہے ..

بس خاموشی سے انکی ڈانٹ سنتا رہا تھا ...

سمن تم سن رہی ہو نہ میں کیا کہہ رہا ہوں

... اگر تمھیں مجھ سے ذرا بھی محبت ہے تو تم میری بات ضرور سنو گی

.. سمن کی خاموشی پہ وہ پھر سے بولا تھا

.. مگر کمرے میں داخل ہوتی حرم کے قدم اپنی جگہ رک گئے تھے اسکے الفاظ سن کر '

. یہ کیا کہہ رہا تھا وہ

.. سمن کو اپنی محبت کا واسطہ دے رہا تھا

اور کل وہ کیا تھا جو بھی سب اس نے کہا تھا

.. مطلب وہ سب جھوٹ تھا ناٹک تھا

... اور اک وہ تھی جو اسکی اک اک بات کو سچ مان چکی تھی

... اسکا کہا ہر اک لفظ اسکو ابھی بھی یاد تھا

... وہ اسکی محبت قبول کر چکی تھی

وہ اسکی پشت پر کھڑی نہ جانے کیا کیا سوچ رہی تھی جبکہ وہ اصل بات سے بلکل انجان تھی کہ وہ کیوں یہ

... سب کہہ رہا تھا

.. سمن تم میری بات سن رہی ہو نہ ""

...میں واپس آ جاؤں پھر سب تمھیں سمجھا دوں گا پر پلیز تم خود کو کچھ بھی کرنے کی کوشش مت کرنا

.. ہیلو سمن.. سمن

... اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا وہ فون کٹ کر چکی تھی

.. واہ مسٹر وجدان شاہ ماننا پڑے گا آپکو

.. کیا کمال کی ایکٹنگ کرتے ہیں آپ

.. حرم کی آواز سن کر وہ یکدم سے پلٹا تھا اور نا سمجھی سی اسکی طرف دیکھنے لگا

اک طرف تو آپ مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں

.. اور دوسری طرف سمن کو اپنی محبت کا واسطہ دے رہے ہیں

.. کون سا چہرہ اصلی ہے آپکا.. یہ یا کل والا

حرم آنکھوں میں شکوہ لئے اسکو دیکھ رہی تھی جبکہ اسکی بات سمجھ کر وجدان تیزی سے اسکی طرف بڑھا تھا

..

حرم جیسا تم سوچ رہی ہو ویسے بلکل بھی نہیں ہے

. تم اک بار میری پوری بات سن لو تم سب سمجھ جاؤ گی

وجدان اسکی غلطفہمی دور کرنے لئے جلدی سے بولا تھا یقینن حرم نے اسکی ادھوری بات سنی ہے جس وجہ

.. سے وہ ایسا بول رہی تھی

آپ نے صحیح کہا میں غلط سوچنے لگی تھی کہ آپکی کہی ہر بات سچ ہے پر اچھا ہوا وقت پر میری یہ غلطفہمی بھی دور ہو گئی.. ورنہ ..

وہ اپنی کہہ کر رکی تھی ..

حرم ایسا کچھ نہیں ہے میں سمن کو پتہ چل چکا ہے کہ میں یہاں ہوں بس میں اسکو سمجھا رہا تھا کہ وہ کوئی غلط کام نہ کرے ...

اس نے بولتے ہوئے حرم کو دونوں کندھوں سے تھامنا چاہا تھا .

ہاتھ مت لگاؤ مجھے آپ ..

نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے آپ سے ..

وہ اسکو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر چلائی تھی .

اسکی اس حرکت پہ وجدان کے ماتھے پر بل پڑے تھے .

حرم جب میں کہہ رہا ہوں اک بار میری بات سن لو تو سمجھ کیوں نہیں آتا تمھیں .

اسکا لہجہ اب سخت ہوا تھا .

کیوں سنو میں آپکی ہر بار آپکی ہی سنی ہے آپکی ہی مرضی چلی ہے

لیکن اب نہیں ..

ہر بار آپنے درر دیا میں خاموش رہی ..

آپ ہر بار اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کے بجائے روب ڈالتے ہیں کیا آپکو اپنی غلطیوں کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا ..

اس بار اسکی آواز کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی نم ہوئی تھی.

میں مانتا ہوں حرم کے میں غلط تھا تمہارے ساتھ زیادتی کی میں نے .

کبھی اپنی غلطی تمہارے سامنے تسلیم نہیں کی اور یہ ہی میری سب سے بڑی غلطی رہی ہے .

لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میری محبت پر شق کرو

مجھے تم سے محبت ہے شدید محبت کرتا ہوں میں تم سے

مگر میری محبت پر یوں الزام مت لگاؤ ..

ابھی میں سمن کو صرف سمجھا رہا تھا کہ وہ غصّے میں آکر خود کو نقصان نہ پہنچا لے ..

اور تم خود ہی سوچوں اگر مجھے سمن سے شادی کرنی ہوتی تو کون روک سکتا تھا مجھے ..

کوئی بھی نہیں ..

لیکن میں اس وقت یہاں تمہارے پاس موجود ہوں.. اتنا کافی نہیں ہے تمہارے لئے ..

وہ بولتا جا رہا تھا اور حرم بس خاموشی سے اسکو سن رہی تھی اب اک لفظ بھی نہیں تھا اسکے پاس کہنے کے لئے

..

وہ اسکی آنکھوں میں سچائی دیکھ سکتی تھی ..

لیکن میں تمھیں بھی غلط نہیں کہوں گا آخر آج تک میں نے کچھ اچھا بھی تو نہیں کیا تمہارے ساتھ " ' ..

اور تم یہی چاہتی تھی نہ کہ میں یہاں سے چلا جاؤ تو ٹھیک ہے میں ابھی اور اسی وقت یہاں سے جا رہا " '

ہوں ...

وہ اک پل کے لئے رکا تھا ..

میں آیا تو تھا تمھیں واپس لے جانے کے لیے لیکن میں اب کوئی زور زبردستی نہیں کروں گا ..

لیکن اتنا یاد رکھنا میری محبت تمہارے لئے بلکل سچی ہے ..

وہ اک نظر خاموش کھڑی حرم کو دیکھتا وہاں رکا نہیں تھا جبکہ اسکے جانے کے بعد حرم کتنے ہی دیر کھڑی

اس جگہ کو دیکھتی رہی تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے وہ کھڑا تھا ...

یہ سب جو بھی کچھ ہو رہا ہے اس سب کی میں زمیدار ہوں ہاشم صرف میں ..

اگر میری ایسی حالت نہیں ہو رہی ہوتی تو ایسا کبھی نہ ہوتا ..

پریشے روتے ہوئے ہاشم صاحب کی طرف دیکھ کر بولی تھی .

جب سے انکو سے ساری حقیقت معلوم ہوئی تھی تب سے بس انکی یہی حالت ہو رہی تھی ..

انکو یہ بات کسی بھی پل چین نہی لینے دے رہی تھی کہ صرف انکا بدلہ لینے کے لئے وجدان کسی لڑکی کے

ساتھ ایسا کر سکتا ہے ..

بے قصور ہونے کے باوجود کتنا ظلم ہوا تھا حرم پر اسکو ہاشم خان کی بھانجی ہونے کی سزا ملی تھی ..

نہیں پریشے تم اداس مت ہو

حرم کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس میں تمہارا قصور نہیں ہے

بلکہ یہ سب تو میری وجہ سے ہوا ہے

.. میں ذمیدار ہوں حرم کے ہر دکھ کا

. یہ سب سوچ کر تم خود کو تکلیف مت دو

.. ہاشم صاحب نے بہت نرمی سے پریشے کے آنسوں صاف کئے تھے

آج کتنا خوشی خوشی وہ یہاں آرہے تھے

انکی پریشے نے انہیں معاف کر دیا تھا

.. بلکہ انکو فون کر کے انکے ساتھ گھر جانے کی خواہش بھی کی تھی

. اب وہ خوشی خوشی اپنی زندگی ہاشم کے ساتھ گزارنا چاہتی تھیں

ابھی وہ صحیح سے خوش بھی نہیں ہوئے تھے جب سادیہ بیگم نے انکو بتایا کہ پریشے وجدان اور حرم کے

.. بارے میں سب جان چکی ہیں

ایسا نہیں تھا کہ وہ انہیں بتانا نہیں چاہتے تھے

.. لیکن پریشے کو یوں اس طرح سے سب معلوم ہو گا انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

نہیں ہاشم میں ہی وجہ ہوں اس سب کی نہ میری ایسی حالت ہوتی اور نہ وجدان بدلہ لینے کے بارے " "

.. میں سوچتا

کاش میں نے پہلے ہی سب کچھ بتا دیا ہوتا کہ جیسا وہ سوچتے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے تو آج میں اس وقت اتنی تکلیف میں نہ ہوتی ...

وہ ہاشم خان کے دونوں ہاتھوں کو تھامتی ہوئی بولی تھیں ..

پریشے پلیز چپ ہو جاؤ تمھیں اس طرح سے تکلیف میں دیکھ کر مجھے بھی تکلیف ہو رہی ہے " "
میں مانتا ہوں کہ جو ہو گیا ہے ہم اسے بدل نہیں سکتے ہیں ...

لیکن سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں نہ ..
یہ سب ہماری ہی وجہ سے ہوا ہے تو ٹھیک بھی ہمیں ہی کرنا ہو گا ..
ہاشم صاحب اپنی باتوں سے انکو سمجھا رہے تھے .

انکی بات پر پریشے یکدم سے چپ ہوئی اور خاموشی سے انکی طرف دیکھنے لگی تھی " " .

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے سب کچھ انکی وجہ سے ہوا ہے تو انہیں ہی ٹھیک کرنا ہو گا" " ...
آپ صحیح کہہ رہے ہیں ہاشم " " ..

میری وجہ سے حرم بہت درد برداشت کر چکی ہے لیکن اب اور نہیں " " ..
میں اب سمن کو اسکی تکلیف کی وجہ نہیں بننے دوں گی ..

پریشے کچھ سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی ..
کیا کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہو تم پریشے ..

انکی بات پر ہاشم صاحب کچھ پریشانی سے انکی طرف دیکھ کر بولے .

اگر تم سمن سے بات کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہو تو بھول جاؤ میں اس سے بات کر چکا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے ..

انکو کچھ دن پہلے سمن سے کی ہوئی باتیں یاد آئی تھی ..

نہیں ہاشم سمن کو اب سمجھنا ہو گا ..

جیسا وہ چاہ رہی ہے ویسے نہیں ہو گا ..

وجدان کو جسکی اپنی زندگی میں ضرورت ہے وہ اس وقت اسکے پاس موجود ہے

جانتی ہوں یہ سب سمن سکو سمجھانا مشکل ہو گلیکن اسے سمجھنا ہی ہو گا ...

وہ پر سوچ انداز میں بولی تو ہاشم صاحب انکی طرف دیکھ کر رح گئے تھے ....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ چلا گیا تھا اپنی بات کہہ کر .

پھر سے اسکی بات سننے کی اس نے ضرورت بھی محسوس نہیں کی تھی ..

کیا تھا اگر وہ ایک لفظ معافی کے بول دیتا '

. اتنا کچھ تو کہہ دیا تھا

.. اگر یہ بھی بول دیتا کہ وہ اسکو معاف کر دے صرف اک بار تو اسکو سکون مل جاتا

... اپنی غلطی کا اعتراف تو کر چکا تھا بس اک بار معافی بھی مانگ لیتا تو اسکی ساری شکایات دور ہو جاتی

... لیکن نہیں صرف اپنی کہہ کر چلا گیا

وہ چلا تو گیا تھا لیکن اسکے پرفیوم کی خوشبوں ابھی بھی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی

.. جو ہمیشہ گھر میں اسکی موجودگی کا احساس دلاتی تھی

.. لیکن وہ چلا گیا تھا

.. پتہ نہیں کیوں اسکے جانے سے حرم کا دل بے چین سا ہو رہا تھا

.. وہ نم آنکھوں سے اک نظر خالی کمرے پر ڈالتی بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی

. مگر اپنے ہاتھ کے نیچے کوئی چیز محسوس کر کے اسکا دھیان اس چیز کی طرف گیا تھا

... وہ اک کارڈ تھا " '

حرم اسکو نظر انداز کر دیتی مگر اس پہ بڑے بڑے الفاظ میں لکھے سوری کو دیکھ کر اس نے یکدم سے وہ کارڈ

.. اٹھایا تو اسکے نیچے اک پیپر بھی رکھا ہوا تھا

حرم نے جلدی سے پیپر کھولا اور پڑھنا شروع کیا'

.. مجھے معاف کر دو حرم " ' '

آج تک میں نے جو کچھ بھی تمہارے ساتھ کیا اسکے لئے میں بہت شرمندہ ہوں ..

مجھ میں ہمّت ہی نہیں ہوتی تھی کہ میں تم سے کس طرح سے معافی مانگوں ...

شروع کی لائن پڑھ کر حرم حیران ہوئی تھی ..

یقینن یہ وجدان نے لکھا تھا مگر کب .

اس لیٹر کو لکھنے کا یہ مطلب بلکل نہیں ہے کہ مجھ میں ابھی بھی ہمّت نہیں ہے ..

مجھے پتہ تھا تم میری بات نہیں سنو گی اور وہاں نہیں آ ؤ گی جہاں میں تمھیں بلانا چاہتا ہوں ..

یہ صرف اس لئے ہے کہ میری بات تم تک پہنچ جائے .

اس لیٹر کو پڑھ کر تم فلیٹ کے سامنے والے پارک میں آ جانا میں تمہارا وہیں انتظار کر رہا ہوں ...

حرم جو جو وہ لیٹر پڑھ رہی تھی اسکی آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے .

سب سے پہلا سوال جو اسکے دل میں آیا تھا وہ یہ تھا کہ اس نے یہ کب لکھا ..

اور اگر لکھ بھی لیا تھا تو اسکو کیوں نہیں دیا ..

مطلب یہ لیٹر وہ انکی لڑائی سے پہلے لکھ چکا تھا .

یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا ...

انکی بات سنے بغیر کتنا کچھ کہہ دیا انکو ...

اسکو اس وقت بہت رونا آ رہا تھا '''

وہ اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا اور اس نے کتنا کچھ کہہ کر یہاں سے جانے دیا ..

کچھ سوچ کر وہ یکدم سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی شاید وہ نہ گیے ہو شاید وہ اسکو وہیں اس پارک میں مل جائے ...

وہ تیزی سے اپنے فلیٹ سے باہر نکلی تھی ..

وہ اسکو کہنا چاہتی تھی کہ جب وہ اسکے لئے لکھ چکا تھا تو اسکو دیا کیوں نہیں ..

کیوں ہے وہ ایسا کہ اسکو سمجھنا مشکل ہوتا ہے ہر بار ...

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی پارک کی طرف بڑھی تھی رات ہو چکی تھی مگر اسکو اس بات کی فکر کہاں تھی بس وہ دل میں دعا کر رہی تھی کہ وہ اسکو وہیں مل جائے ..

❤❤❤

حرم سے بات کرنے کے بعد وہ گھر سے نکل کر فلیٹ کے قریب ہی اس پارک میں آ بیٹھا تھا مگر واپس نہیں گیا تھا .. " '

پتہ نہیں کیوں اسکو اس بات کا یقین تھا کہ حرم ضرور اسکے پیچھے آئے گی ..

اتنا تو یقین تھا اسکو اپنی محبت پر کیونکہ وہ حرم کی آنکھوں میں بھی اپنے لئے محبت دیکھ چکا .. " ' "

اور اس محبت نے اسے واپس نہیں جانے دیا تھا ..

کتنا کچھ سوچا تھا اس نے کتنی تیاری کی تھی '

" لیکن سب ایسے کہ ایسے ہی رہ گئی تھی

. جسکے لیئے اس نے یہ پارک سجایا تھا وہ یہاں آئی بھی نہیں تھی "

کیا نہیں سوچا تھا اس نے کہ جب وہ یہاں آئے گی تو وہ اس سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ

.. اپنی محبت کا اظہار بھی کریگا

.. اور آگے حرم کا جو بھی فیصلہ حرم لیتی اسکو قبول تھا

.. مگر اس نے جیسا سوچا تھا ویسا کچھ نہیں ہوا

... وہ وہاں سے آ تو گیا تھا مگر اب اسکی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب آگے کیا کرے "

سچ کہتے ہیں انسان جتنی آسانی سے غلطی کر لیتا ہے نہ اتنا ہی مشکل اس شخص سے معافی مانگنے میں ہوتی " '

.. ہے اسکو

.. اور پھر وہ ایسے چیزوں کا سہارا لیتا ہے اپنی بات اس تک پہنچانے کے لیئے " '

... حرم کی آواز پر یکدم سے اس نے اپنی بند آنکھیں کھولی تھی

.. اسکو اپنے سامنے دیکھ کر اک پل کے لیئے تو وہ حیران ہوا تھا " '

... اسکو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ اس وقت اسکے سامنے کھڑی ہے

یقین تو حرم کو بھی نہیں آیا تھا یہ سب دیکھ کر اس نے پارک کی اس سائیڈ کو بہت ہی خوبصورتی سے سجا " '

.رکھا تھا

" سامنے ہی اک بورڈ رکھا ہوا تھا جس پر بڑے بڑے لفظوں میں سوری لکھا ہوا تھا '

.. اتنی ساری تیاری دیکھ کر وہ اک پل کے لئے حیران ہی رہ گئی تھی "

. اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وجدان اس طرح سے بھی اس سے معافی مانگے گا

.. جو بھی تھا اسکو وجدان کا یہ طریقہ بہت پسند آیا تھا "

.. جب یہ کارڈ اور یہ لیٹر میرے لئے لکھا تھا تو اسکو مجھے دینا بھی چاہئے تھا '

. یا اسکو دینے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی

. وہ اسکو کارڈ اور لیٹر دیکھاتی ہوئی بولی تھی "

.. اسکے ہاتھ میں کارڈ اور وہ لیٹر دیکھ کر وہ اسکی یہاں موجودگی کی وجہ سمجھ گیا تھا " '

... مطلب اسکو بھی یقین تھا کہ وہ اسکو یہاں ضرور ملے گا اس لئے وہ یہاں آئی بھی تھی

.. تم نے مجھے کچھ بولنے کا موقع ہی نہیں دیا ورنہ میں بہت کچھ بولنا چاہتا تھا تم سے "-

... لیکن اب میں اپنی بات ضرور پوری کروں گا

وہ اسکے قریب آکر دو قدم کے فاصلے پہ رکا تھا " '

.. اور زمین پر اپنے گھٹنوں کے بل اسکے قدموں میں بیٹھ گیا تھا

.. اسکے اس طرح سے بیٹھنے پر حرم حیرانی سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی

... یہ کیا کر رہے ہیں آپ اٹھیں یہاں سے " '

.. اسکو یوں اس طرح سے بیٹھا دیکھ حرم کو بلکل اچھا نہیں لگا تھا

. حرم...میں وجدان شاہ تم سے آج اپنی ہر غلطی کی معافی مانگتا ہوں " '

. آج تک جو کچھ بھی میں نے تمہارے ساتھ کیا

.. جتنی بھی تکلیف دی تمھیں

.. اس سب کے لئے مجھے معاف کر دو

.. وہ حرم کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا تھا " '

... قسمت نے اسے اک اور موقع دیا تھا اور وہ یہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا تھا

... پلیز وجدان اٹھ جائے یہاں سے

.. اسکی بات پر حرم کی آنکھوں میں آنسوں لئے اسکو دیکھ کر بولی تھی

.. پہلے تم بتاؤ کیا تم نے مجھے معاف کر دیا" '

.. اس نے حرم کے ہاتھ پر اپنی پکڑ مضبوط کی تھی

اسکی بات پر حرم اسکو دیکھتی رہی تھی اس نے اسکو وہ کارڈ دیکھ کر ہی معاف کر دیا تھا اور اب وہ اسکے " '

.. قدموں میں بیٹھا اس سے معافی مانگ رہا تھا تو وہ کیوں نہ اسے معاف کرتی

میں آپکو معاف کرتی ہوں وجدان ہر غلطی ہر تکلیف جو اپنے مجھے دی میں اسکے بعد بھی آپکو معاف " '

... کرتی ہوں

... وہ ہلکا سا مسکرائی تھی "

. وہ اسکو کیوں معاف نہ کرتی وہ اسکی محبت تھا

.. آج جب وہ چلا گیا تھا تو کتنا بے چین ہو گئی تھی وہ اگر وہ اب اسکو نہ ملتا "

.. اس سے آگے تو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

.. حرم کی بات سن کر وجدان خوشی سے اٹھا اور حرم کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگا یا تھا" '

.... اسکے سینے سے لگ کر حرم نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی

.. یہ کیا کر رہی ہو تم سمن دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا کچھ "

پریشے جیسے ہی سمن کے روم میں داخل ہوئی تو اسکے ہاتھ میں چاقو دیکھ کر گھبرا کر اسکی طرف بڑھی اور اسکے ساتھ سے چاقو لیکر دور پھینکا تھا.

. جبکہ سمن ایسے ہی بیٹھی رہی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو '

.. اسکو یوں اس طرح سے بیٹھا دیکھ کر پریشے کو یکدم سے اس پر غصّہ آیا تھا

کیا پوچھ رہی ہوں میں تم سے "

... کیا حرکت تھی

. دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا

? کیا کرنے کی کوشش کر رہی تھی تم

.. انہوں نے اسکو بازو سے پکڑ کر بری طرح جھنجوڑا تھا

دماغ میرا نہیں امی وجدان کا دماغ خراب ہو چکا ہے جو وہ مجھے چھوڑ کر اسکے پاس چلا گیا " '
.. اور بے فکر رہیں میں خود کو کوئی نقصان پہنچا رہی ہوں

اگر کسی کو نقصان ہو گا تو وہ حرم ہو گی " '
کیونکہ وہ ہمارے بیچ آئی ہے
.. اور اسکو ہمارے درمیان سے نکلنا ہی ہو گا
... وہ بولتی ہی اس وقت پریشے کو بلکل ہوش میں نہیں لگ رہی تھی

.. میں اسکو... ختم " '
.. اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی پریشے کا ہاتھ اٹھا اور اسکے رخسار پر اپنا نشان چھوڑ چکا تھا

.. سمن اپنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اپنی ماں کی طرف دیکھ رہی تھی " '
... جبکہ پریشے آنکھوں میں غصّہ لئے اسکی طرف دیکھ رہی تھیں

دماغ وجدان کا نہیں تمہارا خراب ہو چکا ہے ""'
میری تو یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ تم کیوں سمجھ نہیں رہی ہو کہ وجدان تم سے نہیں حرم سے محبت کرتا ہے
..

.. اسے تم سے صرف ہمدردی تھی "
... اور اسی ہمدردی کی وجہ سے اس نے تم سے وعدہ کیا تھا شادی کے لئے
.. انہونے اسکو پھر سے اپنی بات سمجھانی چاہی تھی" "

.. نہیں امی ہم ہمدردی نہیں تھی اسکو مجھسے "

.. اور وجدان صرف میرا ہے صرف میرا میں اسکو کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی

. اس نے غصّے میں اپنی ماں کی بات بیچ میں کاٹی تھی"

.. نہیں بیٹا وہ تمہارا نہیں ہے اور نہ کبھی تھا تم جتنی جلدی ہو اس بات کو تسلیم کر لو "

.. تم خود ہی سوچو اگر وہ تمہارا ہوتا تو اسکی شادی تم سے ہوئی ہوتی نہ کہ حرم سے "

.. یا اگر اسکو تم سے محبت ہوتی تو وہ اس وقت یہاں ہوتا تمہارے پاس نہ کہ حرم کے " '

.. اس بار انکے لہجے میں نرمی آئی تھی آخر وہ انکی بیٹی تھی اسکا درد بھی اچھے سے سمجھتی تھیں " '

میں مانتی ہوں کہ وجدان نے تم سے وعدہ کر کے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے اسکو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا "

..

.. لیکن میں وجدان کے احساسات کو بھی سمجھتی ہوں وہ میری وجہ سے تم سے شادی کرنا چاہتا تھا "

.. اور پھر حرم کے آنے کے بعد وہ اسکی نفرت میں بولتا تھا تم سے ' "

.. اس وقت تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اک دن اسکو اپنے کہے الفاظ پر پچھتانا پڑے گا

.. لیکن تم ہی سوچو اس سب میں حرم کا کیا قصور ہے

.. اسکو کیوں سزا ملے ہر بار

.. پریشے اپنی بیٹی کو اس حقیقت سے آگاہ کر رہی تھی جسے سمن جاننا نہیں چاہتی تھی"

.. میں بس تم سے اتنا کہنا چاہتی ہوں سمن کے ان دونوں کے درمیان مت آؤ " '

.. وجدان بارے میں نہ سوچو بس اک بار حرم کے بارے میں سوچو ..

اسکا تو پہلے ہی اس دنیا میں کوئی نہیں ہے صرف اک وجدان ہے اور اگر تم اسکو بھی حرم سے چھین لو گی تو "

.. کیا رہ جائے گا اسکے پاس

.. وہ اسکو خاموش دیکھ کر پھر سے بولی تھی " '

. میں اسکے بارے میں کیوں سوچوں اس نے بھی تو میرے وجدان کو مجھسے چھینا ہے "

... اسکو میرا خیال نہیں آیا

. وہ بھی کہاں چپ رہنے والی تھی فورا بولی

. اس نے تم سے کچھ نہیں چھینا ہے بھول گئی وجدان نے خود زبردستی اس سے نکاح کیا تھا "

. انہوں نے اک اور کوشش کی اسکو سمجھانے کی

.. پریشے کی بات پہ وہ خاموش ہو گئی تھی "

.. جو میں نے کہا ہے اس سب کے بارے میں اک بار اور سوچنا اور مجھے امید ہے تم خود سمجھ جاؤ گی

.. وہ اک نظر خاموش کھڑی سمن کو دیکھ کر اسکے کمرے سے نکل گئی تھی

انہوں نے تو اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی اسکو سمجھانے کی پتہ نہیں وہ کامیاب ہوئی تھی یا نہیں یہ "

... بس وقت پر پتہ لگنا تھا

❤❤❤

حرم کیا تم نے سچ میں مجھے معاف کر دیا ہے "

تمھیں مجھسے اب کوئی شکوہ نہیں ہے نہ ?

میں نے اتنا کچھ کا تمہارے ساتھ ..

وہ بیڈ پر لیٹا حرم کی طرف دیکھ کر بولا تھا " ..

وجدان کی بات سن کر وارڈراب میں کپڑے رکھتی حرم یکدم سے پلٹی تھی " ' .

افففف...وجدان آپ کل رات سے اب تک کم از کم پچاس بار پوچھ چکے ہیں " .

کیا آپکو ہر بار میرے جواب پر یقین نہیں آتا " ' ..

اگر آپکو یقین نہیں آتا ہے تو آپکی یہاں موجودگی اس بات کا ثبوت ہے ...

وہ کپڑوں کو انکی جگہ پر رکھ کر اسکے پاس آئی تھی " ' .

اسکے قریب آنے پہ وجدان اٹھ بیٹھا تھا ..

پتہ نہیں میں جتنی بار بھی پوچھتا ہوں مجھے تمہارا جواب سن کر اتنی ہی بار سکون ملتا ہے " '

ہر بار اک نئی خوشی ملتی ہے مجھے .

اس نے حرم کا ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنے قریب بیٹھایا تھا: "..

Shaheenebooks.com

اچھا یار بتاؤ نہ تم نے مجھے معاف تو کر دیا ہے نہ '

.. اس نے پھر اپنا سوال دوہرایا تو اسکے سوال پر حرم مسکرائیں بنا نہ رہ سکی

. کتنی بار بولا ہے اور اب بھی بولتی ہوں میں آپکو معاف کر چکی ہوں '

. اور کس طرح سے یقین دلاؤں میں آپکو اپنی بات کا

" وہ پریشانی سے بولی تو اسکے چہرے پر پریشانی دیکھ کر وجدان کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا '

. تو تم اپنی محبت کا اظہار کر دو یہ سب سن کر شاید مجھے یقین آ جائے " '

.. وہ آنکھوں میں شرارت لئے اسکی طرف دیکھ کر بولا اور بازو سے پکڑ کر اسکو اپنے مزید قریب کیا تھا

بس رہنے دیں مجھے نہیں دلانا آپکو یقین " '

. آپکی مرضی ہے اب کریں یا نہیں

. حرم اسکی شرارت سمجھ کر اپنا بازو چھوڑا کر کھڑی ہوتی ہوئی بولی تھی

. کہاں جا رہی ہو یار بیٹھو نہ اور مجھے یقین دلاؤ " '

اس سے پہلے کہ وہ اک قدم بڑھاتی وجدان نے اسکی کلائی پکڑ کر کھینچا تو حرم اپنا بیلنس برکرار نہ رکھ سکی اور سیدھا وجدان کے اوپر آن گری تھی۔

حرم نے ہڑبڑا کر اٹھنا چاہا مگر اسکا ارادہ بھانپ کر وجدان نے اسکو کمر سے پکڑ کر بیڈ پر لیٹایا اور خود اس " '

.. پر پورا جھک گیا تھا

.. اب وہ مکمل اسکی قید میں تھی "

.. یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑے مجھے "

.. اسکی اس قدر کی نزدیکی سے حرم کی دھڑکنے تیز ہوئی تھی

.. چہرا گھبراہٹ اور شرم کی وجہ سے لال پڑ چکا تھا"

... جب تک تم مجھے یقین نہیں دلاتی تب تک نہیں جانا دوں گا "

.. چاہے کتنی بھی کوشش کر لو

.. وہ اسکے چہرے پر آئے بالوں کو اسکے کان کے پیچھے کرتا ہوا بولا تھا "

.اسک لمس اپنے ی چہرے اور کان کی لؤ پر محسوس کر کے حرم کی گھبراہٹ مزید بڑھی تھی

.. مجھے نہیں دلانا آپ ہٹیں پیچھے ' "

. اس نے اپنے دونوں ہاتھ وجدان کے سینے پر رکھ کر اسکو خود سے دور کرنا چاہا تھا

مگر وجدان اسکے ہاتھوں کو اپنی قید میں لیکر اسکی اس چھوٹی سی کوشش کو بھی ناکام کر چکا تھا۔۔ "

.. کیا تم اتنا بھی نہیں کر سکتی "

.. میں بس تمہارے منہ سے محبت کا اظہار سننا چاہتا ہوں

.. کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتی حرم

.. وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا

... اس وقت اسکی آنکھوں میں حرم کے لئے صرف محبت تھی صرف محبت

.. بولو حرم کیا تم مجھسے محبت کرتی ہو "

... بولو نہ..بس اک بار

.. اس نے اپنی پیشانی حرم کی پیشانی سے ٹکا کر اپنی آنکھیں بند کی تھی

.. اسکی شدت اسکی اپنے لئے تڑپ دیکھ کر حرم کی آنکھیں نم ہوئی تھی "

.. میں بھی آپسے بہت محبت کرتی ہوں وجدان "

حرم اسکی بند آنکھوں کو دیکھ کر بولی تھی

. جب وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا تو وہ کیوں نہ اپنی محبت کا اظہار کرتی

... حرم کے اظہار پہ اس نے یکدم سے اپنی آنکھیں کھولی تھی " '

? ہر ظلم کے باوجود " '

.. ہاں ہر ظلم کے باوجود "

? ہر زیادتی کے باوجود "

.. وہ اپنی ساری غلطیاں یاد کروا کر اس سے اقرار مانگ رہا تھا

...ہاں ہر زیادتی کے باوجود میں آپسے محبت کرتی ہوں '

حرم کے جواب پر وجدان کھل کر مسکرایا اور حرم کے چہرے پہ جھکا اور بہت ہی نرمی اور محبت سے اسکے

... لبوں کو چھوا تھا

وجدان کی اس گستاخی پہ حرم پوری جان سے کانپ اٹھی تھی اس نے وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر " '
اسکو خود سے دور کیا اور جلدی سے بیڈ سے اٹھنا چاہا تھا ...

کہاں چلی تم نے تو اظہار کر دیا ابھی میرا اظہار باقی ہے " ' ...
اس سے پہلے کے وہاں سے اٹھتی وجدان نے اسکو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اسکو کچھ بھی کہنے کا
موقع دیے بغیر اس پر جھکتا چلا گیا تھا....

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے اوپر کچھ بھاری پن محسوس کر کے اسکے آنکھ کھلی تھی " ' ..
نیند سے بوجھل آنکھیں بمشکل کھول کر اس نے وجہ معلوم کرنی چاہی تو سب سے پہلی نظر اسکی وجدان پر
پڑی ..

وہ اسکے بے حد قریب لیٹا نیند میں ہونے کے باوجود بھی اس نے حرم کو پوری طرح اپنی گرفت میں لیا " '
ہوا تھا ...

اسکا پوری طرح سے جائزہ لیتی حرم کی آنکھیں یکدم سے شرم سے جھکی تھی " ' ..
وہ اس وقت بغیر شرٹ کے لیٹا اسکو اپنی باہوں میں قید کئے ہوئے تھا " .

.. یکدم سے رات کا سارا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا " '

.. رات وہ کتنی محبت اور احتیاط سے اسکو چھو رہا تھا جیسے وہ کوئی کانچ کی ہو

.. کہیں اسکی ذرا سے سختی سے وہ ٹوٹ نہ جائے

.. اسکی شدتوں سے وہ اسکی محبت کا اندازہ لگا سکتی تھی " '

.. یہ سب باتیں سوچتے ہوئے اسکے چہرے پہ اک شرمیلی مسکراہٹ آئی تھی '

.. وہ یوں ہی لیٹی اسکے چہرے کو دیکھتی رہی تھی " '

.. کچھ سوچتے ہوئے وہ تھوڑا سا انچا ہوئی اور وجدان کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے تھے

پیشانی کے بعد اس نے بہت ہی محبت سے اسکی کھڑی ناک کو چوما اور پھر اک اک کرکے اسکے چہرے " '
... کے نکوش کو لبوں سے چوم رہی تھی

اس وقت اس پر بے خودی سوار تھی " '

اس پر یوں ہی اپنی محبت لٹانے کے بعد اس نے بہت ہی آہستہ سے وجدان کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا کر اٹھی
.. تھی

... یہ تو بہت غلط بات ہے یار ابھی اک جگہ باقی ہے " '

.. اس سے پہلے کہ حرم اپنی جگہ سے اٹھتی وجدان اسکو کمر سے پکڑ کر پھر سے اپنے قریب لیٹا چکا تھا

.. اسکی بات سن کر حرم کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا " '

. کیا ہوا رک کیوں گئی میں انتظار کر رہا ہوں " '

.. وہ اسکے چہرے کو دیکھتا شرارتی انداز میں بولا تو اسکی بات سمجھ کر حرم نے شرما کر نہ میں گردن ہلائی تھی

کوئی بات نہیں یہ کام میں خود ہی کر لیتا ہوں " '

... وہ اپنی بات کہہ کر حرم کے ہونٹوں پر جھک کر انکو قید کر چکا تھا

.. اسکی اس گستاخی پر حرم نے سختی سے بیڈ شیٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا" '

.. وجدان کی پکڑ میں شدت کے ساتھ ساتھ سختی بھی بڑھتی جا رہی تھی

... حرم کو جب اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کیا تھا " '

اس وقت دونوں کی سانسیں بے ترتیب ہو رہی تھی" '

...وجدان اک گہرا سانس بھرتا پھر سے اپ پر جھکا تھا

.. وجدان "پلیز..اٹھنے دیں " '

. اسکو پھر سے رات والے روپ میں آتا دیکھ حرم التجائی انداز میں بولی

..بولتے وقت اسکا سانس بری طرح سے پھول رہا تھا

.. میں تو آرام سے سو رہا تھا تم نے ہی مجھے اٹھایا ہے " '

.. اب اسکی سزا تو تمھیں ملنی ہی چاہئے نہ

... اپنی بات کہہ کر وہ اسکی گردن پہ اپنے لب رکھ چکا تھا ""

اسکے ہونٹوں نے گردن سے کندھے تک کا سفر طے تو اسکی بڑھی جسارتوں پر حرم نے احتجاج کرنے کی کوشش کی ..

.. مگر اس نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی قید میں لے لیا تھا

.. وجدان دیکھیں نہ کتنا لیٹ ہو چکا ہے " "

... حرم نے پھر سے کوشش کرنی چاہی تھی مگر وہ فلحال اسکی سننے کے موڈ میں نہیں تھا

... کوئی بات نہیں آج ہم اپنی صبح دوپہر میں کر لیں گے " "

... وہ پھر سے اسکے ہونٹوں پر جھک کر حرم کو مزید کچھ بولنے سے روک چکا تھا

.. اور اس بار حرم کو اسکی ماننی ہی پڑی تھی جانتی تھی وہ اب اسکو ایسے ہی چھوڑنے والا نہیں تھا " "

... اس نے اسکی نیند خراب کی تھی اب اسکی باری تھی اسکو پریشان کرنے کی

❤❤❤

پریشے میں نے تمھیں کتنی بار سمجھایا ہے '

.. کہ تم اتنا مت سوچا کرو

... ابھی تمہاری طبیعت اتنی بھی ٹھیک نہیں ہوئی ہے کہ تم ٹینشن لو

... اگر ہر وقت یوں اس طرح سے سوچتی رہو گی تو تمہاری صحت پر اثر پڑے گا "

.. سادیہ بیگم جب لاؤنج میں داخل ہوئی تو پریشے کو گہری سوچ میں گم دیکھ کر انکے پاس آئی تھی "

.سادیہ بیگم کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھیں ""

.. تم جانتی ہو نہ کہ تمہاری طبیعت خراب ہو یہ میں بلکل برداشت نہیں کر سکتی ہوں ' "

.. انکے لہجے میں پریشے کے لئے فکر تھی ' "

. بس آپی آپ تو جانتی ہی ہیں سب میں سمن کی وجہ سے پریشان ہوں ' "

... اسکی وجہ سے میں اب تک اپنے اصل گھر بھی نہیں گئی ہوں '

.. ماریہ اور ہاشم کتنے بار آچکے ہیں لینے ' "

اب اگر میں چلی گئی اور سمن نے وہاں ایسی ویسی حرکت کی تو میں اور ہاشم کیا منہ دیکھایں گے ان سب کو
...

..... کتنی شرم کی بات ہے ہو گی اگر ان سب کو معلوم ہو گیا کہ سمن اپنی ہی بہن کے شوہر کو ' "

... وہ اپنی بات پوری نہیں کر پائی تھی

.. میں تمہاری بات سمجھ سکتی ہوں بس اک وجدان ہی ہے جو اسکو سمجھا سکتا ہے ' "

.. مجھے بس اسکے واپس آنے کا انتظار ہے

.. لیکن تم فلحال یہ سب باتیں چھوڑو اور چل کر تیار ہو جاؤ"

ہاشم کا فون آیا تھا کہ وہ تمھیں لینے آرہیں ہیں تو میں نے بول دیا کہ آج پریشے تمہارے ساتھ ضرور جائے
.. گی

... پر آپی سمن پتہ نہیں وہ جائے گی یا نہیں "

. انکی بات پر وہ بس اتنا بول پائی تھی

تم سمن کی فکر مت کرو اس سے اک بار پوچھ لو اگر اس نے جانا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تم اسکو یہیں چھوڑ کر "
...چلی جاؤ

... میں اس کا خیال رکھ سکتی ہوں تم بس اٹھو اور جلدی کرو ہاشم آنے ہی والے ہونگے "

.. انہوں نے پریشے کو زبردستی کھڑا کیا تھا "

.. انکی بات پر پریشے مسکراتی ہوئی اٹھی اور سمن کے روم کی طرف بڑھی تھی "

? کہاں جانے کی تیاری کر رہی ہو تم ' "

.. وہ جیسے ہی سمن کے روم میں داخل ہوئی تو اسکو تیاری کرتا دیکھ یکدم سے بولی تھی

کسی کام سے جا رہی ہوں رات تک واپس آ جاؤں گی.. اس نے مصروف سے انداز میں انکو جواب دیا تھا ' "
..

? بیٹے تمہارے ڈیڈ آ رہے ہیں آج ہمیں لینے تم چلو گی اپنے گھر ' "

.. وہ اپنے بال بناتی سمن کو دیکھ کر بولی "

.. نہیں امی مجھے آج کچھ کام ہیں آپ چلی جایں میں خود آ جاؤں گی ' "

اسکے جواب پر وہ کھڑی خاموشی سے اسکو کچھ دیر دیکھتی رہیں پھر اسی خاموشی سے اسکے کمرے سے نکل "
... گئی تھی

.. وہ لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی اسکی نظریں تو اسکرین پر تھی مگر اسکا دھیان کہیں اور تھا "

... وجدان جب لاؤنج میں داخل ہوا تو اسکو ایسے بیٹھا دیکھ کر اسکے قریب آیا تھا " '

.. کس کے بارے میں سوچا جارہا ہے جبکہ میں تو یہیں تمہارے پاس ہوں "

... وہ صوفہ پہ بیٹھی حرم کی گود میں سر رکھ کر لیٹا تھا

.. حرم جو گہری سوچ میں گم تھی وجدان کے اس طرح سے آنے پر یکدم سے ڈری تھی "

.. آپنے تو مجھے ڈرا ہی دیا "

.. ڈر کی وجہ سے اس نے اپنے تیزی سے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھا تھا

اسکا ڈرا ہوا چہرہ دیکھ کر وجدان ہولے سے مسکرایا اور تھوڑا سا انچا ہو کر اسکے سینے پر رکھے ہاتھ پہ اپنے " '
... لب رکھ دئے تھے

.. اب ڈر ختم ہو جائے گا" '

..شرارتی انداز میں بولتا وہ پھر سے اپنی جگہ پر لیٹا اسکی حرکت پر حرم بس اسکو گھور کر رہ گئی تھی

... اچھا بتاؤ نہ کیا سوچ رہی تھی تم " '

.. وجدان نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا

.. میں واپس جانے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب ہم جائے گے تو سمن کا کیا ری ایکشن ہو گا " '

.. وہ اپنا دوسرا ہاتھ وجدان کے بالوں میں پھیرتی ہوئی بولی

. وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی اس نے اب تک اس بارے میں سوچا ہی نہیں تھا " '

.. لیکن وہ فلحال حرم کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا

.. جب واپس جائے گے تب سوچ لیں گے کہ کیا کرنا ہے کیا نہیں " '

... بس فلحال تم میرے بارے میں سوچو

.. مجھے وقت وقت پر اپنی موجودگی کا احساس دلاتی رہا کرو کہ تم میرے پاس ہو " '

"" میرے بہت قریب "

.. وہ اسکی گود سے اٹھ کر بیٹھا اور حرم کو شوخ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا تھا

? میں آپکے پاس تو ہوں تو کیسے احساس دلاؤں " '

.. حرم نے نا سمجھی سے اسکی ترف دیکھا تھا "

.. قریب آؤ ذرا پھر بتاتا ہوں میں " '

... وہ اپنی مسکراہٹ کو بمشکل روکتا ہوا بولا اور اسکو بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچا تھا

اسکی انگلیوں کا لمس اپنی گردن اور کمر پہ محسوس کر کے حرم نے یکدم وجدان کی طرف دیکھا تو اسکی " '
... آنکھوں میں شرارت دیکھ اسکی بات سمجھ آگئی تھی

... نہیں بس آپ رہنے دیں نہیں جاننا مجھے اور نہ آپکو کوئی احساس دلانا ہے "

... وہ اپنا بازو آزاد کراتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی

یار کہاں جا رہی ہو تمھیں نہیں دلانا تو کوئی بات نہیں مجھے اپنے آپ کو تو احساس دلانے دو کہ تم میرے "

... پاس ہی ہو

... وجدان نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو صوفہ پر گرا کر خود اسکے اوپر جھکا تھا " '

حرم تم نے مجھے اپنا دیوانہ بنالیا ہے " '

... جانتی ہو جب تم چلی گئی تھی مجھے ایسا لگا تھا کہ اس دنیا میں میرے لئے کچھ باقی نہیں رہا

... اتنا پاگل ہو گیا ہوں میں تمہارے لئے

... وہ بہت ہی محبت سے اسکی پیشانی چومتا ہوا بولا تو حرم بھی دھیرے سے مسکرا دی تھی

.. اب تو ہو گیا نہ آپکو یقین اب ہٹے پیچھے " '

... اسکو پھر سے پٹری سے اترتا دیکھ حرم نے اسکو دور کرنا چاہا تھا

. اتنی جلدی کیسے ابھی تو میں نے شروع ہی کیا ہے " '

.. وہ اپنے ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ کے بٹنز کھولتا اسکی گردن پہ جھک گیا تھا

کتنے ہی لمحے یوں ہی خاموشی سے گزر گئے تھے " '

... حرم نے اس بار اسکو روکا نہیں تھا جانتی تھی کہ اسکی وہ سننے والا نہیں تھا

... وجدان شاید کوئی آیا ہے دروازے پہ " '

.. ان دونوں کے درمیان خاموشی کو حرم کی آواز نے توڑا تھا

.. اسکو ایسا احساس ہوا تھا کہ کسی نے زور سے دروازہ بجایا ہو " '

... کوئی نہیں ہیں یار "

... وہ اسکے بلوں میں چہرہ چھپائیں سرگوشی کے انداز میں بولا تھا

.. تھوڑی دیر بعد دروازے پر بیل بجی تو وہ جیسے ہوش میں آیا تھا :"

میں نے کہا تھا نہ کہ کوئی ہے دروازے پہ " '

... وجدان کے اٹھنے پر وہ بھی اپنا دوپٹہ درست کرتی اٹھی تھی

... تم یہیں رکو میں دیکھتا ہوں " '

.. وہ اسکو وہیں رکنے کا کہہ کر اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا دروازے کی طرف بڑھا تھا

❤❤❤

""اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو اپنے سامنے کھڑی سمن کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ حیران رہ گیا تھا ""

? سمن تم یہاں "

.. وہ حیرانگی سے اسکی طرف دیکھ کر بولا '

. کیونکہ جہاں تک اسکو یاد تھا حرم کے اس فلیٹ کے بارے میں ولید کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا

اس نے تو اپنی ماما تک کو اس بارے میں نہیں بتایا تھا اس لئے سمن کی یہاں موجودگی اسکو حیران کر " '
رہی تھی ..

ولید میرا کزن ہے اور اس سے تمہارے بارے میں معلوم کروانا اتنا بھی مشکل نہیں رہا میرے لئے "" '..
اور دوسری بات تم میرے ساتھ ایسا کروگے اور میں بس خاموشی سے دیکھتی رہوں گی ' ..

وہ اسکی حیرانگی ختم کرنے کے لئے بولی اور اسکی طرف دیکھتے ہوئے اک قدم آگے بڑھی تھی " ' ..

سمن میں اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوں لیکن یہ بات تم بھی اچھی طرح سے جانتی ہو کہ اس وقت حالات " '
کچھ اور تھے ..

وہ اسکی آنکھوں میں غصہ دیکھ چکا تھا اس لئے اسکو بہت آرام سے اپنی بات سمجھانی چاہی تھی "' ..

کیونکہ وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتا تھا کہ وہ غصے میں سب کچھ بھول جاتی ہے کسی کا خیال نہیں کرتی """'
..

میں کچھ نہیں جانتی وجدان نہ مجھے کچھ جاننا ہے "'
وہ یکدم سے چلائی تھی ..

کیا ہوا وجدان کون آیا ہے... اور یہ " ' ...
حرم کسی کی تیز آواز سن کر دروازے کے پاس آئی مگر سمن کو وہاں دیکھ کر اسکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی
رہ گئے تھے ..

.. سمن تم اس وقت بہت غصّے میں ہو چلو چل کر اندر بات کرتے ہیں آرام سے " '

... وجدان اک نظر حرم کی طرف دیکھ کر سمن سے مخاطب ہوا تھا

.. ہاں میں غصّے میں ہوں اور میرے اس غصّے کی وجہ یہ ہے " '

.. سب کچھ صرف اسکی وجہ سے ہو رہا ہے

.. تمھیں تو میں نہیں چھوڑوں گی

.. وہ اپنے سامنے کھڑی حرم کی طرف غصّے سے بڑھی تھی " '

.. اسکا ارادہ بھانپ کر وجدان نے حرم کو اپنے پیچھے کیا تھا

... خبردار سمن اگر تم نے میری حرم کو چھونے کی بھی کوشش کی " '

.. ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم میری کزن ہو " '

.. تم مجھ پر غصّہ ہو نہ تو مجھ سے لڑو لیکن حرم کو بیچ میں لانے کی غلطی مت کرنا '

... وہ انگلی اٹھا کر اسکو وارن کرنے کے انداز میں بولا " '

.. وجدان کی بات پہ جہاں حرم کو سکون ملا تھا وہیں سمن کے بڑھتے قدم رکے تھے " '

" میری حرم ""

.. وہ وجدان کے صرف ان دو لفظوں میں اٹک کر رہ گئی تھی " '

. نہیں وجدان تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو " '

... تم اس سے محبت نہیں کر سکتے

... اگر تم میرے نہیں ہوئے تو میں تمھیں کسی کا بھی نہیں ہونے دوں گی

... اس نے پھر سے حرم پہ حملہ کرنا چاہا مگر وجدان اسکو بازو سے پکڑ کر روک چکا تھا " '

.. بس بہت ہو گیا سمن اب اور نہیں ""

.. میں مانتا ہوں کہ مجھے تم سے وعدہ نہیں کرنا چاہیے تھا

.. لیکن یہ وعدہ میں نے صرف آنی کی حالت کی وجہ سے کیا تھا

.. تمہارے اور آنی پہ کوئی انگلی نہ اٹھیں اس لئے کیا تھا

.. اگر آنی کی ایسی حالت نہ ہوتی تو میں کبھی تم سے شادی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

تم بھی کتنی خود غرض تھی

کبھی اپنی ماں کی فکر نہ کی تم نے صرف اپنے بارے میں سوچا ہمیشہ کہ تمھیں لوگوں کی باتیں نہ سننے پڑے

...

... وہ کھڑا اسکو آئینہ دیکھا رہا تھا اور سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ کچھ بھی غلط نہیں تھا " '

دوسری اور آخری بات اگر حرم میری زندگی میں نہیں رہی تو میں اسکی جگہ کسی کو نہیں دے " '

... سکتا... کسی کو بھی نہیں

" اس بار اسکا لہجہ سخت تھا "..

حرم کو سمن پر ترس تو آ رہا تھا مگر وہ اسکے لئے کچھ نہیں کر سکتی تھی ..

" نہیں ایسا نہیں ہو سکتا بلکل بھی نہیں "...

اسکی ساری بات بہت ہی خاموشی سے سننے کے بعد سمن اک نظر ان دونوں پہ ڈال کر تیزی سے وہاں سے نکلی تھی ..

" رک جاؤ سمن کہاں جا رہی ہو " ..

اسکو اس طرح سے جاتا دیکھ کر وجدان تیزی سے اسکے پیچھے لپکا تھا ..

" اس وقت وہ غصّے اور صدمے تھی اور وجدان کو ڈر تھا کہ کہیں خود کی کوئی نقصان نہ پہنچا دے ".

ویسے بھی رات کا وقت تھا اور انجان شہر ..

" ان دونوں کو اس طرح سے نکلتا دیکھ حرم بھی انکے پیچھے گئی تھی "..

" سمن رک جاؤ دیکھو ہم گھر پہ بیٹھ کر آرام سے بات کرتے ہیں "...

وہ سڑک پر تیز تیز قدم اٹھاتی سمن کے پیچھے آیا تھا...

" مجھے کچھ نہیں سننا تم جاؤ یہاں سے "..

وہ بغیر مڑے تیز آواز میں بولی تھی ...

حرم بھی ان دونوں سے کچھ فاصلے پر تھی ..

اس وقت وہ تینوں آگے پیچھے چلتے سڑک پر آ چکے تھے
.. گاڑیاں اپنی تیز رفتار سے آ جا رہی تھی

.. سمن تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا رک جاؤ " '
... اس نے سمن کا بازو پکڑا تھا
.. میں نے کہا نہ مجھے اکیلا چھوڑ دو " '

... سمن نے غصّے میں اس سے اپنا بازو آزاد کرا کر وجدان کو دھکا دیا تھا " '
.... اسکے دھکہ دینے پر وہ اپنا بیلنس برکرار نہ رکھ سکا اور سامنے سے آتی کار سے ٹکرایا تھا

"" وجدان" '
.." ان سے کچھ فاصلے پر کھڑی یہ منظر دیکھتی حرم کی چیخ نکلی تھی

❤❤❤

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جانے کب سے ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی ""
.. اس وقت اسکے ہر اک انداز سے بے چینی جھلک رہی تھی

.. یہ کیا ہو گیا تھا اس سے " '
.. اس نے ایسا تو کبھی نہیں چاہا تھا
... وہ وجدان کو کبھی نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

... وہ مانتی ہے کہ اس وقت وہ بہت غصّے میں تھی لیکن جو کچھ بھی ہوا وہ انجانے میں ہوا تھا " '

نہیں... نہیں میں نے کچھ نہیں کیا ہے """

... وہ سب غلطی سے ہوا تھا

.. کچھ دیر پہلے کا منظر یکدم سے اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا

... وجدان کو کچھ نہیں ہو گا " '

... ہاں... وہ ٹھیک ہو جائے گا.. بلکل ٹھیک

.. حرم پہ پڑی a وہ خود سے بولتی یکدم سے پلٹی تو اسکی نظر چیئر پہ بیٹھی

.. آج پہلی بار اسکو حرم پر ترس آیا تھا پہلی بار اس نے اپنے دل میں حرم کے لئے ہمدردی محسوس کی تھی " '

" حرم " '

.. اس نے بہت آہستہ آواز میں اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسکو پکارا تھا

.. جبکہ حرم تو بس اک ٹک اوپریشن روم کے دروازے کو دیکھ رہی تھی ""

.. جہاں اس وقت اسکا شوہر اسکی محبت موجود تھی

.. کتنا دردناک منظر تھا وہ ""

.. کس طرح سے وہ لوگ وجدان کو ہسپتال لے کر آئی تھی

پتہ نہیں وہ کیسا تھا " '

.. کتنی چوٹ آئی تھی اسکو

.. ڈاکٹر نے ابھی تک کچھ نہیں بتایا تھا

.. وہ بس آنکھوں میں آنسوں لئے اسکی صحت کے لئے دعا کر رہی تھی

" حرم " '

.. اس نے جب کوئی جواب نہیں دیا تو سمن نے اسکے کندھے پر ہلکا سا دباو ڈالکر اسکو مخاطب کیا تھا "

... اپنے کندھے پر دباو محسوس کر کے حرم نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا تھا " '

" سمن کو اپنے پاس کھڑا دیکھ کر اسکی آنکھوں میں یکدم سے غصّہ آیا تھا

... مل گیا تمھیں سکون' "

.. اب تو بہت خوش ہو نہ تم "

. مجھے اور وجدان کو تکلیف میں دیکھ کر

.. حرم اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے بری طرح جھٹکتی ہوئی بولی" '

"

نہیں حرم میں نے ایسا کبھی نہیں چاہا "

... یہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ انجانے میں ہوا میرا بلکل ایسا ارادہ نہیں تھا

.. آج سمن شاید پہلی بار کسی کے سامنے شرمندہ ہوئی تھی " '

. انجانے میں نہیں تم نے جان بوجھ کر کیا ایسا "

. یہی تو چاہتی تھی نہ تم کہ وجدان مجھ سے دور ہو جائے "
... اور دیکھو تم نے اپنی نفرت میں آج کیا کر دیا

... وہ اسکی طرف دیکھ کر روتی ہوئی بولی اور اک نظر روم کے بند دروازے کو دیکھا تھا "

.. میں مانتی ہوں میں نے ایسا کہا تھا مگر میرا یقین کرو میرا ایسا ارادہ ہرگز نہیں تھا "
... میں کا بھی وجدان کو تکلف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی ہوں

... اس نے حرم کے ہاتھ کو تھامنا چاہا تھا ""
نہیں کرنا مجھے یقین تمہاری کسی بھی بات کا "
.. آج میرے وجدان کی جو حالت ہے اسکی وجہ صرف تم ہو

... پلیز تم یہاں سے چلی جاؤ اگر میری تکلف کو نہیں بڑھانا چاہتی ہو """ '
.... اور پلیز " '

.. اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی ڈاکٹر صاحب وجدان کے روم سے باہر نکلے تھے " '
... انکو دیکھ کر حرم کے ساتھ ساتھ سمن بھی تیزی سے انکی طرف بڑھی تھی

... ڈاکٹر صاحب کیسے ہیں میرے شوہر "
.. حرم کے لہجے میں وجدان کے لئے تڑپ تھی

.. گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے انکے سر اور ہاتھ پہ چوٹ آئی ہے اور چوٹ بھی زیادہ گہری نہیں ہے ""
.. کچھ وقت لگے گا ٹھیک ہونے میں
... ڈوکٹر نے ان دونوں کو تسلی دی تھی

.. کیا میں اپنے شوہر سے مل سکتی ہوں " "
.. حرم یکدم سے بولی تھی

... نہیں ابھی فلحال آپ نہیں مل سکتی کل صبح تک انتظار کریں آپ " "
... وہ اپنی بات کہہ کر چلے گئے تھے

.. تم ابھی تک یہیں ہو پلیز چلی جاؤ یہاں سے " "
.. سمن کو وہیں کھڑا دیکھ کر حرم پھر سے بولی

پلیز سمن جاؤ یہاں سے... اور ہاں ہو سکے تو اک احسان کرنا مام اور آنی کو اس سب کے بارے میں بلکل " "
... مت بتانا بس اتنی سے ریکویسٹ ہے تم سے

... وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ سب جان کر سادیہ بیگم اور پریشے پریشان ہو
... حرم کی بات سن کر سمن اک نظر اسکو دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی " "
.. اسکے جانے کے بعد حرم پھر سے اپنی جگہ آ بیٹھی تھی ڈاکٹر کی بات سے اسکو سکون ملا تھا

.. سمن کے جانے کے بعد وہ وہیں بیٹھی وجدان کے لئے دعا کر رہی تھی "
... رات سے صبح ہو گئی تھی مگر اک پل کے لئے بھی اس نے آنکھیں بند نہیں کی تھی

... صبح جا کر نرس نے اسکو وجدان سے ملنے کی اجازت دی تھی""" '
... وہ خوش ہوتی ہوئی وجدان کے روم کی طرف بڑھی تھی

روم میں داخل ہو کر اس نے بہت ہی آرام سے دروازہ بند کیا اور آہستہ سے قدم اٹھاتی بیڈ پر لیٹے '''
.. وجدان کی طرف بڑھی تھی

.. حرم کی نظریں بس وجدان کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھی " '
... وہ اسکے چہرے کو دیکھتی پاس رکھی چیئر پر بیٹھی تھی

.. اسکے سر پہ پٹی بندھی ہوئی تھی چہرے پر ایک دو جگہ خراشے پڑی تھی" '
.. اسکی چوٹ کو دیکھ کر حرم کو اپنے دل میں درد سا محسوس ہوا تھا

. کیا حالت ہو گئی تھی اسکی " '
.. جانے کتنے ہی آنسوں اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر گود میں گرے تھے

.. وجدان بس اب اٹھ جائیں آپ :" '
.. بہت ڈرا لیا آپ نے مجھے
.. معلوم بھی ہے کتنا ڈری ہوئی ہوں میں اس وقت

.. وہ منظر اب بھی یاد کرتی ہوں تو میری روح کانپ اٹھتی ہے ""

... اس نے وجدان کا اک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا

.. اگر آپکو کچھ ہو جاتا تو میں بھی زندہ نہ رہ پاتی """ '

کیونکہ وجدان کے بغیر حرم ادھوری ہے " '

" بلکل ادھوری "

.. آپکے علاوہ میرا ہے ہی کون " '

... میں کچھ نہیں ہوں آپکے بنا

.. حرم اسکے ہاتھ کو اپنے لبوں سے چومتی ہوئی نم لہجے میں بولی تھی " '

.. اب اٹھ بھی جائیں نہ " '

. مجھے اکیلے ڈر لگ رہا ہے

... بہت ضرورت ہے مجھے آپکی

" اس نے بہت ہی محبت سے وجدان کے چہرے پہ ہاتھ رکھا اور نرمی سے اسکی چوٹ کو چھو رہی تھی

.. کچھ سوچ کر وہ تھوڑا سا اونچا ہوئی اور وجدان کی پیشانی پر لگی چوٹ پر اپنے لب رکھے تھے ' ""

.. اسکی آنکھ سے اک آنسوں ٹوٹ کر وجدان کے چہرے پر گرا تھا" '

اب تم میری نیند خراب کر رہی ہو اور پھر میں کچھ کروں گا تو شکایات کرتی ہو کہ میں تمھیں پریشان کر " '

... رہا ہوں

.. وجدان کی آواز پر اس نے خوشی اور حیرانی سے اسکی طرف دیکھا تھا ""

وہ آنکھوں میں شرارت لئے اسکو دیکھ رہا تھا مگر وہ اسکے چہرے سے اسکی تکلیف کا اندازہ لگا سکتی تھی " '

...

. آپ اٹھ رہے تھے... اور میں کب سے آپکو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی " '

... آپ تب کیوں نہیں بولے کچھ

.. پتہ ہے کتنا پریشان ہو رہی تھی میں آپکے لئے " '

... وہ شکایتی انداز میں بولی" '

. اگر میں اٹھ جاتا تو وہ سب کیسے سن پاتا جو تم مجھے نیند میں سوچ کر بول رہی تھی " '

... اور پھر تمنے بھی تو مجھے اتنا ہی پریشان کیا تھا " '

... اس بار میری باری تھی

.. وہ اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا بولا " '

ان چند ہی گھنٹوں میں کیا حالت ہو گئی تھی اسکی

.. بکھرے بال

.. زیادہ رونے کی وجہ سے آنکھیں لال ہو چکی تھی

... کل سے کتنا ڈرایا ہوا ہے آپنے کیا یہ کافی نہیں تھا " "

.. جائیں مجھے نہیں بات کرنی آپ سے

..وہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر منہ بناتی ہوئی اٹھی تھی " "

... یار کیسی بیوی ہو تم تمہارا شوہر تکلیف میں ہے اور تم اسے چھوڑ کر جا رہی ہو " "

.. اسکے اس طرح سے اٹھنے پہ وہ یکدم سے بولا

.. وجدان کی بات پر حرم پھر سے اپنی جگہ بیٹھی تھی " "

? کیا ہوا وجدان کہاں تکلیف ہو رہی ہے آپکو ڈاکٹر کو بولا کر لاؤں

.. اسکی بات کا وہ کچھ اور ہی مطلب سمجھی تھی اس لئے فکر مندی سے اسکی طرف دیکھ کر پوچھ رہی تھی "

... حرم کی بات پر وجدان ہولے سے مسکرایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا تھا " "

.. جب تم مجھسے دور جاتی ہو نہ تو مجھے یہاں تکلیف ہوتی ہے" "

.. میری اس تکلیف کی دوا تم ہو اس لئے بس میرے پاس رہو مجھے سکون ملتا رہے گا تمہارا چہرہ دیکھ کر " "

...وہ اسکے چہرے کو دیکھ کر بہت محبت بھرے لہجے میں بولا تو حرم اسکی بات پر کھل کر مسکرا دی تھی

ویسے بھی وہ کونسا اسکو چھوڑ کر جا رہی تھی بس اسکو تھوڑا سا پریشان کرنے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھی تھی

...

(ایک ہفتے بعد)

... وجدان آپکو کیا لگتا ہے امی نے اتنی جلدی میں کیوں بلایا ہے ہمیں' "

? کیا وجہ ہو سکتی ہے " '

.. انکی گاڑی جیسے ہی گھر کے آگے رکی تو حرم کار کا گیٹ کھولتے وجدان سے مخاطب ہوئی تھی ' "

.. اس وقت اسکے لہجے میں فکر اور پریشانی تھی "

. کہیں سمن نے گھر پہ آپکے ایکسیڈنٹ کے بارے میں تو نہیں بتا دیا " '

... وہ بھی اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتی کار سے باہر نکلی تھی " '

.. نہیں اگر اسکو بتانا ہوتا تو وہ پہلے ہی بتا چکی ہوتی " '

.. کوئی دوسری وجہ ہے جو ہمیں اندر جا کر ہی معلوم ہو گی

" تم بلکل فکر مت کرو میں ہوں نہ تمہارے ساتھ " '

.. وہ حرم کا ہاتھ تھامتا ہوا اندر کی طرف بڑھا تھا "

.. ہسپتال سے حرم واپس سے اسکو فلیٹ پر لیکر آگئی تھی " '

اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور وہ دونوں نہیں چاہتے تھے کہ وجدان کو ایسی حالت میں دیکھ کر سادیہ بیگم پریشان ہو ...

. لکین کل سادیہ بیگم کے فون پر انکو واپس آنا پڑا تھا " '

.. وجدان کی ہاتھ کی چوٹ تو ٹھیک ہو چکی تھی لیکن سر کی چوٹ ابھی باقی تھی

.. گھر میں داخل ہوتے ہی انہیں اک چھل پھل سی نظر آئی تھی " '

. ملازم ادھر سے ادھر کام کرتے پھر رہے تھے

.. سادیہ بیگم اک سائیڈ پر کھڑی ملازمہ کو کچھ ہدایت دے رہیں تھیں " '

... جبکہ لاؤنج میں موجود صوفہ اور میز پر کچھ سامان رکھا ہوا تھا

... اور پریشے وہیں موبائل پر کسی سے بات کر رہیں تھیں

.. دونوں نے ناسمجھی سے اک دوسرے کی طرف دیکھا تھا" '

... انکے گھر میں کیا ہو رہا تھا کیسی تیاری چل رہی تھی یہ سب انکی سمجھ سے باہر تھا

.. آ گئے تم دونوں ...میں کب سے تم دونوں کا انتظار کر رہی تھی " '

... جیسے ہی سادیہ بیگم کی نظر ان دونوں پر پڑی تو وہ خوشی سے انکی طرف بڑھی تھی

.. وہ دونوں بھی سلام کرتے انکے پاس آئے تھے" '

? ارے وجدان بیٹا یہ کیا ہوا کیسے لگی ی چوٹ

... جیسے ہی انکی نظر وجدان کی پیشانی پر پڑی تو فکرمندی سے بولی "

...سادیہ بیگم کی بات سن کر پریشے بھی وہاں آئی تھی

...کچھ نہیں امی چوٹی سی چوٹ ہے ٹھیک ہو جائے گی " '

.. اس نے محبت سے اپنی ماں کے ہاتھ کو چوما تھا

... پہلے آپ مجھے یہ باتیں کہ اتنی جلدی میں کیوں بلایا آپنے " '
... اور یہ تیاریاں کس چیز کے لئے ہو رہی ہیں

وہ ادھر ادھر نظریں ڈالتا ہوا بولا تو اسکی بات پر سادیہ بیگم اور پریشے اک دوسرے کی طرف دیکھ کر " '
... مسکرائی تھی

.. انکے مسکرانے پر وجدان اور حرم نے اک دوسرے کی طرف دیکھا تھا "

.. ایسے حیران کیوں ہو رہے ہو تم دونوں ' "
.. شادی والے گھر میں ہی تو تیاریاں ہوتی ہیں
... جواب سادیہ بیگم کی طرف سے آیا تھا

شادی.... کس کی...شادی "
...حرم کے دل کی دھڑکنے یکدم سے تیز ہوئی تھی "

. کس کی سے تمہارا کیا مطلب "
... سمن کی شادی ہے اور کس کی ہو گی
... پریشے نے اسکی الجھن کم کی تھی "

... انکے جواب پر وہ دونوں ہی اپنی جگہ حیران ہوئے تھے "

. آپ لوگ پوری طرح سے کیوں نہیں بتا رہے ہیں سمن کی شادی ہو رہی ہے لیکن "
... کس سے ہو رہی ہے اسکی شادی

.. وہ چیڑا تھا انکی آدھی ادھوری بات سے ' "

.. ولید سے ہو رہی ہے ' "

... اور اس میں سمن کو کوئی اعتراض نہیں ہے

.. سادیہ بیگم مسکرا کر بولی تو انکی بات پر حرم کو اپنے اندر ایک سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوا تھا "

.... لیکن ایک سوال من میں تھا آخر سمن کیسے مان گئی اس شادی کے لیے

❤❤❤

.. وجدان نے شادی کی پوری زمیداری خود سمبھال لی تھی ' "

... پانچ دن باد شادی تھی کام زیادہ تھا وقت کم

.. یہ سادیہ بیگم کی ہی خوائش تھی کہ وہ سمن کو اپنے گھر سے رخصت کریں گی "

.. کیونکہ سمن کا بچپن اس گھر میں گزرا تھا

.. انکی اس خوائش پر پریشے اور ہاشم صاحب کو کوئی اعتراض نہیں تھا "

. آخر انہونے انکی بیٹی کو پالا تھا اتنا تو حق رکھتی تھی وہ اس پر

.. اس لئے پریشے ہاشم صاحب کے ساتھ اپنی بہن کے گھر آ گئی تھی ' "

. کبھی کبھی تو وجدان کو یقین نہیں ہوتا تھا کہ سمن اتنی جلدی کیسے مان گئی ""

... یا شاید اب اسکو احساس ہو گیا تھا کہ وہ جو کر رہی تھی غلط تھا

.. جو بھی تھا سب اپنی جگہ پر ٹھیک ہو گیا تھا " "

.. لیکن اک ہی گھر میں رہنے کے باوجود حرم اور وجدان کی سمن سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی " '

جبکہ حرم کے واپس آنے کے بعد ماریہ صفدر اور ولید حرم سے اپنی غلطیوں کی اس سے معافی مانگ چکے ' "
.. تھے

.. اور حرم تو تھی ہی اتنے اچھے دل کی اس نے دل سے ان لوگوں کو معاف کر دیا تھا "

وہ تو سمن سے بھی اپنے اس دن کے رویہ کی معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن اس میں ہمت ہی نہیں ہو رہی ""
... تھی

.. پھر کل سمن ہمت کر کے ان دونوں سے معافی مانگنے انکے کمرے میں آئی تھی " "

... کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی وہ جو چاہتی تھی وہ نا ممکن تھا اسکو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا

.. اس دن واپس آنے کے بعد اس نے سب سے پہلے اپنی ماں اور باپ سے معافی مانگی تھی

. اور اپنے ہر فیصلے کا حق انکو دیا تھا ' "

جب ہاشم صاحب نے ولید کے بارے میں اسکی رائے معلوم کرنی چاہی تو اس نے انکے فیصلے کو دل
.. سے قبول کر کے ہاں کر دی تھی

... اسکی ہاں سے سب کو ہی خوشی ملی تھی ہاشم صاحب کی سب سے بڑی خوائش پوری کر دی تھی اس نے "

.. بس وجدان اور حرم سے معافی مانگنے کی اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی ' "

. لیکن آج وہ ہمت کر کے انکے پاس آ ہی گئی تھی"

..اور حرم تو اس سے ناراض ہی نہیں تھے تو معافی کیسی "

. یوں وہ تینوں اک دوسرے کو دل سے معاف کر چکے تھے "

.. مام یہ حرم کہاں ہیں کب سے تلاش کر رہا ہوں مجھے کہیں نظر نہیں آ رہی ہے " '

..وہ لان میں جاتی سادیہ بیگم سے مخاطب ہوا تھا """ '

آج پورا دن گزر گیا تھا وہ اسکو ملی نہیں تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے جب وہ کمرے میں تیار ہونے گیا تو وہ""" '

... اسکو وہاں بھی نظر نہیں آئی تھی

... آج سمن کی بارات تھی ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف تھا " '

... مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ سب بہت خوش بھی تھے

.. اور خوش کیوں نہ ہوتے سب کچھ صحیح جو ہو گیا تھا " '

... ساری پریشانیاں ختم جو ہو گئی تھی

.. ہاں بیٹا وہ ابھی مجھے ہی تیار کر رہی تھی میں نے اسکو بولا ہے جلدی سے خود بھی تیار ہو جائے ""

میری بچی صبح سے کام میں لگی ہوئی تھی ابھی بھیجا ہے میں نے اسکو تیار ہونے کے لئے " '

.. انکے لہجے میں حرم کے لئے محبت ہی محبت تھی

... ویسے بھی بارات آنے والی ہو گی

.. میں ذرا پریشے کے پاس سے آتی ہوں تم دیکھ لو جا کر وہ تیار ہوئی ہے یا نہیں " '

... سادیہ بیگم کی بات پر وہ مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا '

وہ جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا تو آئینے کے سامنے کھڑی حرم کو دیکھ کر اپنی جگہ رک سا گیا تھا " '

...

اس وقت وہ ڈیپ ریڈ کلر کی ساڑی میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی " '

.. یہ ساڑی وہ لیکر آیا تھا اسکے لئے

... جتنا اس نے سوچا تھا حرم اس سے کہیں زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی اس میں " '

وجدان نے دروازہ بند کیا اور آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے قریب آکر حرم کو پیچھے سے اپنی باہوں کے "

.... حصار میں لیا تھا

... بہت خوبصورت لگ رہی ہو " '

.. وہ اسکے کان میں سرگوشی کے انداز میں بولا اور ہلکے سے اسکے کان کی لو کو اپنے دانتوں میں دبایا تھا

... مل گئی آپکو فرصت "

... یاد آ گیا آپکو کہ آپکی اک بیوی بھی ہے

.. حرم آئینے میں اک نظر اسکو دیکھ کر چوڑیاں پہنتی ہوئی بولی تھی

.. میں تمھیں کیسے بھول سکتا ہوں تم تو میری دھڑکنوں میں ہو ' "

.. لیکن تم کل سے مجھے اگنور کر رہی ہو

.. رات کو بھی میرے سونے کے بعد روم میں آئی تھی اور صبح ہوتے ہی روم سے غائب

... اسکے لہجے میں شکوہ محسوس کر کے ہلکا سا مسکرائی تھی " '

. کل سے تم نے مجھے جتنا اگنور کیا ہوا ہے نہ اسکی سزا کے لئے تیار رہنا " '

.. بہت ہی اچھی سزا سوچ رکھی ہے تمہارے لئے "

.. وہ اپنا چہرہ اسکے بالوں میں چھپا کر اسکی خوشبوں کو اپنے اندر اتارتا ہوا بولا تھا ' "

... وجدان کی بات پر حرم نے گھور کر اسکے طرف دکھا تو وہ شوخ نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا "

. ویسے مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ آج ہم لیٹ جانے والے ہیں شادی میں " '

.. وہ ابھی بھی اسکو اپنی باہوں کے حصار میں لئے ہوئے تھا

? مطلب لیٹ کیوں ہونگے ہم ' "

... حرم نے ناسمجھی سے اسکی طرف دیکھا تو اسکے سوال پر وجدان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

... مطلب ابھی سمجھا دیتا ہوں ' "

... اس نے اک جھٹکے میں حرم کا رخ اپنی طرف کر کے اسکے لبوں پر جھک گیا تھا

.. اسکی گستاخی پر حرم نے سختی سے اسکا کالر اپنی مٹھی میں جکڑا تھا ' "

... حرم کے ساتھ ساتھ اسکی پکڑ میں بھی سختی آتی جا رہی تھی ' "

... وہ اس پر یوں ہی جھکا اسکی سانسوں کو خود میں اتار رہا تھا ' "

.. کچھ لمحے یوں ہی گزر جانے کے بعد جب حرم کو لگا کہ وہ رکنے والا نہیں ہے

... تو اس نے وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکو دور کیا تھا

.. کبھی کبھی تو وہ وجدان کی بڑھتی شدتوں سے یوں ہی گھبرا جاتی تھی ' "

.. آپ بہت ہی برے ہیں وجدان ' "

... میری ساری تیاری خراب کر دی

... وہ اپنی بے ترتیب ہوئی سانسوں کو درست کرتی بولی

میں نے پہلے ہی کہا تھا ہم آج لیٹ ہونے والے ہیں ویسے بھی تم کل سے اب میرے ہاتھ آئی ہو ' "

... ایسے کیسے جانے دوں

.. وہ حرم کو کمر سے پکڑ کر پھر سے اپنی قریب کرتا ہوا بولا اور اپنے لب اسکی گردن پہ رکھ چکا تھا

... وجدان کیا کر رہے ہیں ' "

.. چھوڑیں مجھے دیکھیں بارات بھی آنے والی ہے

... اسکی بڑھتی جسارتوں سے گھبرا کر حرم نے اپنا آپ چھڑانا چاہا تھا "

... اسکی بات پر وجدان اس سے دور ہوا لیکن اسکو اپنی پکڑ سے آزاد نہیں کیا تھا ' "

... ٹھیک ہیں اب تو چھوڑ رہا ہوں لیکن رات کو مجھسے کسی بھی بات کی امید مت رکھنا "

وہ اسکے لبوں کو بہت نرمی سے چھوتا اسکو اپنی پکڑ سے آزاد کر کے بیڈ پہ بیٹھ کر اسکو پھر سے تیار ہوتا دیکھنے " لگا تھا ...

.. وہ اسکی بات مان گیا تھا حرم کے لئے اتنا ہی کافی تھا ' "

" چلیں ....

... اپنی تیاری مکمل کرنے کے بعد وہ اس مخاطب ہوئی تو وجدان مسکراتا ہوا تھا

' " چلو ...

.. اس نے حرم کی کمر میں ہاتھ ڈالا تو اس نے گھور کر وجدان کو دیکھا مگر اس پر کہاں فرک پڑنے والا تھا

.. وہ ایسے ہی اسکو اپنے ساتھ لئے کمرے سے باہر نکلا تھا

.. اسکے انداز پر حرم بس مسکرا کر رہ گئی تھی اسکو اس طرح سے مسکراتا دیکھ کر وجدان کو سکون ملا تھا

دونوں ہی اپنی زندگی میں بہت خوش تھے " '

(ختم شد)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

السلام علیکم!
اگر آپ لکھنا جانتے ہیں اور اپنا لکھا قارئین تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو ایک
بہترین پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں۔
ہم سال میں ایک بار اپنے ان مصنفین کی تحاریر کا مقابلہ کروائیں گے جو باقاعدگی سے اپنی
تحریر ہمیں بھیجیں گے۔ تین بہترین لکھاریوں کو انعام اور بہترین لکھاری کا سرٹیفکیٹ
دیا جائے گا۔ اور اول آنے والے لکھاری کی بہترین تحریر کو ہم کتابی شکل میں لکھاری کو
بطور تحفہ دیں گے۔
آئی۔ڈی۔ پر اپنی تحریر ہمیں ای میل کریں۔
rabiakhalid930@gmail.com
اگر آپ ہماری ٹیم کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کیجیے۔
واٹس ایپ : 923135408491
ای میل: shaheenbookss@gmail.com
Shaheenebooks.com